

بچوں کے نام رکھنے کے لئے اس کتاب میں سینکڑوں
اچھے ناموں کی فہرس بھی شامل ہے

نام رکھنے کے احکام





شعبہ اصلاحی کتب

قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے
لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابو داوٗد، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸)

نام رکھنے کے احکام

پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب : نام رکھنے کے احکام
پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)
پہلی بار : شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ، جون 2014ء تعداد: 25000 (پچیس ہزار)
ناشِر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۷ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ
حوالہ: 192

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحبہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

''نام رکھنے کے اَحکام''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

12 - 11 - 2013



E.mail:ilmia@dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

”برکت والے نام“ کے گیارہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”11 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ ○ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، ۶ / ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قراٰنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ”**اللہ**“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔ (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتهم العالیه

الحمد للّٰه علٰی اِحْسَانِهٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰه تعالٰی علیه (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و

بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرود پڑھنے والے کا نام بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ جنّت نشان ہے**: بے شک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقرّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جوکوئی مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اس وَقت دُرود پاک پڑھا ہے۔

(مسند البزار، ٤/٢٥٥، حدیث: ١٤٢٥)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! دُرود شریف پڑھنے والا کس قدر خوش نصیب ہے کہ اُس کا نام مع ولدِیّت **بارگاہِ رِسالت** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **میں پیش کیا جاتا ہے**۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم نام پوچھا کرتے

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب

کسی کو عامِل (زکوٰۃ وعُشر وغیرہ حاصل کرنے والا ذمّہ دار) بنا کر بھیجتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگراس کا نام آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو پسند آتا تو خوش ہوتے اوراس کی خوشی آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چہرے پر دیکھی جاتی اوراگراس کا نام ناپسند ہوتا تواس کی ناپسندیدگی آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چہرے پر دیکھی جاتی۔

(ابو داوٗد،کتاب الطب، باب فی الطیرۃ،۴/۲۵،حدیث:۳۹۲۰)

مُفَسِّرِشَہِیرحکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ اپنی اولاد کے نام اچھے رکھو، نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے۔ بُرے نام والے کولوگ اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتے۔ اچھے نام والے کے کام بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھے ہوتے ہیں۔

(مراٰۃالمناجیح،۶/۲۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام بچے کے لئے پہلا تحفہ ہے

نام کسی بھی آدمی کی شخصیت کا اہم حصہ ہوتا ہے جس سے وہ پہچانا اور پُکارا جاتا ہے۔ گھر، خاندان، محلے، اسکول، مدرسے، جامِعہ، بازاراور دفتر میں نام ہی اس کی شناخت ہوتا ہے جس طرح کہ کتاب کا نام اس کی شناخت ہوتا ہے۔ کئی مرتبہ نام گھریلو ماحول اورتہذیبی روایات کی عَکاسی بھی کرتا ہے۔ نام اچھا ہوتو انسان کاضمیر اُسے کام بھی اچھا کرنے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کا نام رکھنے کے

لئے غور و فکر شروع ہو جاتا ہے، ایسے میں باپ کو چاہیے کہ اپنے بچے کا اچھا نام رکھے کہ یہ اس کی طرف سے اپنے بچے کے لئے پہلا اور بنیادی تحفہ ہوتا ہے جسے بچہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اَوَّلُ مَا يُنْحِلُ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ اِسْمُهٗ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ** یعنی آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچے کو نام کا دیتا ہے اس لئے چاہیئے کہ اُس کا نام اچھا رکھے۔

(جمع الجوامع، ۳/۲۸۵، حدیث: ۸۸۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو مبارکباد دینے کے بعد والدین سے عموماً یہی سوال ہوتا ہے کہ **نام کیا رکھا؟** بسا اوقات بچے کا والد اپنے دوست احباب اور رشتے داروں سے پوچھتا دکھائی دیتا ہے کہ **نام کیا رکھیں؟**

نام کیسا ہونا چاہیئے؟ نام کون رکھے؟ کونسا نام رکھنا افضل ہے؟ کونسے نام رکھنا ناجائز ہے؟ کسی کا نام بگاڑنا کیسا؟ کنیت کسے کہتے ہیں؟ کنیت رکھنے کی کیا اہمیت ہے؟ لقب کیا ہوتا ہے؟ زیرِ نظر کتاب **''نام رکھنے کے احکام''** (جس کا نام شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے عطا فرمایا ہے) اس کتاب میں اسی نوعیت کی معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، بچوں اور بچیوں کے نام رکھنے کے لئے 538 اچھے ناموں کی فہرس بھی شاملِ کتاب ہے۔ اس کتاب کو خوب سمجھ کر کم از کم تین مرتبہ پڑھیے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔

(شعبہ اصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ)

قیامت کے دن نام سے پُکارا جائے گا

نام کا تعلق صرف دُنیاوی زندگی تک نہیں بلکہ جب میدانِ حشر قائم ہوگا تو انسان کو اسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے حضور بلایا جائے گا جس نام سے اُسے دنیا میں پکارا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابو داوٗد، کتاب الادب، باب في تغيير الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث:۴۹۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھیں

بچوں کا نام رکھنا اتنا اہم ہے کہ جو بچے ماں کے پیٹ میں ضائع ہوجائیں ان کا بھی نام رکھنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھو کہ یہ کچے بچے تمہارے پیش رَو (آگے آگے چلنے والے یا آگے گزرنے والے) ہیں۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الباب السابع، الجزء۱۶، ۸/۱۷۵، حدیث:۴۵۲۰۶)

ایک حدیث پاک میں تو یہاں تک ارشاد ہوا کہ کچا بچہ نام نہ رکھنے کی صورت میں بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں والدین کی شکایت کرے گا کہ انہوں نے میرا نام

نہ رکھ کر مجھے ضائع کر دیا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: کچے بچے کا بھی نام رکھو کہ ان کے سبب **اللہ** عزَّوَجَلَّ تمہارے میزان کے پلڑے کو بھاری کرے گا، بیشک کچا بچہ قیامت کے دن عَرض کرے گا: اے میرے رب! انہوں نے میرا نام نہ رکھ کر مجھے ضائع کر دیا۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الباب السابع، جزء١٦، ص١٧٥، حدیث: ٤٥٢٠٧)

''سِقْط'' یعنی کچے بچے کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: عربی میں ''سِقْط'' وہ بچہ کہلاتا ہے جو چھ ماہ پورے ہونے سے پہلے شِکَمِ مادر (یعنی ماں کے پیٹ) سے خارِج ہو جائے۔ (مراۃ المناجیح،۲/۵۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بچہ فوت ہو جائے تو؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1254 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت (جلد 1)'' کے صفحہ 841 پر ہے: بچّہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ اُس کی خِلْقت (یعنی پیدائش) تمام (یعنی مکمّل) ہو یا ناتمام (نامکمّل) بہرحال اس کا نام رکھا جائے اور قِیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا (یعنی اُٹھایا جائیگا) (دُرِّمُختار، ۳/۱۵۳۔ ۱۵٤، بہارِ شریعت، ۱/ ۸٤۱) لڑکا ہو تو لڑکوں کا سا اور لڑکی ہو تو لڑکیوں کا سا نام رکھا جائے اور معلوم نہ ہو سکا کہ لڑکی ہے یا لڑکا تو ایسا نام رکھا جائے جو مرد و عورت دونوں

کے لیے ہو سکتا ہو۔ (بہارِ شریعت،۳/۶۰۳)(مثلاً: راحت، نُصرت، تسلیم وغیرہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

نام کب رکھیں؟

افضل یہ ہے کہ ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے اور نام رکھا جائے، عقیقہ کرنے سے پہلے بھی نام رکھنا جائز ہے۔ (نزھۃ القاری،۵/ ٤٣٠)، حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن شعیب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا نام رکھنے کا حُکْم اِرشاد فرمایا۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی تعجیل اسم المولود، ٤/ ٣٨٠، حدیث: ٢٨٤١)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

نام کون رکھے گا؟

نام رکھنے کی ذمہ داری بنیادی طور پر بچے کے والد کی بنتی ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔

(شعب الایمان، باب في حقوق الاولاد و الاهلین، ٦/ ٤٠٠، حدیث: ٨٦٥٨)

حضرت علّامہ عبدالرؤف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری اس حدیث کے تحت نقل کرتے ہیں: اُمّت کو اچھا نام رکھنے کا حکم دینے میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ آدمی کے کام اس کے نام کے مطابق ہونے چاہئیں کیونکہ نام انسان کی شخصیت کیلئے جسم کی طرح ہوتا اور اس کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمت اس بات کا

تقاضہ کرتی ہے کہ نام اور کام میں مناسبت اور تعلق ہو۔نام کا اثر شخصیت پر اور شخصیت کا اثر نام پر ظاہر ہوتا ہے۔(فیض القدیر، ۳/ ۵۲۲، تحت الحدیث: ۳۷۴۵)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اچھے نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے، اچھا نام وہ ہے جو بے معنی نہ ہو جیسے بُدھوا، تلوا وغیرہ اور فخر و تکبر نہ پایا جائے جیسے بادشاہ، شہنشاہ وغیرہ اور نہ بُرے معنی ہوں جیسے عاصی وغیرہ۔بہتر یہ ہے کہ انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) یا حضور علیہ السلام کے صحابہ عظام، اہلِ بیت اَطہار (رضی اللہ تعالٰی عنہم) کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم و اسمٰعیل، عثمان، علی، حُسین وحَسن وغیرہ، عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) بخشا جائے گا اور دنیا میں اس کی برکات دیکھے گا۔(مراۃ المناجیح، ۵/۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمارے معاشرے میں نام رکھنے کے مختلف انداز

بچے یا بچی (بالخصوص پہلی اولاد) کی پیدائش کے بعد عُمُوماً قریبی رشتہ داروں مثلاً دادی، نانی، پھوپھی، خالہ، تایا چچا وغیرہ کا اِصرار ہوتا ہے کہ اس کا نام میں رکھوں گا اور ہر ایک اپنی پسند کا نام بھی چُن کر لے آتا ہے۔اگر والد راضی ہو تو اس میں بھی حرج نہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ نام رکھنے والے بعض اوقات دینی معلومات کی کمی کی وجہ سے بچوں کے ایسے نام بھی رکھ دیتے ہیں جو شرعاً ناجائز ہوتے ہیں یا جن کے معانی

اچھے نہیں ہوتے ، ایسے نام رکھنے سے بہر حال بچا جائے۔ والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بیٹے یا بیٹی کا نام نہایت ہی خوبصورت ہو، مگر نام کے حتمی اِنتخاب کے وَقْت الفاظ کی ظاہری خوبصورتی کا خیال تو ہوتا ہے لیکن دیگر پہلوؤں پر توجہ نہیں ہوتی چنانچہ بعض اوقات لوگ اہلِ عِلْم سے ایسے ایسے ناموں کے معانی پوچھتے ہیں جو اُردو، عَرَبی یا فارسی کسی لُغت میں نہیں ملتے، ظاہر ہے اس طرح کے بے معنی نام رکھنا بھی مناسب نہیں۔

نام کیسا ہونا چاہئے؟

اس حوالے سے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے **صَدْرُ الشَّرِیعہ** بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: ایسا نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآن مجید میں آیا ہو، نہ حدیثوں میں ہو، نہ مسلمانوں میں ایسا نام مُستعمَل ہو، اس میں علما کو اِختلاف ہے، بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے۔ (بہارِ شریعت،۳/۶۰۳)

مَدَنی مشورہ ہے کہ والد یا رشتہ دار بچے کا جو بھی نام منتخب کریں پہلے اس کے بارے میں مفتیانِ کرام یا علمائے اہلسنّت دَامَتْ فُیُوضُھُمْ سے رہنمائی لیں اور اس پر عمل بھی کریں۔

﴿اپنے شرعی مسائل کے حل کے لئے دارالافتاء اہلسنّت کے ان نمبرز پر بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے: 0300022011-5 (وقت صبح 10 تا 4 بجے تک ، 1 سے 2 بجے تک وقفہ برائے نماز وطعام اور جمعہ کے دن تعطیل ہے۔)﴾

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کہیں حبِّ جاہ تو نہیں؟

بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کیا جاتا ہے جو گھر، خاندان ، محلے میں دُور

دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے فوراً کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا زبردست نام رکھا ہے! یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پُھولے نہیں سماتا، لیکن ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہئے کہ کہیں یہ خوشی **حُبِّ جاہ** (یعنی تعریف کی خواہش) کے مرض کا نتیجہ تو نہیں؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام رکھتے وَقت اچھی نِیّتیں کر لیجئے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**ؕ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ٦/١٨٥، حدیث:٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول

﴿١﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿٢﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی بھی جائز کام اچھی نیت سے کیا جائے تو اس کا بھی ثواب ملتا ہے، لہٰذا ایک دَم نام رکھ دینے کے بجائے پہلے حسب حال نیّتیں کرلینی چاہئیں مثلاً ۞ شریعت کے مطابق جائز نام رکھوں گا ۞ جن ناموں کی احادیثِ مبارکہ میں ترغیب آئی ہے وہ نام رکھوں گا ۞ نسبت کی برکتیں لینے کے لئے انبیاء کرام، صحابہ کرام اور دیگر بُزرگانِ دین کے نام پر نام رکھوں گا۔ ۞ نام کے حتمی اِنتخاب کے لئے علمائے کرام سے مشورہ کرلوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ نام

اگر کسی بچے کا نام ''عَبْد'' سے شروع کرنا ہوتو سب سے افضل نام عبد اللّٰہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔تاجدارِ رسالت،شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا:''تمہارے ناموں میں سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبدُاللّٰہ اور عبدُ الرَّحْمٰن ہیں۔''(مسلم،کتاب الآداب،باب النھی عن التکني بابی القاسم...الخ،ص۱۱۷۸،حدیث:۲۔(۲۱۳۲))

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: ان دونوں میں زیادہ افضل عبدُ اللّٰہ ہے کہ عَبُودِیت (یعنی عبد ہونے) کی اِضافت (یعنی نسبت) عَلَمِ ذات (یعنی اللّٰہ) کی طرف ہے۔انہیں (یعنی عبد اللّٰہ اور عبدالرحمٰن) کے حُکْم میں وہ اَسماء (یعنی نام) ہیں جن میں عَبُودِیت کی اِضافت (یعنی نسبت) دیگر اَسماءِ صِفاتیہ کی طرف ہو،مثلاً عَبْدُالرَّحِیْم، عَبْدُالْمَلِك، عَبْدُالْخَالِق وغیرہا۔حدیث میں جوان دونوں ناموں کو تمام ناموں میں خدا تعالٰی کے نزدیک پیارا فرمایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جوشخص اپنا نام عبد کے ساتھ رکھنا چاہتا ہو تو سب سے بہتر عبدُ اللّٰہ وعبدالرحمٰن ہیں،وہ نام نہ رکھے جائیں جو جاہلیت میں رکھے جاتے تھے کہ کسی کا نام عبدِ شَمْس (سورج کا بندہ) اور کسی کا عبدالدَّار (گھر کا بندہ) ہوتا۔(بہارشریعت،۳/۶۰۱)

''عبدالرحمٰن'' اور ''عبداللّٰہ'' نام مکمل بولنے کی عادت بنائیں

صدرالشریعہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزید لکھتے ہیں:عبد اللّٰہ وعبدالرحمٰن بہت

اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عَبْدُالْخَالِق کو خالق اور عَبْدُالْمَعْبُوْد کو معبود کہتے ہیں، اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رَواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گُمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہارشریعت،۳/۳۵۶) (ایک اور مقام پر صدرالشریعہ لکھتے ہیں:) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام کی تصغیر کرنا کُفر ہے، جیسے کسی کا نام عبدُاللّٰہ یا عبدُالْخالِق یا عبدُالرَّحْمٰن ہواُسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حُرُوف ملادیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔ (بہارشریعت،۲/٤٦٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''عبدُ اللّٰہ'' نام رکھا

سرکارِ دوعالم،نُورِ مجسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 19 سے زائد خوش نصیب بچوں کا نام ''**عبدُ اللّٰہ**'' رکھا، ایسی ہی ایک روایت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللّٰہ بِن مُطِیع** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مَرْوِی ہے کہ ان کے والد نے خواب میں دیکھا کہ انہیں کھجوروں کی تھیلی دی گئی، انہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم سے اپنا خواب بیان کیا، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

فرمایا: کیا تمہاری کوئی زوجہ اُمید سے ہے؟ انہوں نے عَرض کی: جی ہاں! بَنُو لَیث (قبیلے) سے تعلق رکھنے والی زوجہ۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: عنقریب اس کے ہاں تمہارا بیٹا پیدا ہوگا۔ جب بچہ پیدا ہوا وہ اسے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں لائے، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے کھجور کی گھٹی دی، اس کا نام عبد اللّٰہ رکھا اور اس کے لیے بَرَکت کی دعا فرمائی۔

(الاصابة، ۲۱/۵، رقم: ۶۲۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک "جِن" کا نام "عبدُ اللّٰہ" رکھا

حضرتِ سیِّدُنا عَامِر بِن رَبِیْعَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں ہم مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں سلطانِ اِنس وجان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے ساتھ تھے، ہم نے مکہ کے ایک پہاڑ سے ایک غیبی آواز سنی جو مُشرکین کو مسلمانوں کے خلاف اُبھار رہی تھی۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: یہ شیطان ہے اور جس شیطان نے کسی نبی علیہ السلام کے خلاف ایسا اِعلان کیا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہلاک کردیا۔ بعد میں آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ایک طاقتور جن کے ذریعہ ہلاک کردیا جس کا نام سَمْحَج ہے، میں نے اس کا نام عبد اللّٰہ رکھ دیا ہے۔ شام کو ہم نے اس جگہ سے غیبی آواز میں یہ اَشعار سنے:

نَحْنُ قَتَلْنَا مِسْعَرًا لَمَّا طَغٰی وَاسْتَکْبَرَا
وَصَغَّرَ الْحَقَّ وسَنَّ الْمُنْکَرَا بِشَتْمِہٖ نَبِیَّنَا الْمُظَفَّرَا

یعنی: ہم نے مِسْعَر (خبیث جن) کوقتل کردیا وہ سرکش اور متکبر تھا، وہ ہمارے کامیاب وکامران نبی کی بدگوئی کرتا تھا اور حق کا مُنکِر تھا۔ (الاصابة، ۱۴۸/۳، رقم: ۳۴۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عبدالرحمٰن نام رکھا

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نام عبدالرحمٰن بھی رکھا، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں میرا نام عبدِ شَمْس (سُورج کا بندہ) تھا، پھر دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے میرا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ (اسدالغابة، ۳۳۷/۶، رقم: ۶۳۱۹)

تم ''ابوراشد عبدالرحمٰن'' ہو

حضرتِ سیِّدُنا ابوراشد عبدالرحمٰن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں اپنی قوم کے 100 افراد کا وفد لے کر حاضر ہوئے اور دولتِ ایمان سے نوازے گئے۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اپنی حاضری کا اَحوال سناتے ہیں کہ میرے ساتھ آنے والے لوگوں نے مجھ سے کہا: پہلے تم جا کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم سے ملاقات کرو، اگر تمہیں ان میں پسندیدہ بات نظر آئے تو ہمیں

آ کر بتانا ہم بھی حاضری دیں گے ورنہ تم واپس آ جانا ہم لَوٹ جائیں گے۔میں نے حاضر ہو کر کہا:اَنْعِمْ صَباحاً یَا مُحَمَّد!یعنی صبح بخیر اے محمد!آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا:یہ اہلِ ایمان کا سلام نہیں۔میں نے عَرْض کیا:تو پھر کس طرح سلام کروں؟آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا:جب تم اہلِ ایمان کے ہاں آ ؤتو کہو:اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ۔میں نے کہا:اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا:وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ وبَرَکَاتُہ،پھر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے میرا نام دریافت فرمایا،میں نے کہا:ابومعاویہ عَبْدُ اللَّاتِ وَ الْعُزّٰی۔نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا:بلکہ تم''ابوراشِد عبدالرحمٰن''ہو۔نَبِیِّ مُعَظَّم،رَسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے میری عزت افزائی فرمائی،مجھے بٹھایا،مجھے اپنی چادر اور عصا عطا فرمایا۔(جمع الجوامع،۱۵/۵۵۱،حدیث:۱۵۱۰۲ملخصًا)

اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھو

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بِن اَبُو سَبُرَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما صحابی ابنِ صحابی ہیں۔آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا شمار کُوفہ میں رہائش پذیر صحابہ کرام علیھم الرضوان میں ہوتا ہے۔آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد عبدالرحمٰن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ میرے دادا کے ساتھ راحتِ قلبِ ناشاد،محبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے ہاں

گئے ،حضورِاقدس صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے میرے دادا سے پوچھا:تمہارے اس بیٹے کا نام کیا ہے؟انہوں نے عَرْض کی:عَزِیز۔آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا:اس کا نام عَزِیز نہیں ''عبدالرحمٰن'' رکھو،سب سے اچھے نام عبدُاللّٰہ، عبدُ الرحمٰن اور حارِث ہیں۔(اسد الغابۃ،۳/۴٦٦،رقم:۳۳۱۳)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں:عَـزِیْـز اَسماءالٰہیہ میں سے ہے عزت سے بنا ہے،مسلمان میں فروتنی (یعنی انکساری)،عجز و نیاز چاہیے۔(مراۃُ المناجیح،٦/۴۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ضروری وضاحت

صَدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں:یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ دونوں نام (یعنی عبد اللّٰہ اور عبدالرحمٰن) محمد و احمد سے بھی افضل ہیں،کیونکہ حضور اکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسم پاک محمد و احمد ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خود اللّٰہ تعالٰی نے اپنے محبوب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے منتخب فرمائے،اگر یہ دونوں نام خدا(عَزَّوَجَلَّ) کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔احادیث میں مُحَمَّد نام رکھنے کے بہت فضائل مذکور ہیں۔(بہارشریعت،۳/٦۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اسماءِ اِلٰہیہ کے ساتھ نام رکھنے کے مدنی پھول

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں کی دو قسمیں ہیں: ذاتی اور صفاتی، ذاتی نام صرف ''**اللّٰہ**'' ہے۔ اس ذاتی نام کو کسی انسان کے لیے رکھنا جائز نہیں ہے اگر عبد کی اِضافت کے ساتھ ''**عبدُ الله**'' رکھا جائے تو جائز بلکہ باعثِ فضیلت ہے۔ پھر صفاتی ناموں کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ خاص ہیں، مثلاً: رحمٰن (ہمیشہ رحم فرمانے والا)، قُدُّوس (بڑا پاک)، قَیُّوم (از خود ہمیشہ قائم رہنے والی ذات) وغیرہ، اگر یہ نام **عبد** کی اِضافت کے ساتھ رکھے جائیں مثلاً عبد القُدُّوس، عبد القَیُّوم تو جائز ہے۔ ﴿2﴾ جو نام **اللّٰہ** عزوجل کے ساتھ خاص نہیں ہیں، مثلاً: علی، رَشید، کبیر، بَدِیع وغیرہ، یہ نام **عبد** کی اضافت اور اس کے بغیر رکھنا بھی جائز ہے، البتہ اس قسم کے ناموں کے رکھنے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ ان ناموں کے وہ معنی مُراد نہ لئے جائیں جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی شان کے ہی لائق ہیں، مثلاً: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا ''**رشید، کبیر**'' ہونا **ذاتی** ہے اور مخلوق کے اندر یہ معنیٰ **عطائی** ہیں۔ **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد 3 حصہ 16 صفحہ 602 میں فرماتے ہیں: بعض اَسماءِ اِلٰہیہ جن کا اِطلاق (بولا جانا) **غیرُ الله** پر جائز ہے ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے، جیسے **علی، رشید، کبیر، بدیع**، کیونکہ بندوں کے ناموں میں وہ معنی مُراد نہیں ہیں جن کا اِرادہ **الله** تعالیٰ پر اِطلاق کرنے (بولنے) میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں الف ولام ملا کر بھی نام

رکھنا جائز ہے، مَثَلًا **العَلی، اَلرَّشید**۔ ہاں اس زمانہ میں چونکہ عوام میں ناموں کی تَصغیر کرنے کا بکثرت رَواج ہوگیا ہے، لہٰذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے۔ خُصُوصاً جب کہ اسماءِ الٰہیّہ کے ساتھ **عبد** کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا، مَثَلًا **عبدالرحیم، عبدالکریم، عبدالعزیز** کہ یہاں مُضاف اِلَیہ سے مُراد **اللہ** تعالیٰ ہے اور ایسی صورت میں تصغیر (چھوٹا کرنا) اگر قصداً ہوتی تو **معاذ اللہ کفر** ہوتی، کیونکہ یہ اس شخص کی تَصغیر نہیں بلکہ معبودِ برحق کی تَصغیر ہے مگر عوام اور ناواقِفوں کا یہ مقصد یقیناً نہیں ہے، اِسی لیے وہ حُکم نہیں دیا جائے گا بلکہ اُن کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ اِحتمال (گمان) ہو۔

(دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار،۹/۶۸۸)

''جبار'' نام تبدیل کرکے ''عبدالجبار'' رکھا

حضرتِ سیِّدُنا عبدالجبار بن حارِث رضی اللہ تعالٰی عنہ کا پہلا نام ''جبار بن حارِث'' تھا، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: تم ''عَبْدُ الْجَبَّار'' (زبردست قدرت والے کے بندے) ہو۔ (اسدالغابۃ،۱/۳۸۷،رقم:۶۶۷)

عرض: ''عبد'' سے رکھے جانے والے ناموں کی فہرس اسی کتاب کے صفحہ 122 پر ملاحظہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نامِ محمد کی برکتوں پر مشتمل 6 فرامینِ مصطفٰے

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نام

اقدس ''**محمد**'' پرنام رکھنا بہت بڑی سعادت ہے ایک سَروے کے مطابق دنیا میں سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام ''**محمد**'' ہے۔ نامِ ''**محمد**'' کی فضیلت خود ہمارے پیارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

۞ جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری محبت اور حصولِ بَرَکت کے لئے اس کا نام **محمد** رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(کنزالعمال ، کتاب النکاح ،الفصل الاول فی الاسماء، ۱۶/ ۱۷۵، حدیث ۴۵۲۱۵)

۞ جس نے میرے نام سے بَرَکت کی اُمید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح وشام اس پر بَرَکت نازل ہوتی رہے گی۔

(کنزالعمال ، کتاب النکاح ،الفصل الاول فی الاسماء، ۱۶/ ۱۷۵، حدیث ۴۵۲۱۳)

۞ روزِ قیامت دو شخص ربُّ الْعِزّۃ کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، حُکْم ہوگا: انہیں جنت میں لے جاؤ۔ عَرْض کریں گے: الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے، ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا: جنت میں جاؤ! میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا **محمد** ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔

(مسند الفردوس، ۲/ ۵۰۳، حدیث: ۸۵۱۵)

۞ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا، اسے عذاب نہ دوں گا۔

(کشف الخفاء ،حرف الخاء ، ۱/ ۳۴۵، حدیث: ۱۲۴۳)

❁ جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص "**محمد**" نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے مشاورت میں بَرَکت نہ ہوگی ۔(الکامل فی ضعفاء الرجال ،١٠/ ٢٧٥)

❁ جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام **محمد** نہ رکھے، وہ ضرور جاہل ہے ۔(معجم کبیر،١١/ ٥٩، حدیث:١١٠٧٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

رزق میں بَرَکت ہوجاتی

حضرت سیِّدُنا امام مالک علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الخالق فرماتے ہیں: اہلِ مکہ آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ جس گھر میں بھی **محمد** نام کا کوئی فرد ہوتا ہے تو اس گھر میں خیر و بَرَکت ہوتی ہے اور ان کے رِزْق میں کثرت ہوتی ہے ۔

(المنتقی شرح مؤطا امام مالک،٩/ ٤٥٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

"لفظ "محمد" کے بارے میں ایمان افروز مدنی پھول

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان تفسیرِ نعیمی میں لکھتے ہیں: لفظ **محمد** کے معنی ہیں: ہر طرح تعریف کیا ہوا، ہر وَقْت، ہر زمانہ، ہر زبان میں حمد و ثناء کئے ہوئے، حقیقت یہ ہے کہ جیسے حضورِ اَنور صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم تمام خلقت سے افضل، تمام رسولوں کے سردار ہیں اسی طرح حضورِ اَنور صلَّی اللّٰہ

علیہ وسلّم کا نام شریف بھی تمام نبیوں کے ناموں کا سردار ہے، اس نامِ پاک کے بے شمار فضائل ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) اس نام پاک کو **اللہ** تعالیٰ کے نام یعنی لفظِ ''**اللہ**'' سے بہت مناسبت ہے، **اللہ** میں حرف چار، چاروں حرف نقطوں سے خالی ہیں، ان میں ایک ''شد (ّ)''، دو ''حرکتیں''، ایک ''سکون (ہ)'' ہے، اسی طرح لفظ ''**محمد**'' چار حرف، چاروں حرف نقطوں سے خالی، ایک ''شد (ّ)'' دو ''حرکتیں'' ایک ''سکون''۔

(۲) لفظِ ''**اللہ**'' بولنے سے دونوں ہونٹ جدا ہو جاتے ہیں، لفظِ ''**محمد**'' کہتے ہیں تو دونوں لَب مل جاتے ہیں، کہ وہ مخلوق کو خالق سے ملانے ہی تو آئے ہیں، اگر ان کا واسطہ نہ ہو تو مخلوق خالق سے بہت دُور رہے۔

(۳) لفظ ''**اللہ**'' اپنی دلالت میں حرفوں کا محتاج نہیں، اگر اوّل (یعنی شروع) کا الف نہ رہے، تو ''**لِلّٰہ**'' بن جاتا ہے، اگر اوّل (یعنی شروع) کا لام بھی نہ رہے تو ''**لہٗ**'' ہے، اگر درمیان کا الف بھی نہ ہو تو ''**ہ**'' ہے، یونہی لفظ ''**محمد**'' دَلالت میں حرفوں کا حاجت مند نہیں، اگر اوّل (یعنی شروع) کی میم الگ ہو جائے تو ''حمد'' رہتا ہے اگر ''ح'' بھی اُڑ جائے تو ''مَدّ'' ہے یعنی کھینچنا، مخلوق کو کھینچ کر خالق تک پہنچانا، اگر بیچ کی میم بھی نہ رہے تو ''دال'' بمعنی رہبر۔

(٤) سب کے نام ان کے ماں باپ رکھتے ہیں، لَقَب قوم دیتی ہے، خطاب حکومت سے ملتا ہے، مگر حضورِ انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نام، لَقَب وخطاب

سب رب تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ عبدالمطلب (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) نے فرشتے کی بشارت سے یہ نام رکھا۔

(۵) دوسروں کے نام پیدائش کے ساتویں دن رکھے جاتے ہیں، مگر حضور اَنور صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کا نام عالَم کی پیدائش سے پہلے عرشِ اعظم پر لکھا گیا تھا اور حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضورِ اَنور صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی ولادت سے قریباً 600 برس پہلے اپنی قوم کو فرمایا: اِسْمُہٗ اَحْمَدُ ان کا نام پاک احمد ہے، پچھلی قومیں آپ کے نام کی بَرَکت سے دعائیں مانگتی تھیں۔

(٦) کوئی شخص آپ کو ''**محمد**'' کہہ کر بُرا نہیں کہہ سکتا، اگر کہے گا تو خود اپنے منہ سے جھوٹا ہوگا کہ انہیں کہتا تو ہے ''**محمد**'' یعنی لائقِ حمد اور کرتا ہے برائیاں، اسی لئے کفارِ مکہ نے آپ صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کا نام ''**مُذَمَّم**'' رکھ کر آپ کی شانِ اقدس میں بکواس بکی، حضور صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: کہ دیکھو ہم کو ہمارے رب تعالیٰ نے ان کفار کی گالیوں سے بچایا، یہ لوگ ''**مُذَمَّم**'' کو برا کہتے ہیں، ہوگا کوئی ''**مُذَمَّم**''، ہم تو ''**محمد**'' ہیں۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ، ٤ / ٤٨٤، حدیث: ٣٥٣٣)

(۷) حضور انور صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کا نام ''**محمد**'' بہت جامع ہے، جس میں حضورِ اَنور صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کے بے شمار فضائل بیان ہو گئے ہیں، **آدم** کے معنی تھے مٹی سے پیدا ہونے والے، **اِبراہیم** کے معنی ہیں ''مہربان باپ، اَبٌ رَّحِیْمٌ''،

نُوح کے معنی ہیں ''خوف خدا سے گریہ وزاری ونوحہ کرنے والے''، عیسٰی کے معنی ہیں ''بہت شریفُ النَّفْس، کریمُ الطَّبْعِ'' ان تمام ناموں میں ایک ایک وَصْف کی طرف اِشارہ ہے، مگر ''محمد'' کے معنی ہیں ہر طرح ہر وَصْف میں بے حد تعریف کئے ہوئے، اس میں حضورِ انور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے لاتعداد کمالات وخوبیوں کی طرف اِشارہ ہوگیا۔

(٨) لفظ ''محمد'' میں غیبی خبر بھی ہے کہ ہمیشہ یعنی دنیا وآخرت میں ان کی ہر جگہ ہر طرح حمد وثناء ہوا کرے گی، اسی خبر کی صداقت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی حضورِ انور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے برابر کسی کی تعریف نہیں ہوتی، بلکہ جو حضور انور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے وابستہ ہوگئے ان کی بھی تعریف ہوگئی، فرش پر ان کی دُھوم، عرش پر ان کے چرچے، اعلیٰ حضرت (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) نے کیا خوب فرمایا:

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طُرفہ دُھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

(٩) جو اپنے بیٹے کا نام محبت میں ''محمد'' رکھے، اللّٰہ تعالٰی اس پر رحم فرمائے گا کہ مجھے ایسے شخص کو عذاب دیتے حیا آتی ہے جس نے میرے محبوب کی محبت میں اپنے بیٹے کا نام ''محمد'' رکھا ہے۔ (تفسیر نعیمی، ٤/٢٢٠ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''محمد''نام رکھا

کئی صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان ایسے ہیں جن کا نام خود سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ''**محمد**'' رکھا، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن طَلْحَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنت جَحْش رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کی بہن حضرتِ سیدتنا حَمْنَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کے صاحبزادے ہیں۔ جب آپ کی ولادت ہوئی آپ کے والد حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ آپ کو سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس لے گئے تاکہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم بچے کو گھٹی دیں اور اس کا نام رکھیں، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کا نام ''**محمد**'' رکھا اور اپنی کنیت ''اَبُو الْقَاسِم'' عطا فرمائی۔ (اسد الغابة، ۵/۱۰۱، رقم: ۴۷۳۸ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ان شاء اللّٰہ عزوجل لڑکا پیدا ہوگا

حضرتِ سیِّدُنا ابوشُعَیب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ، امام عطاء رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے ''اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُهٗ مُحَمَّدًا یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام **محمد** رکھا۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیز لڑکا ہوگا۔

(فتاوٰی رضویہ، ۲۴/ ۶۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بے ادبی نہ ہونے پائے

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں:
محمد بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تصغیر (یعنی نام بگڑنے) کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا نام یہ ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے[1] اور ہندوستان (پاک و ہند) میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے ہیں اس صورت میں نام کی بَرَکت بھی ہوگی اور تَصْغِیر سے بھی بچ جائیں گے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۵۶)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا طریقہ کار

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن فرماتے ہیں: فقیر غفر اللہ تعالٰی نے اپنے سب بیٹوں بھتیجوں کا عقیقے میں صرف **محمد** نام رکھا پھر نامِ اَقدس کے حفظِ آداب اور باہم تمیز (یعنی پہچان) کے لئے عُرْف جُدا مقرر کئے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۶۸۹)

عاشقِ اعلیٰ حضرت کی ادا

جب شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی

مدینہ

[1] مثلاً بلال رضا، ہلال رضا وغیرہ

ہے تو عُموماً آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام: محمد اور پکارنے کے لئے عُرف مثلاً: رَجَب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اِضافہ' امامِ اہلسنّت مجد دِ دین وملت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

1000 ڈالر انعام

ایک اخباری اطلاع کے مطابق نامِ ''محمد'' کے قدر دان ایک مسلمان حکمران نے اِعلان کیا ہے کہ جو لوگ اپنے نومَولود بچوں کے نام نبی آخر الزمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نامِ نامی ''محمد'' کے نام پر رکھیں گے انہیں ایک ہزار ڈالر کا ہدیہ پیش کیا جائے گا۔ جشنِ ولادتِ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے موقع پر کئے جانے والے اعلان میں مسلمان حکمران نے کہا ہے کہ ایک ہزار ڈالر کا ہدیہ ان کی والدہ کی طرف سے پیش کیا جائے گا کیونکہ یہ خیال بنیادی طور پر والدہ نے ہی پیش کیا ہے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو والدین اپنی بیٹیوں کے نام اُمہات المومنین رضی اللہ تعالٰی عنھن کے ناموں پر رکھیں گے ان کو بھی ایک ہزار ڈالر ہدیہ پیش کیا جائے گا۔ اس اِعلان پر اس ملک میں رہنے والے مسلمان خاندانوں میں خوشگوار ردِّعمل سامنے آیا ہے۔

(جنگ اردو آن لائن 16 جنوری 2014 بتصرف قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پکارا جانے والا نام رکھنے کی ایک اہم احتیاط

خیال رہے کہ پکارنے کے لئے نام ایسا رکھا جائے جسے **محمد** کے ساتھ ملا کر بولنے میں بے ادبی وغیرہ نہ ہو، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: فقیر کبھی جائز نہیں رکھتا کہ کلبِ علی (علی کا کتا)، کلبِ حسین، کلبِ حسن، غلام علی، غلام حسین، غلامِ حَسَن، نثار حُسَین (حسین پر نثار ہونے والا)، فِدا حُسین (حسین پر فِدا ہونے والا)، قُربان حسین، غلامِ جیلانی (جیلانی کا غلام) و اَمثال ذٰلک کے اَسماء (یعنی اسی طرح کے دوسرے ناموں) کے ساتھ نام پاک (یعنی محمد) ملا کر کہا جائے، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْاَدَبِ وَنَجِّنَا مِنْ مُوْرِثَاتِ الْغَضَبِ، امین (اے **اللہ**! ہمیں حُسنِ ادب سے نواز اور اسبابِ غضب سے بچا۔ آمین۔ت) (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۶۸۳)

مفتیٔ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللہ الاکرم نے اِصلاح فرمائی

سِراجُ الْعارِفین حضرتِ علامہ مولانا غلامِ آسی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے اپنے نام کے شروع میں بَرَکت کے لیے لفظ ''**محمد**'' شامل کرلیا تھا۔ اِس پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم مولانا مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے تنبیہ فرمائی کہ یہاں اِسم رِسالت (یعنی محمد) نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے فوراً عرض کیا کہ حُضور پھر ''محمد عبدُ الْحَیّ'' کا کیا حُکم ہوگا؟ اِس کے جواب میں حضرت نے فرمایا: کُجا عبد الحیّ وکُجا غلامِ آسی (یعنی کہاں عبد الحیّ اور کہاں غلامِ آسی)؟ علامہ

فرماتے ہیں: ''یہ جواب سن کر میں حیرت زدہ رہ گیا اور حضرت کے تَفَقُّہْ فِی الدِّین کی عَظَمت دل میں خوب رَچ بس گئی۔''

حضور مفتیٔ اعظم علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الاکرم نے اپنے اِرشاد سے یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ جس نام کے شروع میں لفظ ''محمد'' لایا جائے، اگر اُس نام کا اِطْلاق لفظ ''محمد'' پر دُرُست ہو تو وہاں لفظ ''محمد'' لانا درست ہوگا (جیسے محمد صادق) اور اگر نام کا اِطْلاق لفظ ''محمد'' پر دُرُست نہ ہو تو وہاں لفظ ''محمد'' شروع میں لانا دُرُست نہ ہوگا (جیسے محمد غلام حسین)۔ حُضُور سیِّدِ عالَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم عبدُ الْحیّ[1] ہیں لہٰذا محمد عبدُ الْحَیّ کہنا درست ہے لیکن غلامِ آسی نہیں ہیں، اِس لئے ''محمد غلامِ آسی (یعنی ''آسی'' کا غلام)'' کہنا نامناسب ہے۔

(جہانِ مفتیٔ اعظم، ص ۴۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہیے اِس نامِ پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔ مولا مشکل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم سے مَرْوِی ہے کہ نبی

مدینہ

[1]: یعنی اللّٰہ کے بندے ہیں کیونکہ ''حَیّ'' اللّٰہ تعالٰی کا صفاتی نام ہے

کریم رَءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیٹے کا نام **محمد** رکھو تو اس کی عزّت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسکی نسبت برائی کی طرف نہ کرو۔ (الجامع الصغیر، ص ۴۹، حدیث: ۷۰۶) ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب لڑکے کا نام **محمد** رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔

(مسند البزار، ۹ / ۳۲۷، حدیث: ۳۸۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام بدل دیا

ایک شخص کا نام **محمد** تھا حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے دیکھا کہ ایک آدمی اس کو گالی دے رہا ہے، بلا کر کہا کہ دیکھو تمہاری وجہ سے **محمد** کو گالی دی جارہی ہے، اب تادَمِ مرگ (یعنی اپنی موت تک) تم اس نام سے پکارے نہیں جاسکتے، چنانچہ اسی وَقت اس کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا گیا۔ پھر بَنُو طَلْحَہ کے پاس پیغام بھیجا جو لوگ اس نام کے ہوں ان کے نام بدل دیئے جائیں۔ اتفاق سے وہ لوگ سات آدمی تھے اور ان کے سردار کا نام **محمد** تھا۔ اس نے کہا: خود رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ہی نے میرا نام **محمد** رکھا ہے۔ بولے: اب میرا اِس پر کوئی زور نہیں چل سکتا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ۶/۲۶۷، حدیث: ۱۷۹۱۶ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں بے وضو تھا

سلطان محمود غزنوی نے ایک بار ایاز کے بیٹے کو پکارا: اے ایاز کے بیٹے! اِستنجے کے لئے پانی لا۔ ایاز نے تھوڑے دنوں بعد عَرض کی کہ حضور! مجھ سے یا اس سے (یعنی میرے بیٹے سے) کیا قصور ہوا کہ آپ نے اس کا نام نہ لیا؟ فرمایا: تیرے بیٹے کا نام **محمد** ہے، میں اس دن بے وضو تھا، میں نے کبھی بغیر وضو **محمد** نام کو اپنی زبان سے ادا نہ کیا۔

هزار بار بشَویَم دَهن بَمُشك وگلاب !

هُنوز نامِ تو گُفْتَن کمالِ بے ادبی اَسْت

(یعنی: میں اپنے منہ کو ہزار بار مشک وگلاب سے دھوؤں تب بھی آپ کا نام لینا بے ادبی ہے)

(تفسیر نعیمی، ۲۲۱/٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایسی صورت میں ”محمد“ پر درود پاک نہیں لکھا جائے گا

اگر کسی شخص کا نام **محمد** ہو تو بعض کم عِلم لوگ اس کا نام لکھتے ہوئے نام کے ساتھ دُرود ”صلی اللّٰہ علیہ وسلّم“ لکھتے ہیں یا پھر ”ﷺ“ یا ”صلعم“ وغیرہ لکھ دیتے ہیں، یہاں پر چونکہ رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات مُراد نہیں ہوتی اس لئے دُرودِ پاک نہ لکھا جائے اور نہ ہی کوئی علامت ”ﷺ“ یا ”صلعم“ وغیرہ لکھیں بلکہ جہاں سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا نامِ اقدس لکھیں تو مکمل

دُرُود (مثلاً صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) لکھئے، ''ص'' یا ''صلعم'' وغیرہ کی علامت نامِ مبارک کے ساتھ لکھنا بھی ناجائز وحرام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1254 صفحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت (جلد 1)**'' کے صفحہ 77 پر ہے: نامِ پاک لکھے تو اُس کے بعد صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم لکھے، بعض لوگ براہِ اختصار ''صلعم'' یا ''ص'' لکھتے ہیں، یہ محض ناجائز وحرام ہے۔

(بہارشریعت،۱/ ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''محمد نبی، احمد نبی'' نام نہ رکھا جائے

محمد نبی، احمد نبی، محمد رسول، احمد رسول، نبیُّ الزَّمان نام رکھنا بھی ناجائز ہے، بلکہ بعض کا نام نَبِیُّ اللّٰہ بھی سنا گیا ہے، غیرِ نبی کو نبی کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوسکتا۔ **تنبیہ:** اگر کوئی یہ کہے کہ ناموں میں اصلی معنٰی کا لحاظ نہیں ہوتا، بلکہ یہاں تو یہ شخص مُراد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو شیطان اِبلیس وغیرہ اس قسم کے ناموں سے لوگ گُریز نہ کرتے اور ناموں میں اچھے اور بُرے ناموں کی دو قسمیں نہ ہوتیں اور حدیث میں نہ فرمایا جاتا کہ اچھے نام رکھو، نیز حضورِ اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے بُرے ناموں کو بدلا نہ ہوتا کہ جب اس اصلی معنٰی کا بالکل لحاظ نہیں تو بدلنے کی کیا وجہ؟ (بہارشریعت،۳/۶۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''محمد بخش، احمد بخش'' نام رکھنا جائز ہے

محمد بخش، احمد بخش، نبی بخش، پیر بخش، علی بخش، حسین بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام جن میں کسی نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا ہو جائز ہے۔ (بہارشریعت،٣/٦٠٤)

''غلامِ محمد، غلامِ صدیق'' نام رکھنا جائز ہے

غلامِ محمد، غلامِ صدیق، غلامِ فاروق، غلامِ علی، غلامِ حسن، غلامِ حسین وغیرہ اَسما جن میں اَنبیاء وصحابہ و اَولیا کے ناموں کی طرف غلام کو اِضافت کر کے نام رکھا جائے یہ جائز ہے اس کے عدمِ جَواز کی کوئی وجہ نہیں۔ (بہارشریعت،٣/٦٠٤)

''عبدالمصطفٰے، عبدالنبی'' نام رکھنا جائز ہے

عبدُالمُصْطَفٰے، عَبْدُالنَّبِی، عبدُالرَّسُول نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عُبُودِیت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں ہیں۔ رہی عبد کی اِضافت غیرُ اللہ کی طرف یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔[1] (بہارشریعت،٣/٦٠٤) اسی طرح عبدالجمال اور عبدالرفیق نام رکھنا بھی جائز ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] : اس حوالے سے تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد 24 صفحہ 666 تا 669 اور 671 کا مطالعہ کیجئے۔

"یسین، طٰہٰ" نام رکھنا منع ہے

طٰہٰ، یٰس نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ مُقَطَّعَاتِ قرآنیہ سے ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ اَسمائے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے ہیں اور بعض علمانے اسمائے الٰہیہ سے کہا۔ بہرحال جب معنی معلوم نہیں تو ہوسکتا ہے کہ اس کے ایسے معنی ہوں جو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا **اللہ** تعالٰی کے ساتھ خاص ہوں اور ان ناموں کے ساتھ محمد ملا کر "محمد طٰہٰ"، "محمد یٰس" کہنا بھی ممانعت کو دَفع (یعنی دُور) نہ کرے گا۔ (بہارشریعت،۳/۶۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"غَفُورُ الدِّین" نام رکھنے کا حکم

غَـفُـورُ الـدِّیـن (نام) بھی سخت قَبیح و شَنیع ہے، غفور کے معنی مٹانے والا، چھپانے والا، **اللہ** عزوجل غفورِ ذُنوب ہے یعنی اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے ذُنُوب (یعنی گناہ) مٹاتا عیوب چھپاتا ہے، تو غفورُ الدِّین کے معنی ہوئے دین کا مٹانے والا۔

(فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۶۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی بُزُرگ کو قَیُّومِ زماں کہنا کیسا؟

سُوال: کسی کا نام عبدالقیوم ہو اُس کو قَیُّوم کہہ کر پکارنا کیسا؟ اِسی طرح کسی بزرگ کو

''قیّومِ جہاں'' یا ''قیّومِ زماں'' کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ایسا کہنا **سخت حرام** ہے۔ بعض **فُقَہائے کرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام کے نزدیک بندے کو **اللّٰہ** عزوجل کے مخصوص ناموں جیسے **قیوم، قُدّوس یا رحمٰن** کہہ کر پکارنا **کفر** ہے۔ ''قیّومِ جہاں'' یا ''قیّومِ زماں'' کہنے کا ایک ہی حُکم ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ **فتاویٰ رضویہ** جلد 15 صَفْحہ 280 پر فرماتے ہیں: **فُقَہائے کرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام نے ''قیّومِ جہاں'' غیرِ خدا کو کہنے پر **تکفیر** فرمائی۔ مَجْمَعُ الْاَنْہُر میں ہے: ''اگر کوئی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے اَسماءِ مُختَصّہ (یعنی مخصوص ناموں) میں سے کسی نام کا اِطلاق مخلوق پر کرے جیسے اِسے (یعنی مخلوق کے کسی فرد کو) **قُدّوس، قَیّوم یا رحمٰن** کہے تو یہ **کفر** ہو جائے گا۔'' (مجمع الانہر، ۲/ ۵۰۴)

وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعْلَمُ

آدمی کو قیوم، قدوس اور رحمٰن کہہ کر نہ پکاریئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''**کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**'' کے صفحہ 591 پر مذکورہ بالا سوال جواب کے بعد لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سخت تاکید ہے کہ کسی بھی شخص کو **رحمٰن، قَیّوم** اور **قُدّوس** وغیرہ مت کہئے بلکہ عادت بنایئے کہ جس کا نام **اللّٰہ** کے کسی نام میں ''عبد'' کی اِضافت کے ساتھ ہو مَثَلاً جن کا نام عبد المجید یا عبد الکریم وغیرہ ہو ان کو مجید یا کریم کہہ

کرنہ پکاریں، اُس میں سے ''عبد'' خارِج نہ کریں، ہاں! غیرِ خدا کو ''مجید'' یا ''کریم'' کہنا **کفر** نہیں۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۵۹۱)

عبدُ القادِر کو قادِر کہنا کیسا؟

سُــــوال: عبدُ القادِر، عبد القدیر، عبدالرَّزّاق وغیرہ نام والے افراد کو قادِر، قدیر اور رزّاق کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب: اِس طرح کے ایک سُوال کا جواب دیتے ہوئے شہزادۂ اعلیٰ حضرت **حُضُور مفتیِ اعظم ہند** مولانا **محمد** مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ المنان **فرماتے ہیں:** ایسے ناموں سے لفظ عبد کا حَذْف (یعنی الگ کر دینا) بَہُت بُرا ہے اور کبھی ناجائز و گناہ ہوتا ہے اور کبھی سرحدِ **کفر** تک بھی پہنچتا ہے۔ **قادِر** کا اِطلاق تو غیر پر جائز ہے، اس صورت میں عبدُ القادِر کو **قادِر** کہہ کر پکارنا **بُرا** ہے مگر **قدیر** کا اِطلاق غیرِ خدا پر ناجائز۔ کَمَا فِی الْبَیْضَاوِی (جیسا کہ بَیضاوی میں ہے) اور اگر کسی کا نام عبدُ القدوس، عبدالرحمٰن، عبدالقیوم ہے تو اسے **قدوس، رحمٰن، قیوم** کہنا ایسا ہی ہے جیسے اُسے (کہ) جس کا نام عبدُ اللّٰه ہو (اُس کو) ''**اللّٰه**'' کہنا بَہُت سخت بات ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔ جس کا نام عبدُ القادِر ہو اُسے بھی عبدُ القادِر ہی کہا جائے، جس کا عبدُ القدیر اسے عبدُ القدیر ہی کہنا ضَرور ہے۔ عبدُ الرَّزّاق کو عبدُ الرَّزّاق، عَبْدُ الْمُقْتَدِر کو عَبْدُ الْمُقْتَدِر۔ غیر پر اطلاقِ قَدیر و مُقْتَدِر (یعنی **اللّٰہ** عزوجل کے علاوہ کسی غیر کو قدیر اور مقتدر کہہ سکتے ہیں یا نہیں اِس مسئلے) میں عُلما کا اِختِلاف ہے۔ کَمَا فِی غَایَةِ الْقَاضِی

حاشیہ شَرحُ البَیضاوی۔ (فتاوٰی مصطفویہ، ص۸۹۔۹۰)

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۵۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"عبدالقیوم" نام رکھا

حضرتِ سیِّدُ نا ابوعبیدہ عبدُ القَیُّوم اَزْدِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اپنے آقا ابوراشد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے ساتھ بنواَزْد کے وفد کے ہمراہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں آئے، بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وسَلَّم نے ابوراشد سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ بولے: عبدالعُزّٰی ابومُغْوِیہ۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: تم "عبدالرحمٰن ابوراشد" ہو۔ پھر اِرشاد فرمایا: یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عَرض کی: میرا غلام۔ فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟ عَرض کی: قیوم (ہمیشہ قائم رہنے والا)۔ ارشاد فرمایا: یہ عبدالقیوم (ہمیشہ قائم رہنے والے کا بندہ) ہے۔

(اسدالغابۃ، ۳/۵۲۵، رقم: ۳۴۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُزُرگانِ دین سے نام رکھوانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزُرگانِ دین سے بچوں کا نام رکھوانا باعثِ خیروبَرَکت ہوتا ہے، دورِ رسالت سراپا بَرَکت میں صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم کا معمول تھا کہ جب ان کے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ اسے رحمتِ عالَم، نورِ مجسم، شاہِ بنی

آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لاتے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے لئے دعا کرتے، نام رکھتے اور بسا اوقات اسے گھٹی بھی دیتے، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے لیے خیر و بَرَکت کی دعا فرماتے اور تَحْنِیْک فرمایا (یعنی گُھٹی دیا) کرتے تھے۔ (مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنيك، ص١١٨٤، حديث: ٢١٤٧) ایسی ہی چند روایات ملاحظہ ہوں:

(۱) بچے کا نام ''عبدُ اللہ'' رکھا

حضرت سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو طلحہ اَنصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بیٹے عبدُ اللہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا، اس وَقت آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم چادر اوڑھے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عَرْض کی: جی ہاں۔ پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ کھجوریں اپنے مبارک منہ میں ڈال کر چبائیں اور بچے کا منہ کھول کر اس کے منہ میں ڈال دیں، وہ بچہ اسے چُوسنے لگا۔ پھر

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے۔'' اور اس بچے کا نام عبدُ اللہ رکھا۔

(مسلم،کتاب الادب،باب استحباب تحنيك المولود....الخ،ص ١١٨٣ ،حديث: ٢١٤٤)

(۲) ''اِبراہیم'' نام رکھا

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اَشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا نام ''اِبراہیم'' رکھا اور اسے کھجور سے گھٹی دی۔

(مسلم،كتاب الادب،باب استحباب تحنيك المولود....الخ ،ص ١١٨٤،حديث: ٢١٤٥)

(۳) ''عبدُ المَلِک'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْط بن جابِر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ وہ اسے لے کر نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس آئے اور عَرْض کی: **یا رسولَ اللہ!** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ اس کا نام رکھیں، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا نام عبدُ المَلِک رکھا اور اس کے لیے بَرَکت کی دعا کی۔

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد،٣٢٥/٨،رقم:٤٥٨٥)

(٤) ''سِنان'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سِنان بن سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے

ہیں: میں غزوۂ حُنَین کے دن پیدا ہوا، میرے والد کو میری وِلادت کی خوشخبری سنائی گئی تو انہوں نے کہا: مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے دفاع میں تیر چلانا مجھے بیٹے کی خوشخبری سے زیادہ محبوب ہے۔(مسند امام احمد بن حنبل، ٢٤٦/٧، حدیث: ٢٠٠٩٣) پھر میرے والد مجھے جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس لائے، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے گھٹی دی، میرے منہ میں لعابِ دَہن ڈالا، میرے لیے دعا کی اور میرا نام ''سِنان (یعنی نیزے کی نوک)'' رکھا۔(الاستیعاب، ٢١٧/٢، رقم: ١٠٧٦)

(۵) ''مُسرِع'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا مُسْرِع بن یاسِر جُہْنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کے والد حضرتِ سیِّدُنا یاسر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو کسی سریہ[1] میں بھیجا گیا، اسی دوران حضرتِ سیِّدُنا مُسرِع کی ولادت ہوئی، ان کی والدہ بچے کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں لائیں اور عَرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کے والد لشکر کے ساتھ ہیں، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کا نام رکھیں، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے بچے کو لیا، اس پر ہاتھ پھیرا اور

مدینہ

[1]: وہ جنگی لشکر جس میں حضورِ انور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بنفس نفیس شامل ہوئے اُسے ''غزوہ'' اور جس میں لشکر روانہ فرمایا مگر خود شامل نہ ہوئے اُسے ''سریہ'' کہتے ہیں۔ (سیرت رسول عربی، ص ١٢٧ ملخصًا)

دُعا دی: اے اللہ! ان کے مردوں کو کثرت عطا فرما، ان کے گناہوں کو کم تر فرما، ان کو کسی کا محتاج نہ کر، پھر ارشاد فرمایا: میں نے اس کا نام مُسرِع (جلدی کرنے والا) رکھا ہے اس نے اسلام میں جلدی کی ہے۔

(اسدالغابة، ٥/١٦٤، رقم: ٤٨٦١ والاصابة، ٦/٥٠١، رقم: ٩٢٣١)

(٦) ''یحیٰ'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا یحیٰ بن خلّاد رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت حضورِاقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے عہد میں ہوئی، نبی اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں لائے گئے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کھجور چبا کر گھٹی دی اور فرمایا: میں اس کا وہ نام رکھوں گا جو حضرت یحیٰ بن زکریا (علیہما السلام) کے بعد کسی کا نہیں رکھا گیا، پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ان کا نام یحیٰ رکھا۔

(اسدالغابة، ٥/٤٨٦، رقم: ٥٥٠٥)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا یحیٰ علیہ السلام کا نام کس نے رکھا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبلۂ اول میں دعا کرنے والے عظیم القدر عمر رسیدہ پیغمبر حضرتِ سیِّدُنا زَکَرِیا علیہ السلام کی دعا کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے نہ صرف ان کو بیٹے کی بشارت دی بلکہ ان کا نام یحیٰ (علیہ السلام) بھی خود عطا فرمایا اور ارشاد ہوا:

يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۣاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ ترجمۂ کنزالایمان: اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا۔ (پ۱۶، مریم:۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) ''مریم'' نام عطا فرمایا

حضرتِ سیِّدُنا ابومریم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عَرض کی: یا رسول اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آج رات میرے ہاں بچی کی ولادت ہوئی ہے، حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورۂ مریم نازل ہوئی ہے، پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری بیٹی کا نام مریم رکھ دیا اور میری کنیت ''ابومریم'' رکھی۔

(اسدالغابة، ۶/۳۰۰، رقم: ۶۲۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیرخانے سے نام عطا ہوا

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے گھر جب آپ کے چھوٹے شہزادے مصطفٰی رضا خان (مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) کی ولادت ہوئی تو

آپ اس وَقت اپنے مُرشِد خانے میں تھے۔حضرت ابوالحسین نُوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے آپ کو پیدائشِ فرزند کی مبارک باددی اور فرمایا: آپ بریلی تشریف لے جائیں۔اور''ابوالبرکات محی الدین جیلانی'' نام تجویز فرمایا۔کچھ دن بعد حضرتِ نُوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بریلی تشریف لائے تو شہزادۂ اعلیٰ حضرت کو آغوشِ نوری میں ڈال دیا گیا۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی انگشتِ مبارک مصطفٰی رضا خان رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے منہ میں رکھ کر قادری و برکاتی برکات سے ایسا مالا مال کر دیا کہ یہی شہزادے بڑے ہو کر مفتی اعظم ہند بنے۔(تاریخ مشائخ قادریہ، ۲ / ٤٤٧، ملخصًا) حضرت مفتی اعظم ہند کا پیدائشی اور اصلی نام محمد ہے، والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے عُرفی نام مصطفٰی رضا رکھا، یہ عرفی نام اس قدر مشہور ہوا کہ خاص وعام میں آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے۔(جہانِ مفتی اعظم، ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لوگوں کے بُرے نام رکھنا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد23 صفحہ 204 پر لکھتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافر ذِمّی[1] کو بھی بلا حاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اُسے ایذاء پہنچے، شرعاً ناجائز وحرام ہے۔اگرچہ بات فِی نَفْسِہٖ سچی

مدینہ

[1]: اب دنیا میں تمام کافر حربی ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ٢٤٢)

ہو، فَاِنَّ کُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَیْسَ کُلُّ صِدْقٍ حَقًّا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں) (فتاویٰ رضویہ ۲۳/ ۲۰۴) لہٰذا جس کا جو نام ہو اس کو اُسی نام سے پکارنا چاہیئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا سیدھا نام مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ نہ رکھا جائے، عُموماً اس طرح کے ناموں سے دل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چِڑتا بھی ہے لیکن پکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسے اسی نام سے پکارتا ہے، ایسا کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہیئے کیونکہ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ (پ۲۶، الحجرات: ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کر لی ہو اس کو بعدِ توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نَہی (یعنی ممانعت کے حکم) میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سُور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ اَلقاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے اَلقاب جو سچّے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عَتِیق (جہنم سے آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (حق اور باطل میں

فرق کرنے والا) اور حضرت عثمانِ غنی کا ذُوالنُّورَین (دونوروں والا) اور حضرت علی کا ابوتُراب (مٹی والا) اور حضرت خالِد کا سَیفُ اللّٰہ (اللّٰہ کی تلوار) رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم اور جو اَلقاب بمنزلہِ علَم (یعنی نام کے مرتبہ میں) ہوگئے اور صاحبِ اَلقاب کو ناگوار نہیں وہ اَلقاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَش (کمزورنگاہ والا)، اَعْرَج (لنگڑا)۔ (''کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہوکر فاسق کہلانا'' کے تحت صدرالافاضل لکھتے ہیں:) تو اے مسلمانو! کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ۔ (خزائن العرفان، ص۹۵۰)

فرشتے لعنت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بِن سَعْد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو اس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ (جمع الجوامع، ۲۳/۷، حدیث: ۲۰۶۱۲) یعنی کسی بُرے لقب سے جو اُسے برا لگے نہ کہ اے بندۂ خدا! وغیرہ سے۔ (التیسیر شرح الجامع الصغیر، حرف المیم، تحت الحدیث: ۲۰۶۱۲، ۴۱۶/۲)

کسی کو بے وقوف یا اُلّو کہنے کا حُکْم

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے **سوال** ہوا: جو شخص کسی عالِم کی نسبت یا کسی

دوسرے کی لفظ مَردُود کہے یا یوں کہے کہ وہ ''بیوقوف'' ہے، کچھ نہیں جانتا اور ''اُلّو'' ہے، تو اس شخص کی نسبت شَرعِ شریف کیا حُکم دے گی؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا مسلمان کو ناحق اِیذا دینا ہے اور مسلمان کی ناحق اِیذا شرعاً حرام۔ رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم فرماتے ہیں: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بِسَنَدٍ حَسَنٍ جس نے بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو اِیذا دی اس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔ (المعجم الاوسط، ۲/ ۳۸۷، حدیث: ۳۶۰۷) پھر علمائے دینِ متین کی شان تو نہایت اَرفع واعلیٰ ہے ان کی جناب میں گستاخی کرنے والے کو حدیث میں منافق فرمایا: ثَلٰثَۃٌ لَایَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّامُنَافِقٌ ذُوالشَّیْبَۃِ فِی الْاِسْلَامِ وَذُوالْعِلْمِ وَاِمَامٌ مُقْسِطٌ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ وَاَبُوالشَّیْخِ فِی التَّوْبِیْخِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم۔ یعنی سیدِ عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم فرماتے ہیں: تین شخص ہیں جن کا حق ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، ﴿ایک﴾ اسلام میں بُڑھاپے والا ﴿دوسرا﴾ عالم ﴿تیسرا﴾ بادشاہِ اسلام عادِل۔ (المعجم الکبیر، ۸/ ۲۰۲، حدیث: ۷۸۱۹) ایسا شخص شرعاً لائقِ تعزیر ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ (فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۶۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبت بھرے نام سے پُکارنا

بَسا اوقات ہمارے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یا ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ تعالٰی عنھن کے ناموں کو مختصر یا تصغیر کرکے محبت بھرے انداز سے پکارتے ،اس کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

۞ حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یا عُثَیْم (مسند احمد، ۱۰/۱۰۱، حدیث: ۲۶۱۹۰) ۞ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یَا اُنَیس (مسلم، ص ۱۲۶٤، حدیث: ۲۳۰۹) اور یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ (اے دو کانوں والے) (ترمذی، ۳/۳۹۹، حدیث: ۱۹۹۸) ۞ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یَا جُوَیْبَر (جمع الجوامع، ۱٤/۲۰۸، حدیث: ۱۰۱۸۹) اور یَا جُبَیر (جمع الجوامع، ۱٤/۲۰۹، حدیث: ۱۰۲۰۰)

۞ حضرتِ سیِّدُنا مقدام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یَا قُدَیم (ابی داوٗد، ۳/۱۸۳، حدیث: ۲۹۳۳)

۞ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کو یا عائِش (بخاری، ۲/۵۵۱، حدیث: ۳۷٦۸) اور شُقَیْراء (گہرے بھورے رنگ والی) (جمع الجوامع، ۳/۱۳۵، حدیث: ۷۸۲۳) اور حُمَیْراء (سُرخ رنگ والی) (الطبقات ابن سعد، ۸/٦٤-٦۳، رقم: ٤۱۲۸) اور یا عُوَیْش! (جمع الجوامع، ۵/٤٤۵، حدیث: ۱٦۳۸۰) ۞ حضرت سیِّدَتُنا زینب بنت اُمِّ سلمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کو یَا زُوَیْنَب (جمع الجوامع، ۵/٤۸۹، حدیث: ۱٦۸۳۵) کہہ کر پُکارا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ذہن میں رہے کہ ہمیں اس سلسلے میں بہت اِحتیاط کی ضرورت ہے کہ کہیں وہ نام جسے ہم محبت بھرا سمجھ رہے ہوں سامنے والے کو پسند نہ ہو مگر وہ ادب و مروّت کی وجہ سے کچھ کہنے کی ہمت نہ رکھتا ہو اور بسا اوقات ہمارا انداز

دل آزاری کا بھی سبب بن سکتا ہے لہذا احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تم "سفینہ" ہو

حضرتِ سیِّدُنا سفینہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے ساتھ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم میں سے جب کوئی تھکتا اپنی تلوار، ڈھال اور تیر مجھ پر ڈال دیتا یہاں تک کہ مجھ پر بہت سا سامان جمع ہو گیا، راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: تم سفینہ (جہاز) ہو۔ اس روز اگر میں ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات اونٹوں کا بوجھ بھی اُٹھالیتا تو مجھ پر بھاری نہ ہوتا۔ جب آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے آپ کا نام پوچھا جاتا تو کہتے: میں بالکل نہیں بتاؤں گا، میرے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے میرا لقب سفینہ رکھا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند الانصار حدیث ابی عبدالرحمن سفینة، ٨/٢١٥، حدیث:٢١٩٨٤-٢١٩٨٧ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

لقب کسے کہتے ہیں؟

نام کے علاوہ ایسے لفظ سے کسی کو پکارنا لَقَب کہلاتا ہے جس میں تعریف و بُرائی کا کوئی خاص معنیٰ ہو۔ (التعریفات للجرجانی، ص١٣٦) یہ عُمُوماً اہلِ محبت یا

دشمنوں کی طرف سے دیا جاتا ہے، خود نہیں رکھا جاتا۔

مختلف بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین کے القابات اسی کتاب کے صفحہ 166 پر موجود ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تخلص کی تعریف

شاعر کا وہ مختصر نام تَخَلُّص کہلاتا ہے جو اشعار میں استعمال ہوتا ہے، یہ عُمُوماً کلام کے آخری شعر میں آتا ہے۔

11 اکابرینِ اہلِ سنت کے تخلص

امامِ اہلِ سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	رَضَا
استاذِ زَمَن حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	حَسَن
حضرت مولانا کفایت اللہ کافی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	کافی
اعلیٰ حضرت کے جدِ امجد کے شاگرد مولانا محمد حسن علمی بریلوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	علمی
مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	نوری
حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	حامد
مَدّاحُ الحبیب حضرت مولانا جمیل الرحمٰن رضوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	جمیل
صدرالافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	نَعِیم
حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	سالک

والدِ صدرالافاضل حضرت مولانا سید معین الدین علیہ رحمۃُ اللہِ المُبین	نُزْہَت
امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ	عطّار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محبت بڑھانے کا سبب

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طَلْحَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نَبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری سچی محبت کا باعث بنیں گی: ﴿۱﴾ جب تم اُسے ملو تو سلام کرو ﴿۲﴾ مجلس میں اس کے لیے فراخی اور وسعت پیدا کرو، اور ﴿۳﴾ اُسے اس کے پسندیدہ نام سے بلاؤ۔ (جمع الجوامع، ۱۴۱/۴، حدیث:۱۰۸۱٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے نام اور کُنیَت سے پکارو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام میں جس طرح ایک مسلمان کے لئے نام کی اہمیت ہے اور اچھے نام رکھنے کا حُکم دیا گیا ہے اسی طرح کُنیَت بھی اہمیت کی حامل ہے اور مسلمان کو کُنیت سے پکارنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حَنْظَلَہ بِن حِذْیَم رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: محبوبِ ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جُودونَوال صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کسی شخص

کواس کے محبوب نام اور کُنْیَت سے بلایا جائے۔

(جمع الجوامع، ١٤/٣٣٨-٣٣٩، حدیث:١٠٩٠٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنیت کسے کہتے ہیں؟

اَلْکُنْیَۃُ مَا صُدِّرَ بِاَبٍ اَوْ بِاُمٍّ اَوْ اِبْنٍ اَوْ اِبْنَۃٍ کُنْیَت سے مراد وہ نام ہے جو ''اَبْ، اُمٌ، اِبْن'' یا '' اِبْنَۃ'' سے شروع ہو۔(التعریفات، ص ١٣٢) مثلاً ابوالقاسم، ابو بلال، ابورجب اور ابنِ احمد وغیرہ

کُنْیَت میں ''ابو'' کے معنی

مرد کی کُنْیَت میں ''اَبُو'' کا لفظ آتا ہے، اگرچہ '' اَبْ'' کا لغوی معنی باپ ہے لیکن کُنْیَت میں ہرجگہ ''اَبُو'' سے مراد باپ نہیں ہوتا، چنانچہ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: کُنْیَت میں ''اَبُو'' آتا ہے اس کے معنی ہر جگہ والد نہیں ہوتے ہیں بلکہ اکثر جگہ اس کے معنی ہوتے ہیں: ''والا'' جیسے ''اَبُوجَھْل'' جہالت والا، ''اَبُوھُرَیْرَہ'' بلیوں والے، ایسے ہی ''اَبُوالْحَکَم'' فیصلہ کرنے والا، ''اَبُوبَکْر'' کے معنی ہیں اَوَّلِیَّت والے۔(مراۃ المناجیح، ٦/٤١٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابوہریرہ (چھوٹی بلی والے)

ایک بار سرکارِ نامدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ

رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آستین میں چھوٹی سے بلی ملاحظہ فرمائی تو فرمایا: یَا اَبَا ھُرَیْرَۃ یعنی اے چھوٹی سی بلی والے۔ (عمدۃ القاری، کتاب المغازی، قصۃ دوس والطفیل، ۱۲/۳۵٤، تحت الحدیث: ٤۳۹۳) تب سے اس کنیت (یعنی ابو ہریرہ) کو اتنی شہرت مل گئی کہ آپ کا نام عبدالرحمٰن لوگوں کی غالِب اکثریت کو یاد ہی نہیں۔

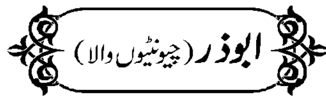
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابوتُراب (مٹی والے)

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ نے حضرتِ سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم کو گھر میں نہ پایا، خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا سے استفسار فرمایا: تمہارے چچازاد کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ اِختلاف ہو گیا تھا اسلئے وہ مجھ سے ناراض ہو کر گھر سے چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ (یعنی دوپہر کا آرام) نہیں کیا۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص سے فرمایا: جاؤ! دیکھو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آکر عَرض کی: یا رسولَ اللہ! وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم آرام فرما رہے تھے، چادر ان کے پہلو سے ہٹ گئی تھی اور

پہلوئے مبارک پر مٹی لگ گئی تھی۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مٹی صاف کرتے ہوئے فرمانے لگے: قُمْ یَا ابا تُرَاب! قُمْ یَا ابا تُرَاب! اٹھ اے خاک والے! اٹھ اے خاک والے۔ (بخاری، کتاب الصلاۃ، باب نوم الرجال فی المسجد، ١/١٦٩، حدیث: ٤٤١) حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجہَہُ الکرِیم کو تمام ناموں میں سب سے زیادہ محبوب اَبُوتُرَاب تھا اور جب انہیں اَبُوتُرَاب کہہ کر پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے تھے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب التکنی بابی تراب وان کانت له کنیة اخری، ٤/١٥٥، حدیث: ٦٢٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد



ابوذر (چیونٹیوں والا)

شارحِ بخاری شمس الدین محمد بن عمر بن احمد سفیری شافعی (المُتَوَفّٰی ٩٥٦ھ) نقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی کنیت ابوذَر اس لئے ہوئی کہ آپ کے پاس روٹی رکھی تھی کہ اچانک اس پر چیونٹیاں نمودار ہوگئیں، آپ نے چیونٹیوں سمیت روٹی کا وَزْن کیا تو اس سے روٹی کے وزن میں کوئی اضافہ نہیں ہوا، آپ نے ارشاد فرمایا: ان چیونٹیوں کو دیکھو! دنیا کے ترازو میں ان کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا اور پلڑا بھاری نہیں ہوا لیکن آخرت کا میزان بڑا ہونے کے باوجود ہلکا ہے اور ایک چیونٹی کی وجہ سے بھی وزن بڑھ جاتا ہے، اس دن سے آپ کی کنیت ابوذَر رکھ دی

گئی۔(شرح البخاری للسفیری،۲/ ٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کُنْیت کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام میں کُنْیت کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۞ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سمیت متعدد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، کثیر صحابہ وصحابیات عَلَیْہِمُ الرِّضوان، لاتعداد علماء، فقہاء، محدثین اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین نے کنیت کو اِختیار فرمایا۔ ۞ مذکورہ شخصیات میں سے کثیر تعداد نے نہ صرف ایک بلکہ دو اور دو سے زیادہ کنیتیں بھی رکھیں۔ ۞ کئی صحابہ کرام، صحابیات اور بزرگانِ دین کے اصل نام عام مسلمانوں کو معلوم ہی نہیں اور یہ حضرات نام کے بجائے اپنی کنیتوں سے مشہور ہیں، مثلاً: حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر (عبداللّٰہ بن عثمان)، حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ (عبدالرحمٰن)، حضرتِ سیِّدُنا ابوایوب انصاری (خالد بن زید)، حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ (نُعمان بن ثابت)، حضرتِ سیِّدُنا امام ابوداوٗد (سُلیمان بن اَشعَث) وغیرہ رِضْوَانُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِم اَجمعین۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اولاد نہ ہونے کی صورت میں بھی کُنْیت رکھنا

اگرچہ معروف یہی ہے کہ جس کی اولاد ہو وہی کنیت رکھتا ہے لیکن صاحبِ اولاد نہ ہونے کی صورت میں بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم

صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایسے صحابہ کو بھی کنیت عطا فرمائی جن کی اس وَقْت اولاد نہ تھی، چنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا حمزہ بن صُہَیب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروق اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُ نا صُہَیب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم اپنی کنیت "اَبُو یَحْیٰی" رکھتے ہو جبکہ ابھی تمہارے یہاں اولاد نہیں ہے؟ حضرتِ سیِّدُ نا صُہَیب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے جواب دیا: سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و اٰلہٖ وسلم نے میری کنیت "اَبُو یَحْیٰی" رکھی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرجل یکنی قبل ان یولد لہ، ۲۲۰/۴، حدیث: ۳۷۳۸) جبکہ حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و اٰلہٖ وسلم نے ان کی اولاد ہونے سے پہلے ان کی کنیت "اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰن" رکھی۔

(عمدۃ القاری، کتاب البر والصلۃ، باب الکنیۃ للصبی، ۳۲۳/۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے بچوں کی کُنْیَت رکھیں

اپنے چھوٹے بچوں کی بھی کنیت رکھ دینی چاہیے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: بَادِرُوا بِاَبْنَائِکُمُ الْکُنٰی، لَا تَلْزَمُھَا الْاَلْقَاب یعنی: اپنے بچوں کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو، کہیں اُن کے (بُرے) القاب

نہ پڑ جائیں۔

(کنز العمال،کتاب النکاح،الباب السابع، ۸/۱۷۶،جزء۱۶،حدیث:۴۵۲۲۲)

اس روایت کے تحت حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ پیش کرتا ہوں: اس روایت میں اس بات کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ اپنے بچوں کے لئے کم عمری میں ہی کوئی اچھی کنیت رکھ دی جائے۔ بعض اوقات ایک ہی نام کئی افراد میں مشترک ہوتا ہے اور اس صورت میں لوگ ایسے شخص کو بلانے کے لئے کوئی نہ کوئی لقب رکھ دیتے ہیں جو کہ اکثر بُرا ہوتا ہے۔ بچے کی کنیت رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ جب وہ بڑا ہوگا تو یہ کنیت اسے بلانے اور پکارنے کے لئے استعمال ہوگی اور کوئی اس کا بُرا لقب نہیں رکھے گا۔

(فیض القدیر،۳/۲۵۱،تحت الحدیث:۳۱۱۶،ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنیت یاد کرنے کی بَرَکت

حضرتِ سیِّدُ نا خِضْر عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کنیت ''اَبُو الْعَبَّاس''، نام ''بَلْیَا''، والد کا نام ''مَلْکَان'' جبکہ لقب ''خِضْر'' ہے جس کے معنی ہیں سبز چیز۔ حضرتِ سیِّدُ نا خِضْر عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جہاں تشریف فرما ہوتے وہاں آپ کی بَرَکت سے ہری ہری گھاس اُگ جاتی تھی اس لئے لوگ آپ کو خِضْر کہنے لگے۔

بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان حضرتِ سیِّدُ نا خِضْر عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا اور ان کے والد کا نام، آپ کی کنیت اور لقب (یعنی اَبُو الْعَبَّاس بَلْیَابِنْ مَلْکَان اَلْخِضْر) یاد رکھے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

(صاوی، ٤/١٢٠٧، پ١٥، الکھف:٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنیت شریعت کے مطابق ہونی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مسلمان کے لئے زندگی کے دیگر معاملات کی طرح کنیت رکھنے میں بھی شریعت کا پاس رکھنا ضروری ہے کیونکہ بعض کنیتیں ایسی بھی ہیں جو شرعاً ممنوع ہیں۔ جس طرح ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہت سے نام تبدیل فرمائے اسی طرح بعض کنیتوں کو بھی تبدیل کیا چنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا ہانی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنی قوم کے ہمراہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے لوگوں کو سنا کہ وہ انہیں اَبُوالْحَکَم کہہ کر بلاتے ہیں۔ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں بلا کر ارشاد فرمایا: بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی حَکَمْ (یعنی فیصلہ فرمانے والا) ہے اور حُکْم کا اختیار اسی کو ہے، تمہاری کنیت اَبُوالْحَکَم کیوں ہے؟ انہوں نے عَرْض کیا: جب میری قوم کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف ہوجائے تو وہ لوگ میرے پاس آتے ہیں اور میں جو فیصلہ کردوں وہ اس پر راضی ہوجاتے ہیں۔ سرکارِ ابد قرار، شافِعِ روزِ شمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

ارشاد فرمایا: یہ بہت اچھا ہے، کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟ عَرْض گزار ہوئے: شُرَیْح، مُسْلِم اور عبداللہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: ان میں سے بڑا کون ہے؟ میں نے عَرْض کی: شُرَیْح۔ فرمایا: تو پھر تمہاری کنیت اَبُوشُرَیْح ہے۔

(ابوداود،کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح ٤/٣٧٦،رقم:٤٩٥٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بڑے بیٹے یا بیٹی کے نام پر کنیت اختیار کرنا بہتر ہے

شرح السنہ میں ہے: بہتر یہ ہے کہ مرد اپنے بڑے بیٹے کی نسبت سے کنیت رکھے، اگر بیٹا نہ ہو تو بڑی بیٹی کی نسبت سے، یونہی عورت کو چاہیے کہ اپنے بڑے بیٹے کی مناسبت سے کنیت اِختیار کرے اور اگر بیٹا نہ ہو تو بڑی بیٹی کی نسبت سے۔ (شرح السنۃ،کتاب الاستئذان، باب تغییر الاسماء،٦/٣٩٤) چھوٹے بیٹے یا بیٹی کے نام سے کنیت اختیار کرنے میں بھی حرج نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کنیت

حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ایک کنیت ''ابومحمد'' ہے، اس کا سبب بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نَقْل فرماتے ہیں: امام قَسْطَلانی مَوَاهِبِ لَدُنِّيَه ومِنَحِ مُحَمَّدِیَّه میں رسالہ میلاد وامام علامہ اِبْنِ طُغْرُبَكْ سے ناقل، مَرْوِی ہوا: آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے

عَرض کی: الٰہی! تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حُکْم ہوا: اے آدم! اپنا سر اٹھا۔ آدم علیہ الصلوۃ و السلام نے سر اٹھایا سَراپردۂ عرش میں محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کا نور نظر آیا۔ عَرض کی: الٰہی! یہ نور کیا ہے؟ فرمایا: هٰذَا نُوْرُ نَبِيٍّ مِّنْ ذُرِّيَّتِكَ اِسْمُهٗ فِي السَّمَاءِ اَحْمَدُ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ لَوْلَاهُ مَاخَلَقْتُكَ وَلَاخَلَقْتُ سَمَاءً وَّلَااَرْضًا یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذُرِّیّت یعنی اولاد سے، اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں **محمد**، اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا، نہ آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔

(المواهب اللدنية، ١/٣٥، فتاوی رضویہ، ٣٠/١٩٤)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى محمَّد

کُنیَت عطا فرمایا کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے جس طرح متعدد مدنی منوں کا نام رکھا یوں ہی آپ نے کئی خوش نصیب افراد کو کنیت بھی عطا فرمائی، چنانچہ حضرت سیدتنا حَبِیْبَہ بنت اَسْعَد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کا بیان ہے کہ جب میرے یہاں بیٹے کی وِلادت ہوئی تو اسے سیدِ عالَم، نورِ مجسم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عَرض کی گئی: یارسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم! اس کا نام رکھ دیجئے۔ آپ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و الہ وسلم نے سَہْل نام رکھا اور اَبُو اُمَامہ کنیت عطا فرمائی۔

(الطبقات الكبرى لابنِ سعد، ٨/٣٢٤ رقم:٤٥٨٣)

حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو کنیت عطا فرمائی

حضرت سیدتنا ام عَیَّاش رضی اللہ تعالی عنہا سے مَرْوِی ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالی علیہ و الہ وسلم کی شہزادی حضرت سیدتنا رُقَیَّہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ و الہ وسلم نے بچے کا نام عبد اللہ رکھا اور بچے کے والد حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ مقرر فرمائی ۔(اسد الغابۃ،٣ / ٣٤١ رقم:٣٠٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عورت بھی اپنی کنیت رکھے

اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے سرتاج، محبوبِ رب العباد صلی اللہ تعالی علیہ و الہٖ وسلم سے عَرْض کی کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ و الہٖ وسلم نے میرے سوا اپنی تمام اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالی عنھن کی کنیت رکھی ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: تم "اُمِّ عبدُ اللہ" ہو۔(سنن ابن ماجه،کتاب الادب،باب الرجل یکنی قبل ان یولد له،٤/٢٢١،حدیث:٣٧٣٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینے کے پہلے بچے کے والد کی کنیت

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ مشہور قدیم الاسلام صحابی حضرتِ سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔مَرْوِی ہے کہ ہجرت کے بعد سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زُبیر اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن خَبَّاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے۔سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام عبد اللّٰہ رکھا اور خَبَّاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کو اَبُو عَبْدُ اللّٰہ کنیت عطا فرمائی۔

(الاستعیاب، ۸۹٤/۳، رقم:۱۵۱۹ و الاصابة، ٦٤/٤، رقم: ٣٦٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹی کے نام پر بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے

اگرچہ معروف یہی کہ عُمُوماً بیٹے کے نام پر کنیت رکھی جاتی ہے لیکن اگر کوئی بیٹی کے نام پر کنیت رکھنا چاہے تو یہ نہ صرف جائز بلکہ حدیث سے ثابت ہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مریم (نذیر) رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عَرْض کیا: یا رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! آج رات میرے ہاں بچی کی ولادت ہوئی ہے، حضور صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورۂ مریم نازل ہوئی ہے، پھر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری بیٹی کا نام مریم رکھ دیا اور میری کنیت ابو مریم

رکھی۔(اسدالغابة،٦/٣٠٠، رقم:٦٢٤٠)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

امیرِ اہلِ سنت اور کنیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس صدی کی عظیم علمی وروحانی شخصیت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ ایسی بزرگ ہستی ہیں جو لاکھوں لاکھ مسلمانوں کے لئے مرجعِ عقیدت ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ بھی کنیت دینے کی ادائے مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ادا کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ سے فارغ التحصیل ان مدنی اسلامی بھائیوں کو جنہوں نے 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لی ہو، ان کو کنیتیں عطا فرماتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی کثیر اسلامی بھائیوں کو امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے کنیتیں عطا کیں جن میں سے 76 درج کی جارہی ہیں:

۞ اَبُوْ اِخْلَاص ۞ اَبُوْ اِسْمَاعِیْل ۞ اَبُوْ اُسَیْد ۞ اَبُوْ اِشْفَاق ۞ اَبُوْ اَکْبَر ۞ اَبُوْ اَکْمَل ۞ اَبُو الْاَشْرَاف ۞ اَبُو الْاَنْوَار ۞ اَبُو الْاِیْمَان ۞ اَبُو الْبِنْتَیْن ۞ اَبُو الْحَسَن ۞ اَبُو الْحَسَنَیْن ۞ اَبُو الْخِیَار ۞ اَبُو الْعَطَاء ۞ اَبُو

النُّور ۞ اَبُو الوَفَاء ۞ اَبُو اِنْعَام ۞ اَبُوْ اَنْوَارِالْمَدِیْنَه ۞ اَبُوْ اَنْوَر ۞ اَبُوْ بِلَال ۞ اَبُوْ ثَوْبَان ۞ اَبُوْ جَمَال ۞ اَبُوْ جُنَیْد ۞ اَبُوْ حَاشِر ۞ اَبُوْ حَامِد ۞ اَبُوْ حَمَّاد ۞ اَبُوْ خَلِیْل ۞ اَبُوْ رَاشِد ۞ اَبُوْ رِضَا ۞ اَبُوْ رَجَب ۞ اَبُوْزَاهِد ۞ اَبُوْ زِیَاد ۞ اَبُوْ سَائِل ۞ اَبُوْ سَجَّاد ۞ اَبُوْ سَعِیْد ۞ اَبُوْ سَلْمَان ۞ اَبُوْ شَاهِد ۞ اَبُوْ شَرَافَت ۞ اَبُوْ شَعْبَان ۞ اَبُوْ شَفِیْق ۞ اَبُوْ شَهِیْر ۞ اَبُوْ صَابِر ۞ اَبُوْ صَادِق ۞ اَبُوْ صَالِح ۞ اَبُوْ صَدَاقَت ۞ اَبُوْ طَاهِر ۞ اَبُوْ عَارِف ۞ اَبُوْ عُبَیْد ۞ اَبُوْ عَتِیْق ۞ اَبُوْ عُزَیْر ۞ اَبُوْ عَفِیْف ۞ اَبُوْ عَقِیْل ۞ اَبُوْ عَلِیْ ۞ اَبُوْ عُمَرْ ۞ اَبُوْ غُفْرَان ۞ اَبُوْ فَرَاز ۞ اَبُوْ فَیَّاض ۞ اَبُوْ کَرَم ۞ اَبُوْ کَلِیْم ۞ اَبُوْ کُمَیْل ۞ اَبُوْ مَاجِد ۞ اَبُوْ مُبِیْن ۞ اَبُوْمُحَمَّد ۞ اَبُوْ مَدَنِی ۞ اَبُوْ مَسْعُوْد ۞ اَبُوْ مَنْصُوْر ۞ اَبُوْ مُوْسٰی ۞ اَبُوْ مِیْلَاد ۞ اَبُوْ نَاصِر ۞ اَبُوْ نُعْمَان ۞ اَبُوْ نَعِیْم ۞ اَبُوْ وَاجِد ۞ اَبُوْ وَاصِف ۞ اَبُوْ هِلَال ۞ اَبُوْ یَاسِر ۞ اَبُوْ یُوْسُف۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کنیت کی سنت کو زندہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کنیت رکھنا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی

اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سنت ہے لیکن فی زمانہ دیگر کئی سنتوں کی طرح یہ بھی ترک ہوتی جارہی ہے۔آیئے !ادائے سنت کی نیت سے کنیت کو اختیار کیجیے،اگرآپ صاحبِ اولاد ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ایک سے زیادہ مدنی منوں یا منیوں سے نوازا ہے تو بہتر یہ ہے کہ اپنے بڑے بیٹے کی نسبت سے کنیت اختیار کریں اگر بیٹا نہ ہو تو بیٹی کی نسبت سے کنیت رکھیں ،اولاد ہوتے ہوئے کسی اور نام سے کنیت رکھنا بھی درست ہے اور اگر آپ شادی شدہ یا صاحبِ اولاد نہیں تو بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

انبیاءِ کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ،صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوَان اور دیگر بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین کی کنیتیں اسی کتاب کے صفحہ 157 پر موجود ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو کیسے پکارتے؟

حضرتِ سیِّدُنا جارِیہ اَنصارِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ نامدار،دو عالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسَلَّم کو جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے ''یَا اِبْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یعنی اے عبد اللہ کے بیٹے !'' کہہ کر بلاتے تھے۔(جمع الجوامع،٥/٤٤٩،حدیث:١٦٤١٨)

امام شرف الدین نووی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: جس کا نام معلوم نہ ہو اس

کو ایسے لفظ سے پکارنا چاہیے جس سے اسے اذیت نہ ہو، اس میں جھوٹ نہ ہو اور نہ ہی خوشامد مثلاً: اے بھائی، اے میرے سردار، اے فلاں، اے فلاں کپڑے والے، اے فلاں جوتی والے، اے گھوڑے والے، اے اونٹ والے، اے تلوار والے، نیزے والے وغیرہ ایسے الفاظ جو پکارنے والے اور پکارے جانے والے دونوں کے حسبِ حال ہوں۔ (الاذکار، کتاب الاسماء، باب نداء من لا یعرف اسمه، ص ۲۳۱ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّى اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

پکارنے اور ذکر کرنے کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان چاہے وہ ہم سے بڑے ہوں یا چھوٹے، ان کو پکارنے، ذکر کرنے میں ان کے مقام و مرتبے کا خیال رکھا جائے اور اسی مناسبت سے اَلفاظ اور اَلقاب کا اِنتخاب کیا جائے۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: فَلَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا جو ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۳/۳٦۹، حدیث: ۱۹۲٦)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: یعنی ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ

ہماری امت یا ہماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

(مراۃ المناجیح،۶/۵۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنت میں مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت پانے کا نُسخہ

حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے اَنس! بڑوں کا ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رفاقت پالوگے۔ (شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، ۷/۴۵۸، حدیث: ۱۰۹۸۱)

ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں جن شخصیات کا ذکر کرنے اور پکارنے کی ضرورت پڑتی ہے ان کو 11 حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (۱) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (۲) دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (۳) صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان (۴) بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین (۵) علمائے کرام ومفتیانِ عظام (۶) دینی اساتذہ (۷) سادات کرام (۸) بوڑھے اسلامی بھائی (۹) ماں باپ (۱۰) رشتے دار (۱۱) ہم عمر اسلامی بھائی۔ ان سب کو پکارنے کی تفصیل یہ ہے:

(۱) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پکارنا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلَّی اللہ

تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو پکارنے، ان کا ذکر کرنے کا ادب ہمیں قرآن مجید سے سیکھنے کو ملتا ہے چنانچہ پارہ 18 سورۂ نور کی آیت 63 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ ترجمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (پ۱۸، النور:۶۳)

صدرُالافاضِل حضرتِ علاّمہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نِدا کرے تو ادب وتکریم اور توقیر وتعظیم کے ساتھ آپ کے معظّم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ ومنکسرانہ (یعنی عاجزی بھرے) لہجہ میں "یَانَبِیَّ اللہ، یَارَسُوْلَ اللہ، یَاحَبِیْبَ اللہ" کہہ کر۔ (خزائن العرفان، ص۶۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا پکارنے کا انداز

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جب رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے ہم کلام ہوتے تو یوں عَرْض کیا کرتے:

۞ فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ (میرے ماں باپ آپ پر قربان)

(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۳۰۳/۷، رقم:۱۰۳۸۸)

۞ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ (یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر

قربان ہوں)(بخاری، کتاب الصوم باب الریان للصائمین، ۱/۶۲۵، رقم:۱۸۹۷)

۞ نیز آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی پکار کے جواب میں کہا کرتے:

لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ اَنَا فِدَاؤُكَ (یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ! آپ پر قربان جاؤں

میں خدمت میں حاضر ہوں)(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وامودۃ، ۶/۴۵۸، رقم: ۸۸۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یا رسول اللہ کیوں نہ کہا؟

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان نہ صرف خود سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو نہایت ادب سے پکارا کرتے تھے بلکہ انہیں یہ بھی گوارا نہ تھا کہ کوئی ان کے سامنے صرف نام لیکر حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو ندا کرے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: علمائے یہود میں سے ایک شخص سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ۔ میں نے اس کو زور کا دھکا دیا جس سے وہ گرتے گرتے بچا، کہنے لگا: تم نے مجھے دھکا کیوں دیا ہے؟ میں نے کہا: اس لئے کہ تم نے یارسول اللہ نہیں کہا۔

(مسلم،کتاب الحیض،باب بیان صفۃ منی الرجل والمرأۃ،ص۱۷۶،رقم:۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا انداز

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نبی کریم رء وف رحیم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے القابات یوں لکھے: حضورِ اقدس قاسِمُ النِّعَم، مالِکُ الْاَرض ورِقَابِ الْاُمَم، مُعْطِی، مُنعِم، قُثَم، قَیِّم، وَلِی، وَالِی، عَلِی، عَالِی، کاشِفُ الْکُرَب، رَافِعُ الرُّتَب، مُعِین کافِی، حَفِیْظِ وَافِی، شَفِیْع شَافِی، عَفُوّ عَافِی، غَفُور جَمِیْل، عَزِیز جَلِیل، وَهَّاب کریم، غَنِی عظیم، خَلیفۂ مُطْلَق حَضرَتِ رَبّ، مَالِکُ النَّاسِ ودَیَّانُ الْعَرَب، وَلِیُّ الْفَضْل جَلِی الْاَفْضَال، رَفِیْعُ الْمِثْل، مُمْتَنَعُ الْاَمْثَال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم و آلہ وصحبہ۔ (فتاوٰی رضویہ، ۱۴/ ۶۲۶)

امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کا معمول

شَیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا تذکرہ کرتے ہیں تو ایک ایک لفظ سے ادب واحترام جھلکتا ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ عُمُوماً ہم قافیہ القابات کے ساتھ پیارے پیارے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا ذکرِ مبارک کرتے ہیں، مثلاً:

❁ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ

وسلَّم ❁ **سرورِ کائنات**، شاہِ موجودات، محبوبِ ربُّ الْارضِ وَالسَّمٰوٰت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ❁ **سرکارِ دوعالم**، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ❁ رسولِ بے مثال، صاحبِ جُود ونَوال، حبیبِ ربِّ ذُوالجلال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ❁ رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ❁ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار، باذنِ پروردگار دوعالم کے مالِک ومختار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو پکارنا

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سب سے **افضل** ہیں حتی کہ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے **افضل** یا برابر بتائے، کافر ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۴۷) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی ادب واحترام کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے، مثلاً نام ذکر کرنے سے پہلے ''حضرت سیِّدُنا'' جبکہ نام کے بعد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (یعنی ہمارے نبی پر اور ان پر درود اور سلام ہوں) کہنا اور لکھنا چاہئے۔ مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے جو خاص القابات ہیں ان کے ناموں کے ساتھ وہ القاب ذکر کرنا بھی مناسب ہے، مثلاً حضرت سیِّدُنا آدم **صَفِیُّ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا نوح **نَجِیُّ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا ابراہیم **خلیلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا اسمٰعیل **ذبیحُ اللّٰہ** عَلٰی

نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ، حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ۔ جب ایک نبی کا ذکر ہوتو عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ، دو کا ذکر ہوتو عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِما الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور دو سے زیادہ کا ذکرِ خیر ہوتو عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کہنا اور لکھنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو پکارنا

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد ملائکۂ مرسلین اور سادات فرشتگانِ مقربین اور ان کے بعد صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بہت بلند مرتبے کے حامل ہیں اور کوئی ولی چاہے کتنے ہی بلند مقام تک کیوں نہ پہنچ جائے لیکن صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ہم مرتبہ ہرگز نہیں ہوسکتا (فتاویٰ رضویہ ۲۳/۳۵۴-۳۵۷)، فرمانِ مصطفیٰ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِی فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیفَہٗ میرے صحابہ کو برا نہ کہو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحُد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو بھی ان کے خرچ کئے ہوئے ایک مُد یا نصف مُد کے برابر نہیں پہنچے گا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی "لو کنت متخذا خلیلا"، ۲/۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳)

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مبارک نام سے پہلے "حضرت سیِّدُنا" اور اگر صحابیہ ہوں تو "حضرت سیِّدَتُنا" جبکہ نام کے بعد تعداد اور جنس کی مناسبت سے دعائیہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے، چنانچہ مرد صحابی ایک ہوں تو رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، دو

ہوں تو رضی اللہ تعالٰی عنہما جبکہ دو سے زیادہ ہونے کی صورت میں رضی اللہ تعالٰی عنہم ، خاتون صحابیہ ایک ہوں تو رضی اللہ تعالٰی عنہا ، دو ہوں تو رضی اللہ تعالٰی عنہما جبکہ دو سے زیادہ کے لئے رضی اللہ تعالٰی عنہن کہنا اور لکھنا چاہیے۔

مختلف صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ناموں کے ساتھ مخصوص القابات وخطابات کا استعمال بھی عین سعادت ہے مثلاً حضرت سیِّدُنا ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے صدیقِ اکبر، حضرت سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے فاروقِ اعظم، حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے ذُوالنُّورَین، حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجہَهُ الکریم کے لئے شیرِ خدا، حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے سیفُ اللہ وغیرہ۔

اگرچہ ہمارے معاشرے میں عُمُوماً رضی اللہ تعالٰی عنہ کا استعمال صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے لئے ہوتا ہے جبکہ ائمہ واولیاء کے لئے رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن یاد رکھئے کہ شرعی اعتبار سے رضی اللہ تعالٰی عنہ کا استعمال صحابی وغیر صحابی دونوں کے لئے جائز ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: فتاوی رضویہ ۲۳/۳۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کو پکارنا

بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کے ذکر میں بھی ادب واحترام کا لحاظ رکھنا

ضروری ہے چاہے وہ حیاتِ ظاہری سے متصف ہوں یا دنیا سے پردہ کر چکے ہوں۔ نام سے پہلے ''حضرت سیِّدُ نا'' جبکہ نام کے بعد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ وغیرہ دعائیہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے نیز مختلف بزرگانِ دین کے لئے مخصوص القاب کا لکھنا اور بولنا بھی عین سعادت ہے مثلاً: حضرت سیِّدُ نا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ، قطبِ ربانی، محبوبِ سبحانی حضرت سیِّدُ نا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی وغیرہ۔ جو بزرگانِ دین حیات ہوں ان کے لئے دَامَت بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ وغیرہ دعائیہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے۔ جب ایک بزرگ کا ذِکر ہو تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ، دو ہوں تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہما جبکہ دو سے زیادہ ہونے کی صورت میں رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہم، خاتون بزرگ ایک ہوں تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا، دو ہوں تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہما جبکہ دو سے زیادہ کے لئے رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہن کہنا اور لکھنا چاہیے۔ بُزُرگوں کے ناموں کے ساتھ دعائیہ کلمہ لکھنے میں یاد آنے پر ہم قافِیہ الفاظ استعمال کرنے سے تحریر وتقریر میں کشش پیدا ہوتی ہے مَثَلاً حضرتِ سیِّدُ نا علامہ شامی کے ساتھ ''قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی'' اور سَیِّدُ نا شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلوی کے ساتھ ''علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی''۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) علمائے کرام ومفتیانِ عظام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کو پکارنا

علمائے کرام ومفتیانِ عِظام اور قابلِ احترام دینی شخصیات سے ہم کلام

ہونے اور ان کا تذکرہ کرنے میں بھی ادب واحترام کو ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہے مثلاً یوں کہہ کر مخاطب کیجئے: حضرت! حضور! جناب وغیرہ، جس شخصیت کا لقب مشہور ہوا سے اس لقب سے بھی پُکارا اور لکھا جاسکتا ہے جیسے **میرے آقا حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا مشہور لقبِ مبارک ''اعلیٰ حضرت'' ہے، شہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی مصطفٰے رضا خان کا لقب ''مفتیِ اعظم ہند'' مفتی احمد یار خان کا لقب ''حکیم الامت'' اسی طرح بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتھم العالیہ کا مشہور لقب ''امیرِ اہلسنّت'' ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۶) دینی اساتذہ کو پکارنا

دینی استاذ رُوحانی باپ ہوتا ہے اس لئے ان کو بھی تعظیمی انداز سے استاذِ محترم، استاذ صاحب، یا اُستاذی کہہ کر پکارنا اور لکھنا چاہیے۔ **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: عِلْم حاصل کرو اور عِلْم کے لئے بردباری ووقار سیکھو، اور جس سے عِلْم حاصل کررہے ہو اس کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرو۔ (المعجم الاوسط، ٤ / ٣٤٢، حدیث: ٦١٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) سادات ِکرام کو پکارنا

حضرتِ مولانا نُور محمد علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اور حضرت مولانا سیِّد قناعت علی علیہ

رحمۃُاللہِ القوی یہ دونوں حضرات، مجدد ِدین وملت، **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت جیسے سچے عاشقِ رسول کی صحبتِ بابَرَکت میں رہ کر **علمِ دین** کی دولتِ بے بہا حاصل کر رہے تھے۔ **ایک مرتبہ** مولانا نور محمد علیہ رحمۃُاللہِ الصَّمَد نے سید صاحب کا نام لے کر اس طرح پکارا: ''قناعت علی، قناعت علی!'' جب **سیِّدُ السَّادات** علیہ الصلوۃ والسلام کے عاشقِ صادق کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارا نہ کیا کہ خاندانِ رسول کے **شہزادے** کو اس طرح نام لے کر پکارا جائے۔ فوراً مولانا نُور محمد صاحب کو بلوایا اور فرمایا: **''کیا سیِّد زادوں کو اس طرح پکارتے ہیں! کبھی مجھے بھی اس طرح پکارتے ہوئے سنا؟** (یعنی میں تو استاذ ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا)'' یہ سن کر مولانا نور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور نَدامت سے نگاہیں جھکالیں۔ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا: ''جائیے! آئندہ خیال رکھئے گا۔'' (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے والے آقا، دوعالَم کے داتا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہزادوں کو ادب سے پکارنا چاہئے، بعض علاقوں میں سیِّد زادوں کو ''شاہ صاحب، شاہ جی'' جبکہ باب المدینہ کراچی اور دیگر بعض جگہوں پر ''باپُو'' کہہ کر بلایا اور لکھا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) بوڑھے اسلامی بھائیوں کو پکارنا

اسلام ایک کامل واَکمل دین ہے جو ہمیں بُزرگوں کا اِحترام سکھاتا ہے۔

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو نوجوان کسی بزرگ کے سِن رَسِیدہ (یعنی بوڑھے) ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ۳/ ۴۱۱، حدیث: ۲۰۲۹)

بوڑھوں کو حسبِ رَواج وعُرف عزت سے پکارنا چاہئے مثلاً بعض علاقوں میں ''بابا جی''، ''بڑے میاں'' کہہ کر پکارنا مُرَوَّج ہے۔ اگر دادا، دادی یا نانا نانی حیات ہوں تو ان کو دادا حضور، دادا جان، دادا جی، نانا حضور، نانا جان، نانا جی وغیرہ کہہ کر پکارنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) ماں باپ کو پکارنا

والدین کا اِحترام کرنا، انہیں عزت سے پکارنا دونوں جہانوں میں ڈھیروں بھلائیاں پانے کا سبب ہے۔ والد صاحب کو حسبِ موقع اور حسبِ رَواج ابو جی، ابا حضور، بابا اور والدہ صاحبہ کو امی حضور، امی جان، امی جی وغیرہ کہہ کر پکارنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) رشتے داروں کو پکارنا

رشتے دار دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک وہ جو عمر میں ہم سے بڑے ہیں اور دوسرے وہ جن کی عمر ہم سے کم ہوتی ہے۔ بڑے رشتے داروں کو پکارنے کے لئے

مختلف زبانوں اور علاقوں میں مختلف الفاظ اور اَنداز رائج ہیں، ان میں سے جو اَدب کے زیادہ قریب اور شریعت کے مطابق ہوں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ انہیں اِختیار کرنا چاہیے۔ بعض علاقوں میں ماموں جان، چچا جان، بھائی جان وغیرہ بولا جاتا ہے۔

کم عمر رشتے داروں مثلاً چھوٹے بھائی بہن، بھانجے، بھتیجے نیز اپنی اولاد سے گفتگو اور انہیں پکارنے میں شفقت سے بھرپور اور مہذب انداز اپنانا اور ''آپ جناب'' سے بات کرنا نہ صرف بات کرنے والے کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے بلکہ یہ انداز بچوں کی تربیت میں بھی مُعاوِن ثابِت ہوتا ہے کیونکہ بچے عُمُوماً بڑوں کے اقوال وافعال سے اثر لیتے اور ان کی نقالی کرتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا طرزِ عمل کیا تھا اس روایت سے اندازہ لگایئے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے بیٹے!
(مسلم، کتاب الادب، باب جواز قولہ لغیر ابنہ یا بنی، ص۱۱۸۵، رقم:۲۱۵۱)

میاں بیوی کا ایک دوسرے کو پکارنا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1195 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت (جلد 3)'' کے صفحہ 657 پر ہے: عورت کو یہ مکروہ ہے کہ شوہر کو نام لے کر پکارے۔ (درمختار، ۹ / ۶۹۰) بعض جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ عورت اگر شوہر کا نام لے لے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ غلط ہے شاید اسے اس لیے گڑھا

ہو کہ اس ڈر سے کہ طلاق ہو جائے گی شوہر کا نام نہ لے گی ۔ (بہارِ شریعت،۳/۶۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے کی عورتیں تو اِس قدر حیاء دار ہوتی تھیں کہ اپنے شوہر کا نام لیتے ہوئے جِھجَکتی تھیں اور مُنّے کے ابُّو وغیرہ کہتی تھیں ۔مگر اب تو بِلا تکلُّف ''میرے میاں''''میرے شوہر'' ''میرے ہَزبَینڈ''(**Husband**) کہتی ہیں۔ اور مرد بھی میرے بچّوں کی امّی وغیرہ کہنے کے بجائے ''میری بیوی'' ''میری وائف'' میری گھر والی کہتے ہیں، اپنے بچّوں کے ماموں کا تعارُف کروانے کا کافی شوق دیکھا گیا ہے۔اگرچِہ وہ کزن ہو تب بھی بلاضَرورت صرف ''سالا'' کہہ کر تعارُف کروائیں گے۔ غالبًا حَظِ نفس کیلئے ایسا کیا جاتا ہوگا۔کوشش فرمایئے کہ مُہَذَّب اَلفاظ زَبان پر آئیں، ہاں، ضَرورتاً بیوی یا شوہر وغیرہ کا رِشتہ بتانے میں حَرَج بھی نہیں ۔(باحیا نوجوان،ص ۳۹)

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں دیگر معاشرتی اور اخلاقی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس حوالے سے بھی تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے،امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے **''72 مَدَنی انعامات''** میں سے ایک مَدَنی انعام اس بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **''مَدَنی انعامات''** کے صفحہ 4 پر مدنی انعام نمبر **7** ہے: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر بھی) ہر چھوٹے بڑے حتیٰ کہ والدہ (اور

اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امی) کو بھی **تُو** کہہ کر مخاطب کیا یا **آپ** کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دورانِ گفتگو **ہیں** کہہ کر بات کی یا **جی** کہہ کر؟ (آپ کہنا، جی کہنا درست جواب ہے)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱) ہم عمر اسلامی بھائیوں کو پکارنا

خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ترجمۂ کنز الایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔ (پ۲۶،الحجرات:۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والا مسلمان چاہے اس سے ہماری کوئی واقفیت یا رشتے داری نہ ہو لیکن مسلمان ہونے کے باعث وہ ہمارا اسلامی بھائی ہے لہٰذا اسے پُکارتے اور اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے نام کے ساتھ ''بھائی'' کہنا مناسب ہے جیسا کہ احمد رضا بھائی، حسن بھائی وغیرہ۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں یہی طریقہ کار رائج ہے۔ ناواقف مسلمان کو بھائی کہنا صرف نوکِ زبان تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ کوشش کر کے اپنے دل میں بھی اس کے لئے بھائی چارے کے جذبات اجاگر کرنا اور اس کے خوشی وغم کو اپنا خوشی وغم سمجھنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بلاضرورت دو تین نام ملا کر نہ رکھیں

پاک و ہند کے بعض علاقوں میں والد کے نام کو بیٹے کے نام کا حصہ بنایا جاتا ہے جیسے محمد عارِف جُنید، ایسے عُرْف پر عمل کرنے میں حرج نہیں لیکن غیر ضروری طور پر دو یا تین ناموں پر مشتمل ایک نام نہ رکھا جائے، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: دو دو تین تین ناموں پر مشتمل نام رکھنا جیسے محمد علی حسین اس کا بھی رَواجِ سَلَف (یعنی بزرگوں میں رواج) کبھی نہ تھا سادے ایک لفظ کے نام ہوتے تھے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام رکھنے میں مذکر اور مونث کا بھی خیال رکھیں

بعض اوقات لڑکے کا نام لڑکیوں والا اور لڑکی کا نام لڑکوں والا رکھ دیا جاتا ہے، نام ایسا ہو جسے سُنتے ہی معلوم ہو جائے کہ یہ لڑکی کا نام ہے یا لڑکے کا! مثلاً لڑکی کے لئے خدیجہ اور لڑکے کے لئے قاسم نام رکھا جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیر مسلموں کے لئے مخصوص نام نہ رکھئے

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: مسلمان کو ممانعت ہے کہ کافروں کے نام رکھے "کَمَا صَرَّحُوْا بِهٖ فِي التَّسَمِّي بِيُوْحَنَّا" وغیرہ (جیسا کہ یُوحَنَّا نام رکھنے

کے متعلق فقہاء نے تصریح فرمائی ہے۔ت)(فتاویٰ رضویہ،۲۳/۲۶۰)ایک اور جگہ نقل کرتے ہیں: ناموں کی ایک قسم کفار سے مُخْتَصّ ہے جیسے جِرْجِس، پُطْرُس اور یُوحَنّاوغیرہ لہٰذا اِس نَوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں کیونکہ اس میں کفار سے مشابہت پائی جاتی ہے۔و اللّٰہ تعالٰی اعلم (ت)(فتاوی رضویہ،۲۴/۶۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرے نام کا اثر

امیر المومنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص سے اس کا نام دریافت فرمایا: کہنے لگا: میرا نام جَمْرَہ (چنگاری) ہے،فرمایا: کس کا بیٹا؟ کہا: اِبنِ شِھَاب (آتش پارہ) کا،فرمایا: کن لوگوں میں سے ہے؟ کہا: حُرَقَہ (سوزش) میں سے، فرمایا: تیرا وطن کہاں ہے؟ کہا: حَرَّةُ النَّار (آگ کی تپش) میں،فرمایا: اس کے کس مقام پر؟ کہا: ذَاتِ لَظٰی (شعلہ وار) میں،فرمایا: اپنے گھر والوں کی خبر لے سب جل گئے،تو ویسا ہی ہوا جیسا حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا تھا(یعنی اس نے سارا کنبہ جلا ہوا پایا)۔

(مؤطا امام مالك، كتاب الاستئذان، باب مايكره من الاسماء، ۲/ ۴۵۴،حديث :۱۸۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے نام والے سے کام لیا

سیِّدِ عالَم ،نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک دن ایک اونٹنی منگوائی

اور فرمایا: اسے کون دَوہے (یعنی دودھ نکالے) گا؟ ایک شخص نے عَرض کی: میں۔ دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: مُرَّةٌ (یعنی کڑوا)۔ فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ نام پوچھا تو اس نے اپنا نام جَمْرَةٌ (یعنی انگارہ) بتایا۔ اسے بھی بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ اب حضرت سیِّدُنا یَعِیش غِفاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوئے اور دریافت کرنے پر اپنا نام یَعِیش (یعنی زندگی گزارنے والا) بتایا تو ارشاد ہوا: تم اونٹنی کو دَوہو (یعنی اس کا دودھ نکالو)۔ (المعجم الکبیر، ۲۲/ ۲۷۷، حدیث: ۷۱۰)

قاضی سلیمان بن خلف الباجی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: نبی پاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے دو افراد کو اونٹنی کا دودھ دوہنے سے روک دیا اور یَعِیش نام کے شخص کو اس کی اجازت عطا فرمائی تو یہ بدشگونی کے باب سے نہیں ہے یہ تو صرف نام کو اچھا یا برا جاننے کے معنٰی میں ہے۔ اچھا نام پسند کرنا ایسے ہی ہے جیسے بدصورت عورت پر خوبصورت کو پسند کرنا، میلے کپڑوں کے مقابلے میں صاف ستھرے کپڑوں کو اِختیار کرنا اور جمعہ اور عیدوں میں اچھی ہیئت اور عمدہ خوشبو پسند کرنا تو معلوم ہوا کہ اسلام خوبصورتی کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ تو زینت اختیار کرنے کو جائز قرار دیتا ہے اور ناموں وغیرہ میں عمدگی کو پسند کرتا ہے۔

(المنتقی شرح مؤطا امام مالک، ۹/ ۴۵۷، ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام تبدیل فرمادیا کرتے

کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے بہت سے نام تبدیل فرمادیئے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ بن عبد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس جب کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپ کو ناپسند ہوتا، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم اس کا نام تبدیل فرمادیتے تھے۔ (جمع الجوامع، ٤٢١/٥، حدیث: ١٦١٥١) عظیم محدِّث حضرتِ امام ابوداؤد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے عاص (گنہگار)، عَزِیْز (غالب، طاقتور)، عَتَلَة (شدت اورسختی)، شَیْطَان (ہلاک ہونے والا، بھلائی سے دور)، حَکَم (دائمی حکومت والا)، غُرَاب (کوا، دور نکل جانے والا) اورحُبَاب (شیطان کا نام، سانپ کی ایک قسم) کے نام تبدیل فرمادیئے، شِہَاب (آگ کا شعلہ) کا نام ہِشَام (سخاوت)، حَرْب (جنگ) کا نام سَلْم (صلح) اور مُضْطَجِع (لیٹنے والا) کا نام مُنْبَعِث (اٹھنے والا) رکھا۔

(ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ٣٧٦/٤، تحت الحدیث: ٤٩٥٦)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کیونکہ عَاص مخفَّف ہے عاصی کا، جس کے معنٰی ہیں گنہگار، اِطاعتِ اِلٰہی سے علیحدہ، یہ مؤمن کی شان نہیں، مؤمن اِطاعت شِعار ہوتا ہے۔ عَتَلَہ بنا ہے عَتْلٌ سے بمعنٰی سختی، شدّت، رب تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ﴿۱۳﴾ (ترجمہ کنز الایمان: درشت خُو اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں

خطا(پ ۲۹، القلم:۱۳))، اب ایک مضبوط اوزار کو عَتَلَہ کہتے ہیں جس سے دیوار وغیرہ کھودی جاوے (یعنی کُدال) مسلمان سخت نہیں ہوتا، نیز عَزِیْز اَسماءِ الٰہیہ میں سے ہے، عزت سے بنا ہے، مسلمان میں فروتنی عجز و نیاز چاہیے۔ شَیْطان لقب ہے ابلیس کا، بنا ہے شَیْطٌ سے بمعنٰی جلنا، ہلاک ہونا یا شَطْنٌ سے بمعنٰی بھلائی سے دوری۔ حَکَم صفتِ مشبّہ حکومت یا حُکْم کا بمعنٰی دائمی حکومت والا، یہ رب تَعَالٰی عَزَّوَجَلّ کی صفت ہے۔ غُرَاب بنا ہے غُرْبٌ سے بمعنٰی دُوری، یہ نام ہے کوے کا کہ وہ بہت دور نکل جاتا ہے۔ حُبَاب شیطان کا نام بھی ہے اور ایک قسم کے سانپ کو بھی کہتے ہیں لہٰذا یہ نام بھی منحوس ہے اور شِہَاب آگ کے شعلہ کو بھی کہتے ہیں اور ٹوٹے ہوئے تارے کو بھی جس سے شیاطین کو بھی مارا جاتا ہے مگر یہاں ''مرقات'' نے فرمایا کہ اگر شہاب کو دین کی طرف مضاف کردیا جائے اور نام ہو شِہَابُ الدِّیْن تو کراہت قطعاً نہیں بلاکراہت جائز ہے (مرقاۃ، ۸/ ۵۳۰)، کہ اب یہ فاسد معنٰی نکل گئے (اور معنٰی ہوگئے) چمکدار، لہٰذا کراہت نہ رہی۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۴۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

بُرے نام کو بدل دیتے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُرے نام کو بدل دیتے تھے۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء في تغيير الاسماء، ۴/ ۳۸۲، حدیث: ۲۸۴۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی حضورِ انور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم انسانوں کے، جانوروں کے بلکہ شہروں بستیوں کے بُرے نام بدل کر اچھے نام رکھ دیتے تھے، چنانچہ ایک شخص کا نام تھا ''اَسْوَد (یعنی کالا)'' حضورِ انور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے اس کا نام اَبْیَض (یعنی سفید) رکھا، مدینہ منورہ کا نام یَثْرَب (ویرانہ، خارزار) تھا حضورِ انور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے اس کا نام مدینہ (جمع ہونے کی جگہ)، طَیِّبَہ (بہتر مٹی والا شہر، آفات سے محفوظ شہر)، اَبْطَح (کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو)، بَطْحَہ (کشادہ زمین) وغیرہ رکھے۔ کفار کے لئے برعکس عمل تھا چنانچہ ''اَبُوالْحَکَم'' (دانائی والا) نام تھا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے ''ابوجَہل'' (جہالت والا) رکھا۔

(مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وہ بعض نام جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تبدیل فرمادیئے

﴿۱﴾ ایک صحابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے جن کے چہرے پر زخم کا نشان تھا، رسولِ ثَقَلَین، سلطانِ کونَین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے نام پوچھا۔ انہوں نے عَرْض کی: مُنْذِرْ (ڈرانے والا) ۔ فرمایا: تم اَشَج (زخمی پیشانی والا) ہو۔

(اسد الغابۃ، ۲/۸۹، رقم: ۱۲۹۷)

﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا بَشِیر بِن خَصَاصِیَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام ''زَحْم''

(رکاوٹ ڈالنے والا) تھا، بَشِیر (خوشخبری دینے والا) نام رکھا۔

(اسدالغابة،۲۸۹/۱،رقم:۴۵۵)

﴿۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا سِراج رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام فَتْح (کامیابی) تھا، بدل کر سِراج (چراغ) رکھا۔(الاستیعاب،۲۴۲/۲،رقم:۱۱۳۶)

﴿۴﴾ ایک صحابی کا نام پہلے ''اَسْوَد (کالے رنگ والا)'' تھا، بدل کر اَبْیَض (گورے رنگ والا) رکھا۔(جمع الجوامع،مسند سهل بن سعد،۴۳۹/۱۴،حدیث:۱۱۳۴۳)

﴿۵﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْیَمان بِشْر یابَشِیر بِن عَقْرَبَہ جُھَنِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نام پوچھا تو عَرْض کی: بَحِیر (عِلْم، مال میں زیادتی والا)۔ فرمایا: نہیں بلکہ تمہارا نام بشیر (خوشخبری دینے والا) ہے۔(الاصابة،۴۳۴/۱،رقم:۶۷۱)

﴿۶﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوعِصام بَشِیر حارِثی کَعْبِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام اَکْبَر (سب سے بڑا) تھا۔ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم بَشِیر (خوشخبری دینے والا) ہو۔(اسد الغابة، ۲۸۸/۱،رقم:۴۵۴)

﴿۷﴾ حضرتِ سیِّدُنا بَکْر بِن جَبَلَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام پہلے عَبْد عَمْرو (عمرو کا بندہ) تھا، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام بَکْر رکھا۔(جمع الجوامع،مسندبکربن جبلة الکلبی،۱۵۵/۱۴)

﴿۸﴾ حضرتِ سیِّدُنا بَکْر بِن حَبِیب حَنَفِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا پہلا نام

بَرْبَرْ (فضول باتیں کرنے والا) تھا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام بَرْبَرْ سے بدل کر بکُر رکھا۔

(الاصابة، ۱/۴۵۳، رقم:۷۲٦)

﴿۹﴾ حضرتِ سیِّدُنا حَبِیْب بن حَبِیْب بِن مَرْوَان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بطورِ وفد نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان کا نام دریافت فرمایا، انہوں نے بتایا: بَغِیْض (قابل نفرت) حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: تم حَبِیْب (قابل محبت، دوست) ہو۔ اس کے بعد ان کو حَبِیْب کہا جاتا تھا۔ (اسد الغابة، ۱/۳۰۰، رقم:۴۸۱)

﴿۱۰﴾ حضرتِ سیِّدُنا ذُؤَیب بِن شَعْثَنْ/شعثم تَمِیْمِی عَنْبَرِیْ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا: انہوں نے عَرْض کی: اَلْکُلَاحِ۔ (تُرش رُو) نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: تمہارا نام ''ذُؤَیب'' (بالوں والا) ہے۔ ان کے لمبے لمبے گیسو تھے۔ (اسد الغابة، ۲/۲۱۸، رقم:۱۵٦٦)

﴿۱۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو اَثِیْلَہ راشد بن حَفْص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام ظالم (ظلم کرنے والا) تھا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے راشد (ہدایت یافتہ) نام رکھا۔ (اسد الغابة، ۲/۲۲۰، ۲۲۱، رقم:۱۵٦۹)

﴿۱۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا راشد بن شِہَاب بن عَمْرو رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام قِرضاب

(کھانے میں حریص) تھا، محسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام راشد (ہدایت یافتہ) رکھا۔ (اسد الغابۃ، ۲/۲۲۱، رقم: ۱۵۷۰)

﴿۱۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو مُکْنِف زید الخیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام "زیدالخیل" (بڑائی، خود پسندی میں بڑھنے والا) سے بدل کر "زیدالخیر" (بھلائی اور نیکی میں بڑھنے والا) رکھا۔ (الاستیعاب، ۲/۱۲۷، رقم: ۸۶۶)

﴿۱۴﴾ حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بِن قَیس عَنَزِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ عَرْض کی: سعدالخیل (گھوڑوں میں بَرَکت والا) فرمایا: بلکہ تم سعدالخیر (نیکی میں بَرَکت والا) ہو۔ (الاصابۃ، ۳/۶۰، رقم: ۳۱۹۹)

﴿۱۵﴾ ابوداود شریف میں ہے کہ ایک صاحب کا نام حرب (جنگ) تھا، سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کا نام سَلْم (امن) رکھا۔

(ابو داوٗد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ۴/۳۷۶، حدیث: ۴۹۵۶)

﴿۱۸﴾ غزوۂ خندق کے موقع پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے خندق کی کھدائی لوگوں میں بانٹ دی، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم بھی ان کے ساتھ مصروفِ کار رہے، ان صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم میں جُعَیْل (بدشکل اور سیاہ آدمی) نامی ایک صاحب بھی تھے، جنابِ رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کا نام "عَمْرو" رکھا۔ (اسد الغابۃ، ۱/۴۲۵، رقم: ۷۶۶)

﴿۲۰﴾حضرتِ سیِّدُنا شَرِیْد بِن سُوَید ثَقَفِیّ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام مالک (ملکیت والا) تھا، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے بدل کر شَرِیْد (دوڑ کر آنے والا) رکھا، بیعتِ رضوان کے شرکاء میں سے ہیں۔

(اسد الغابة، ۲/۵۹۹، رقم: ۲٤۳۰)

﴿۲۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللّٰہ کَثِیر بِن صَلْت بِن مَعْدِیکَرِب کِنْدی رضی اللہ تعالٰی عنہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے عہد مبارک میں پیدا ہوئے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام قلیل تھا، نَبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام کثیر رکھا۔ (اسد الغابة، ٤/٤۸۵، رقم: ٤٤۲٤)

﴿۲۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہن اُمِّ عاصم کا نام عَاصِیَہ (نافرمان عورت، گنجان درخت) تھا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام جَمِیْلَہ (فضلِ خدا سے نیکیاں کرنے والی، خوبصورت) رکھا تھا۔ (اسد الغابة، ٤/٤۸۵، رقم: ٤٤۲٤)

﴿۲٤﴾ حضرتِ سیِّدُنا کثیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام قلیل (کوتاہ و دبلے جسم کا آدمی) تھا، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام کثیر (وافر، زیادہ) رکھا۔ (اسد الغابة، ٤/٤۸۳، رقم: ٤٤۱۹)

﴿۲۵﴾ حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن عبد اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے نام دریافت فرمایا تو عرض کی: شِہَاب (آگ کا شعلہ) بن خَرْفہ۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (ان کا اور ان کے والد کا نام تبدیل کر دیا اور) ارشاد

فرمایا: تم مُسلِم (سلامتی والے) بن عبد اللّٰہ ہو۔ (اسدالغابۃ،۲/۶۱۰، رقم:۲۴۵۳)

﴿۲۶﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُطِیع بِنُ اسد بن حارثہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا نام عاص (نافرمان) تھا، شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام مُطِیع (فرمانبردار) رکھا۔

(مسندامام احمد، حدیث مطیع بن اسود، ۵/۲۵۳، حدیث:۱۵۴۰۸)

﴿۲۷﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے پاس ایک صاحب آئے، آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ وہ بولے: نکِرَہ (اجنبی)۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: بلکہ تم معروف (مشہور) ہو۔ (الاصابۃ،۶/۱۴۲، رقم:۸۱۵۲)

﴿۲۸﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُہَاجِرِبنُ اَبُو اُمَیَّہ بِن مُغِیرَہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں، اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کے سگے بھائی تھے، آپ کا نام ولید (ابھی ابھی پیدا شدہ، نوکر) تھا۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے یہ نام ناپسند فرمایا اور ان کا نام مُہَاجِر (ہجرت کرنے والا) رکھا۔

(اسدالغابۃ، ۵/۲۹۲، رقم:۵۱۲۷)

﴿۲۹﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز بن بَدْر بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں اپنی قوم کے قاصد بن کر آئے، آپ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ عَرض کی: عبدُ الْعُزّٰی (عزی

''کفار کے بت کا نام'' کا بندہ)۔سرکارِ دوعالم،نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام بدل کر''عبدُ الْعَزِیْز''(غالب وطاقتور کابندہ) رکھ دیا۔

(الاستیعاب،۳/۱۲۷،رقم:۱۷۱۹)

﴿۳۰﴾حضرتِ سیِّدُ ناابُوالْمُطَرِّف سُلَیْمَان بِن صَرَد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کانام قبل از اسلام یَسار(خوشحالی،فراخی) تھا،رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کانام سلیمان رکھا۔(الاستیعاب،۲/۲۱۰،رقم:۱۰۶۱)

﴿۳۱﴾حضرتِ سیِّدَتُنا حَسَّانَہ مُزَنِیَّہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کانام جَثَّامَہ(سست وکاہل) تھا،آپ اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃُ الْکُبْرٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کی سہیلی تھیں،صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے حَسَّانَہ(بہت حسین وجمیل)نام عطا فرمایا۔(اسدالغابۃ،۷/۷۳،رقم:۶۸۴۲)

﴿۳۲﴾حضرتِ سیِّدَتُنا عُنْقُوْدَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کانام عِنَبَہ(انگور) تھا، مالکِ کوثر وجنت،محبوبِ ربّ العزت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کانام ''عُنْقُوْدَہ''(خوشۂ انگور) رکھا۔(اسدالغابۃ،۷/۲۲۶،رقم:۷۱۴۷)

﴿۳۳﴾حضرتِ سیِّدَتُنامُطِیْعَہ بِنْت نُعْمَان بِنْ مَالِک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کانام عَاصِیَہ (نافرمان) تھا،رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کانام''مُطِیْعَہ''(فرمانبردار) رکھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد،۸/۲۶۴،رقم:۴۳۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اب تک سختی پائی جاتی ہے

نام شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ حضرت سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ میرے دادا رسولِ اکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا: حَزْن۔ فرمایا: ''تم سہل ہو۔'' انہوں نے جواب دیا: جو نام میرے باپ نے رکھا ہے، اسے نہیں بدلوں گا۔ حضرت سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں: اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب تحویل الاسم ۔۔الخ، ۴/۱۵۳، حدیث:۶۱۹۳)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے اِس حدیثِ پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے، اس سے حاصل ہونے والے مَدَ نی پھول پیشِ خدمت ہیں: ۞ ''حَـزْن'' ''ح'' کے فتحہ سے سخت زمین اور سخت دل انسان۔ ''حُـزْن'' ''ح'' کے پیش سے رنج وغم۔ ''سَہْل'' ''سین'' کے فتحہ ''ہ'' کے سکون سے، نرم زمین اور نرم دل انسان۔ آسانی ونرمی کو بھی ''سہل'' کہتے ہیں، چونکہ حزن کے معنی اچھے نہیں اس لیے آپ (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) نے تبدیلی نام کا مشورہ دیا۔ ۞ خیال رہے کہ یہ حضور (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کا مشورہ تھا اَمْر (یعنی حکم) نہ تھا۔ اس لیے حضور (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) نے کچھ ارشاد نہ

فرمایا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم) کا مشورہ قبول کرنا مستحب ہے واجب نہیں، لہٰذا اس عَرض پر اعتراض نہیں۔ ❁ حزن (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے بیٹے مسیّب (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ہیں اور مسیّب (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے بیٹے سعید بن مسیّب (رضی اللہ تعالٰی عنہما) ہیں، سعید (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کہتے ہیں کہ دادا کا اثر ہم پوتوں تک باقی رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بُرے ناموں کا بُرا اثر ہوتا ہے اور کبھی ایک شخص کی غلطی سے پورے خاندان پر بُرا اثر ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۴۲۴، ۴۲۵)

مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی مندرجہ بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: ''حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا یہ نام بدلنا اِستحباباً (یعنی بطور مستحب) تھا اور تفاؤل (نیک فال) کے طور پر تھا۔ کسی کا نام رکھنے میں لغوی معنی کے ساتھ مناسبت کا لحاظ نہیں ہوتا اور اس واقعہ میں حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی بات نہ ماننے کا اثر پڑا۔'' (نزہۃ القاری، ۵/۵۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن ناموں سے اپنی تعریف نکلتی ہو وہ نہ رکھے جائیں

ایسے نام جن میں تزکیۂ نفس اور خودستائی (یعنی اپنی تعریف) نکلتی ہے، ان کو بھی حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بدل ڈالا بَرّہ (نیک، صالحہ) کا نام زَینب (ایک حسین خوشبودار پودا) رکھا اور فرمایا کہ ''اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرو۔''

(مسلم،کتاب الاداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح، ص۱۱۸۲، حدیث:۲۱۴۲ ملخصًا) شمس الدین (دین کا سورج)، زین الدین (دین کی زینت)، محی الدین (دین کو زندہ کرنے والا)، فخر الدین (دین کا فخر)، نصیر الدین (دین کا مددگار)، سراج الدین (دین کا چراغ)، نظام الدین (دین کا نظام)، قطب الدین (دین کا محور و مرکز) وغیرہا اسما جن کے اندر خودستائی اور بڑی زبردست تعریف پائی جاتی ہے نہیں رکھنے چاہئیں۔ رہا یہ کہ بزرگانِ دین وائمہ سابقین کو ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے! تو یہ جاننا چاہیے کہ ان حضرات کے نام یہ نہ تھے بلکہ یہ ان کے اَلقاب ہیں کہ جب وہ حضرات مَراتبِ عِلّیہ (بلند مرتبے) اور مَناصبِ جَلیلہ پر فائز ہوئے تو مسلمانوں نے ان کو اس طرح کہا اور یہاں ایک جاہل اور اَن پڑھ جو ابھی پیدا ہوا اور اس نے دین کی ابھی کوئی خدمت نہیں کی اتنے بڑے بڑے الفاظِ فَخِیْمَہ (وزنی الفاظ) سے یاد کیا جانے لگا۔ امام مُحْیُّ الدِّیْن نَوَوِی رَحِمَہُ اللہ تعالٰی باوجود اس جلالتِ شان کے ان کو اگر مُحْیُّ الدِّیْن (دین کو زندہ کرنے والا) کہا جاتا تو انکار فرماتے اور کہتے کہ جو مجھے مُحْیُّ الدِّیْن نام سے بلائے اس کو میری طرف سے اجازت نہیں۔ (بہارشریعت، ۳/۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

امیرِ اہلِ سنت کا خود کو فقیرِ اہلسنّت کہنا

بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت

برکاتہم العالیہ کولوگ ''امیرِ اَہلسنّت'' کہتے ہیں لیکن آپ مدظلہ العالی بطورِ عاجزی خود کو ''فقیرِ اَہلسنّت'' کہتے ہیں اور اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں کہ ''میں اَہلسنّت میں نیکیوں کے معاملے میں سب سے زیادہ مفلس ہوں۔'' حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی حکمت وتربیت نے لاکھوں بدکاروں کو نیکوکار بنادیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرَّہ نام تبدیل کرکے جُوَیرِیَہ رکھا

حضرتِ سیِّدَتُنا جویریہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کا نام پہلے بُرَّہ (نیکی کرنے والی) تھا سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کا نام بدل کر جُوَیریہ رکھ دیا، آپ ناپسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بُرَّۃ یعنی فلاں برہ کے پاس سے چلا گیا۔

(مسلم،کتاب الآداب،باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن،ص ۱۱۸۲،حدیث: ۲۱٤۰)

قاضی سلیمان بن خلف الباجی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی **فرماتے ہیں:** کسی نام کے ممنوع ہونے کی دو وجوہات ہوتی ہیں یا تو اس میں تزکیۂ نفس ہوگا یا اس کے لفظ میں کوئی خرابی پائی جاتی ہوگی جیسا کہ ''خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بُرَّۃ یعنی فلاں برہ کے پاس سے چلا گیا'' میں ہے۔(المنتقی شرح مؤطا امام مالك، كتاب الجامع، باب مایکرہ من الاسماء،۹/ ٤۵۵،ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن ناموں میں کم تزکیہ ہو وہ رکھ سکتے ہیں

رُوح المعانی میں ہے: ظاہر یہ ہے کہ جن ناموں میں تزکیہ ہوتا ہے وہ مکروہ اس صورت میں ہوں گے جب کہ ان میں تزکیہ بہت زیادہ محسوس ہو مثلاً جب نام کی حدیث میں ممانعت آئی اس سے پہلے بھی تزکیہ پر اس کی دلالت واضح ہو اور وہ تزکیہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہو لہٰذا جن ناموں میں تعریف بہت زیادہ محسوس نہ ہو جیسا کہ سعید (بَرَکت والا، سعادت مند، یہ ایک صحابی کا نام بھی ہے) اور حَسَن (اچھا، جو نواسۂ رسول کا نام ہے) تو ایسے نام رکھنا مکروہ نہیں۔ (تفسیر روح المعانی، جزء۲۷، ص ۹۱)

اس طرح کے کئی نام ہیں جو حضورِ انور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم نے رکھے حالانکہ ان میں تزکیہ کا پہلو پایا جاتا ہے، چنانچہ

﴿۱﴾ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو گھٹی دی، ان کا نام ان کے نانا حضرت اَسعد بن زُرارہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام پر اَسعد رکھا، ان کی کنیت بھی نانا کی کنیت پر رکھی اور انہیں بَرَکت کی دعا دی۔ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ۱۰۰ھ میں 92 سال سے زیادہ عمر پا کر فوت ہوئے۔ (الاستعیاب، ۱/۱۷۶، رقم: ۳۳، الاصابۃ، ۱/۳۲۶، رقم: ۴۱۴)

﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا زاہد رضی اللہ تعالٰی عنہ کا شمار یَمَنی صحابہ میں ہوتا ہے

آپ فارسی تھے، آپ کا نام یزید (ظالم، سخت دل) تھا، حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام زاہد (عبادت گزار، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والا) رکھا۔ (الاصابة، ٦/٥٢٩، رقم: ٩٣٣٦)

﴿۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو ھُوْد سَعِید بِن یَرْبُوْع رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام ''صُرْم'' (بے برکت) تھا، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام ''سعید'' (بَرَکت والا) رکھا۔ (اسد الغابة، ٢/٤٧٠، رقم: ٢١٠٢)

﴿٤﴾ حضرتِ سیِّدُنا عُفَیْف رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام عازِب (غیر شادی شدہ) تھا، نبیِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام ''عُفَیْف'' (عفیف (پاکدامن) کی تصغیر) رکھا۔

(الاصابة، ٤/٤٢٧، رقم: ٥٦٠٤)

﴿۵﴾ حضرتِ سیِّدُنا عَاقِلُ بِنُ الْبُکَیْر رضی اللہ تعالٰی عنہ قدیم الاسلام مہاجر صحابی ہیں، دارِ ارقم میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے اور مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم سے شرفِ بیعت رکھنے والے ہیں، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام غافِل (غفلت والا) تھا، جب اسلام قبول کیا تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام ''عاقِل'' (عقلمند) رکھا۔

(الاصابة، ٣/٤٦٦، رقم: ٤٣٧٩)

﴿۶﴾ مُطِیع بِن اَسْوَد کا نام عَاصِیُ (نافرمان) تھا، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام مُطِیع (فرمانبردار) رکھا۔

(اسدالغابة، ٤/٤٨٥، رقم:٤٤٢٤)

﴿۷﴾ بنوغفار کے ایک شخص نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے پاس آئے، آپ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے عَرْض کی: مُہان (معمولی انسان)۔ رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: بلکہ تم مُکَرَّم (عزت والا) ہو۔

(اسدالغابة، ٥/٢٧١، رقم:٥٠٧٥)

﴿۸﴾ حضرتِ سیِّدُنا هِشَام بِن عَامِر بِن اُمَيَّه رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما کا نام دورِ جاہلیت میں شہاب (آگ کا شعلہ) تھا، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے بدل کر "هِشَام" (سخاوت) رکھ دیا۔

(اسدالغابة، ٥/٤١٩، رقم:٥٣٧٢)

﴿۹﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کا نام بُرّہ (نیکی) تھا، سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام میمونہ (مبارک، نیک بخت) رکھا۔ (الاستیعاب، ٤/٤٦٨، رقم:٣٥٣٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

تین قسم کے نام نہ رکھیں

شارِحِ بخاری علامہ ابن حجر رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فتح الباری میں امام طبری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کے حوالے سے نَقل کرتے ہیں:

ایسا نام نہیں رکھنا چاہیے (۱) جس کے معنی برے ہوں یا (۲) اس میں تزکیہ نفس ہو یا (۳) اس میں سَبّ (گالی، اہانت، عیب) کا معنی ہو (علامہ ابن حجر فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: تیسری بات پہلی سے اخص (یعنی زیادہ خاص) ہے) اگرچہ نام لوگوں کے لیے علامت ہوتے ہیں ان کے ذریعے صفت کی حقیقت مقصود نہیں ہوتی لیکن کراہت کی وجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اس کا نام سنے گا تو گمان کرے گا کہ اس شخص کے اندر یہ صفت موجود ہے۔

یہی وجہ ہے کہ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی شخص کے نام کو ایسے نام سے تبدیل فرما دیتے کہ جب اسے اس نام سے بلایا جائے تو وہ نام اس پر صادق آئے، سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے متعدد نام تبدیل فرمائے اور جو بھی تبدیل فرمائے وہ اس طور پر تبدیل نہیں فرمائے کہ ان ناموں کو رکھنا منع ہے بلکہ اس طور پر کہ انہیں بدل دینا بہتر ہے، نام اس لئے نہیں رکھا جاتا کہ مذکورہ شخص میں یہ وصف بھی موجود ہے بلکہ اسے دوسروں سے الگ پہچان دینے کے لئے نام رکھا جاتا ہے اسی وجہ سے مسلمان بُرے شخص کا نام ''حَسَن (یعنی اچھا)'' اور گنہگار شخص کا نام ''صالح (یعنی نیک)'' رکھنے کو

جائز قرار دیتے ہیں اور اس پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ جب حضرت حزن[1] رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنا نام ''سہل'' سے نہیں بدلا تو نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ان پر ''سہل'' نام رکھنا لازم نہیں کیا، اگر یہ نام رکھنا ان پر لازم ہوتا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ان کی یہ بات کہ ''میں اپنے والد کا رکھا ہوا نام نہیں بدلوں گا'' ہرگز قبول نہ فرماتے۔ (فتح الباری لابن حجر، کتاب الادب ، باب تحویل الاسم الی اسم، ۱۱ / ۴۸۶، تحت الحدیث: ۶۱۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ نام رکھنا بہتر نہیں ہے

حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے غلام کا نام نہ یَسَار رکھو، نہ رَبَاح، نہ نَجِیح اور نہ اَفْلَح، کیونکہ تم پوچھو گے کہ کیا وہ یہاں ہے؟ نہیں ہوگا تو جواب آئے گا: نہیں۔ (مسلم، کتاب الآداب، باب کراھۃ التسمیۃ بالاسماء القبیحۃ، ص ۱۱۸۱، حدیث: ۲۱۳۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: غلام سے مراد مطلقًا لڑکا ہے، خواہ بیٹا ہو یا غلام یا کوئی اور وہ جس کا نام رکھنا ہمارے قبضہ میں ہو، نہی تنزیہہ کی ہے یعنی یہ نام بہتر نہیں۔ یَسَار

مدینہ

[1]: حضرتِ سیدنا حزن رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مکمل واقعہ اسی کتاب کے صفحہ 95 پر ملاحظہ کیجئے۔

کے معنی ہیں: فراخی، عُسْر (تنگ دستی) کا مقابل۔ رَبَاح کے معنی ہیں: نفع، خسارہ کا مقابل۔ نَجِیْح کے معنی ہیں: کامیاب، ظفریاب۔ اَفْلَح کے معنی ہیں: نجات والا۔ یہ ممانعت صرف ان ناموں میں محدود نہیں بلکہ ان جیسے اور نام جن کے معنی میں خوبی وعمدگی ہو، جیسے: ظفر، برکت وغیرہ (اشعہ) یہ نام نہ رکھنا بہتر ہے اس کی وجہ خود بیان فرما رہے ہیں۔

(مراۃ المناجیح، ٦/ ٤٠٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

منع کرنے کی خواہش تھی لیکن منع نہیں کیا

حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو اپنی امت کو اس بات سے منع کر دوں گا کہ کوئی اپنا نام بَرَکت، نَافِع (نفع دینے والا) یا اَفْلَح (زیادہ فلاح وکامیابی پانے والا) رکھے۔ (راوی کا بیان ہے: میں نہیں جانتا کہ حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان ناموں کے ساتھ رَافِع نام کا ذکر فرمایا یا نہیں!) پوچھا جائے گا کہ بَرَکت یہاں موجود ہے؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: نہیں۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پردہ ظاہری فرمانے تک ان ناموں کی ممانعت نہیں فرمائی۔

(الادب المفرد، باب افلح، ص٢١٦، حدیث:٨٣٣)

امام ابوجعفر طحاوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی حدیث پاک کے اس حصے ''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ضرور ان ناموں (یعنی افلح، نافع، برکۃ، یسار) کو رکھنے سے

منع کر دوں گا'' کے تحت فرماتے ہیں: اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ ان ناموں کا رکھنا حرام نہیں ہے کیونکہ اگر حرام ہوتا تو **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ضرور ان کے رکھنے سے منع فرما دیتے اور منع کرنے کو دوسرے وَقْت تک مؤخر نہ فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ ''آپ منع کرنے سے خاموش رہے حتی کہ آپ کا وصال ہو گیا'' اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے ممانعت ان ناموں کو شامل نہیں ہے، جب معاملہ ایسا ہے تو ان ناموں کا رکھنا مباح رہے گا۔ (مشکل الآثار، ج ۱، جزء ۲، ص ۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بستی کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ **مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کسی بستی میں جاتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام پسند فرماتے تو خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور میں دیکھی جاتی، اگر اس کا نام ناپسند فرماتے تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ اقدس میں اس کی ناپسندیدگی محسوس ہوتی۔ (ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، ۲۵/۴، حدیث: ۳۹۲۰)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: ہمارے ہاں پنجاب میں بعض دیہات کے نام ہیں: نُور پُور، مدینہ، جمالپور ایسے نام بڑے مبارک ہیں بعض بستیوں کے نام ہیں: شیطانیہ، خُونی چک وغیرہ یہ نام اچھے

نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بستیوں کے بُرے نام بھی ناپسند فرماتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/٢٦٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

بستیوں اور علاقوں کے نام بھی تبدیل فرمادیتے

جنابِ رحمتِ عالمیان، مکّی مدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم زمینوں، وادیوں اور قبائل کے بُرے نام بھی تبدیل فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ امام ابوداؤد رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے عَفِرَۃ زمین (بنجر زمین) کا نام خَضِرَۃ (سرسبز زمین) رکھا، شَعْبُ الضَّلَالَۃ (گمراہی کی وادی) نامی وادی کا نام شَعْبُ الْھُدٰی (ہدایت کی وادی) رکھا اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے بَنُوزَنْیَۃ (حرام کی اولاد) کا نام تبدیل فرما کر بَنُو الرَّشْدَۃِ (حلال زادے) رکھا اور بَنُو مُغْوِیَۃ (گمراہ کن جگہ) کو بَنُو رِشْدَۃ (ہدایت والی جگہ) کا نام عطا فرمایا۔ (ابو داوٗد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ٣٧٦/٤، حدیث: ٤٩٥٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نام کے ساتھ علاقے کا نام بھی بدل دیا

حضرت وَہْب بن عُمْرو بن سعد بن وَہْب اَلْجُھَنِی بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنے دادا سے روایت کی کہ دورِ جاہلیت میں ان کو غیّان کہا جاتا تھا، جب

وہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ عَرْض کی: غیّان (نامراد)۔ پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج ومَلال صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کا نام ''رَشْدان'' (کامیاب) رکھا، اور آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: تمہارے اہل وعیال کہاں رہتے ہیں؟ عَرْض کی: وادی غَوی (نامُرادوادی) میں۔ آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ ''رَشاد'' (کامیاب وادی) میں رہتے ہیں۔ (آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کے بُرے نام کے ساتھ ان کی وادی کا بُرا نام بھی بدل دیا) وہ شہر آج تک ''رَشاد'' کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔[1]

(الاصابة، ۲/۴۰۳، رقم: ۲۶۶۰، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

---

[1]: سرکارِ مدینہ سُرورِقلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ادا کو ادا کرتے ہوئے شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ نے بھی بعض شہروں کے نام (تنظیمی طور پر) تبدیل کئے ہیں مثلاً سیالکوٹ کا نام اپنے پیرومرشد سیدی قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مَدَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کی نسبت سے ''ضیاکوٹ''، فیصل آباد کا نام محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد کی نسبت سے ''سردار آباد''، لاڑکانہ کا نام مفتیٔ دعوتِ اسلامی مولانا محمد فاروق عطاری مدنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کی نسبت سے ''فاروق نگر'' اور حیدر آباد کا نام محبوبِ عطّار مبلغِ دعوتِ اسلامی و رکن شوریٰ حاجی زَم زَم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی نسبت سے ''زم زم نگر'' رکھا۔

چشمے کا نام تبدیل فرما دیا

ایک غزوہ میں رسولِ ثقلین، سلطانِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وسَلَّم "بَیْسَان" نامی کھاری پانی کے چشمے سے گزرے آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ نُعمان میٹھے پانی کا چشمہ ہے۔ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اس کا نام بدل دیا پھر حضرتِ سیِّدُ ناطَلحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے وہ چشمہ خرید کر صدقہ کردیا، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: طَلحہ تم تو فیاض ہو، اسی لیے حضرتِ سیِّدُ ناطلحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو "طَلْحَۃُ الْفَیَّاض" کہا جاتا تھا۔ (الاصابة، ۳/۴۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنویں کا نام تبدیل فرما دیا

حضرتِ سیِّدُ نا ابواُمیہ مخزومی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیماً میں ایک کنواں تھا جس کا نام "عَسِیْـــر (مشکل)" تھا، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اس کا نام "یَسِیْرَۃ (آسان)" رکھا۔

(النهاية فی غريب الحديث والأثر للجزری، باب العين مع السين ۳/۲۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات کے پیشِ نظر ہمیں چاہیے کہ ہم نہ صرف اپنے بچوں کا نام شریعت کے مطابق رکھیں بلکہ خود اپنے نام پر بھی غور کرلیں اگر معنوی طور پر نام غلط اور خلافِ شریعت ہو تو علمائے اہلسنّت سے مشورے کے بعد شرعاً

جائز اور اچھا نام رکھ لیں، اس کے ساتھ ساتھ اپنی دکان، گھر، محلے، گاؤں، کارخانے، کارخانے میں بننے والی چیزوں (Products) کا نام بھی شریعت کے مطابق کر لینا چاہئے۔

''قادری اگر بتی'' سے ''قومی اگر بتی''

دعوتِ اسلامی کے بننے سے بہت پہلے کی بات ہے کہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے رزقِ حلال کے حصول کے لئے اگر بتی تیار کر کے فروخت کرنے کا کام شروع کیا اور اس کا نام ''قادری اگر بتی'' رکھا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے قادری اگر بتی کے پیکٹ کو زمین پر پڑا پایا جو بُری طرح کچلا ہوا تھا، میں ڈر گیا کہ کہیں غوث پاک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے مجھ سے پوچھ لیا کہ کاروبار چمکانے کے لئے تمہیں میرا ہی نام ملا تھا! میرا نام چند سکوں کی خاطر زمین پر روندنے کے لئے چھوڑ دیا! اسی وَقت میں نے دل میں ٹھان لی کہ میں اپنی اگر بتی کا نام ''قومی اگر بتی'' رکھوں گا، یوں ''قادری اگر بتی'' قومی اگر بتی ہوگئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کی ہر زَبان کے حُرُوفِ تہجّی (ALPHABETS) کا اَدَب کرنا چاہیے کیوں کہ صاحبِ تفسیر صاوی شریف کے قول کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی تمام زبانیں اِلہامی ہیں۔ (تفسیر صاوی، ۱/ ۳۰) اگر بتی کا پیکٹ زمین پر پھینکنے میں اگر چہ امیرِ اہلسنّت کا عمل دخل نہیں تھا لیکن

آپ کی عقیدت نے گوارہ نہ کیا کہ میرے غوثِ پاک کی پیاری پیاری نسبت ''قادری'' یوں قدموں تلے روندی جائے چنانچہ آپ دامت برکاتھم العالیہ نے اگربتی کا نام ہی تبدیل کرلیا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کے اس انداز میں ایسے اسلامی بھائیوں کے سیکھنے کے لئے بہت کچھ ہے جو مدینہ اسٹور، قادری ہوٹل، غوثیہ جنرل اسٹور، عطاری سپر اسٹور وغیرہ کے نام سے دکانیں کھولتے ہیں اسی نام کے لفافے چھپواتے ہیں پھر یہ لفافے زمین پر گرے پڑے دکھائی دیتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لباس کا بھی نام رکھتے

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیا کپڑا چاہے عمامہ ہو یا قمیص پہنتے تو اس کا نام رکھتے۔[1] حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک عمامہ شریف کا نام '' سَحَابْ (بادل) '' تھا۔

(شرح الزرقانی علی المواهب ، فی تکمیل ،۵/۹۷)

چشمے کا نام رکھا

حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خیبر کے مقام پر واقع ایک چشمہ کا نام ''قِسْمَۃُ الْمَلَائِکَۃ (فرشتوں کا حصہ / فرشتوں کی تقسیم)'' رکھا۔

(خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى،الفصل الثامن،۲/۱۱۷۹)

مدینہ

[1] :ابو داؤد، کتاب اللباس ، باب ما یقول اِذا لبس ثوبا جدیدا،۴/ ۵۹،حدیث: ۴۰۲۰

رحمتِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی مبارک سواریوں کے نام

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سواری کے گھوڑوں کے نام ''لَحِیف (لمبی دم والا)''[1] ''ظَرِب (مضبوط و طاقتور)''، ''لِزَاز (تیز رفتار)''[2] اور سیاہ گھوڑا تھا جسے ''سَکْب (تیز رفتار)'' کہا جاتا تھا اور زین کا نام ''دَاج (کشادہ)'' تھا، ایک سیاہی مائل سفید خچر تھا جسے ''دُلدُل'' کہا جاتا تھا، ایک اونٹنی جسے ''قَصْوَاء (تیز چلنے والی)'' کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا جبکہ دَراز گوش کا نام ''یَعْفُوْر (تیز رفتار)'' تھا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، ۱۱/ ۹۲، حدیث: ۱۱۲۰۸)

مبارک بکریوں کے نام

سرکارِ مدینۂ منوّرہ ،سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی دس دودھ دینے والی بکریاں تھیں: (۱) عَجْوَة (۲) زَمْزَم (۳) سُقْیا (۴) بَرَكَة (۵) وَرْسَة (۶) اِطْلَال (۷) اِطْرَاف (۸) قُمْرَه (۹) غَوْثَة یا غَوْثِیَّة (۱۰) اور ایک بکری کا نام یُمْن تھا۔

(سبل الهدى والرشاد، الباب السادس فی شیاهه ، ومنائحه صلی اللہ علیہ وسلم، ۷/ ۴۱۲)

حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی مختلف اشیاء کے نام

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی

مدینہ

[1]: الجامع الصغیر ،جزء :۲،ص ۴۲۵ ،حدیث: ۶۸۵۵

[2]: فیض القدیر ، حرف الکاف، باب کان وهی شمائل شریفه ،۵/ ۲۲۵،،حدیث : ۶۸۵۶

تلوار جسکا دستہ اور دستے کا کنارہ دونوں چاندی کے تھے اسکا نام ''ذُوالْفِقار'' تھا، کمان کا نام ''سَدَاد''، ترکش (تیر رکھنے کے خول) کا نام ''جُمَع'' زِرہ جو تانبے سے مُزین تھی اس کا نام ''ذَاتُ الفُضُول''، ''نَبْعَاء'' نامی نیزہ، ایک ڈھال کا نام ''ذَقَن'' اور ایک سفید رنگ کی ڈھال جسکا نام ''مُوْجِز'' تھا، چٹائی کا نام ''کَز''، چھڑی کا نام ''نَمِر''، مشکیزہ کا نام ''صَادِر'' اور آئینہ کو ''مُدِلَّه'' کہا جاتا تھا، قینچی کا نام ''جَامِع'' اور تلوار کا نام ''مَمْشُوق'' تھا۔ **(معجم کبیر، ۱۱/ ۹۲، حدیث: ۱۱۲۰۸ و مجمع الزوائد ۵/ ۴۹۵، حدیث: ۹۴۰۸)**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک برتنوں کے نام

ایک بڑا سا پیالہ جس کا نام ''سَعَة (کشادہ)'' تھا، دوسرا پیالہ جو بہت بڑا تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے اس کا نام ''غَرَّاء (چمکدار)'' تھا۔ **(الجامع الصغیر، جزء ۲، ص ۴۲۵، حدیث: ۶۸۵۹)** تیسرے پیالے کا نام ''رَیَّان (بھرا ہوا)''، چوتھے کا نام ''مُغِیث (مددگار)'' اور پانچویں کا نام ''مُضَبَّب (چاندی چڑھا ہوا)'' تھا جس پر چاندی کے تار لگے ہوئے تھے۔

(فیض القدیر، حرف الکاف، باب کان وھی شمائل شریفة، ۵/۲۲۶، حدیث: ۶۸۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدشگونی کی وجہ سے نام نہ بدلیں

اگر کوئی شخص زیادہ بیمار رہتا ہو، تنگ دست ہو، مسلسل ناکامیوں نے اسے

گھیر رکھا ہوتو شیطان اسے وَسْوَسہ دلاتا ہے کہ یہ ساری مصیبتیں تمہارے نام کی وجہ سے ہیں لہٰذا تم اپنا نام تبدیل کرلو حالانکہ اس کا نام بڑی اچھی نسبت والا ہوتا ہے، بعض اوقات یہ بات عملیات کرنے والے بھی کہہ دیتے ہیں چنانچہ وہ شخص اپنا شرعاً جائز اور اچھے معنٰی والا بلکہ اچھی نسبت والا نام بھی تبدیل کر دیتا ہے۔ ایسا کرنا نام سے بدشگونی لینے کے مترادف ہے اور بدشگونی لینا شیطانی کام ہے جیسا کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ یعنی اچھا یا برا شگون لینے کے لیے پرندہ اُڑانا، بدشگونی لینا اور طرْق (یعنی کنکر پھینک کر یا ریت میں لکیر کھینچ کر فال نکالنا) شیطانی کاموں میں سے ہے۔

(ابو داوٗد، ٤/ ٢٢، حديث: ٣٩٠٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تاریخی نام رکھنا

کئی لوگ تاریخ کے حساب سے نام رکھنے پر بہت زور دیتے ہیں یعنی بچہ جس تاریخ و سن میں پیدا ہوا اس کا حساب لگا کر نام رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ عِلْمُ الْاَعْدَاد کے لحاظ سے نام رکھنا بزرگوں سے ثابت ہے لیکن بزرگانِ دین اپنا تاریخی نام اصل نام سے الگ رکھتے تھے۔ بہر حال اگر کوئی تاریخ کے حساب سے نام رکھنا چاہے تاکہ سنِ ولادت بھی محفوظ ہو جائے تو رکھ سکتا ہے لیکن اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے، بہتر یہی ہے کہ کسی نبی علیہ السلام، کسی صحابی یا کسی ولی کے بابرکت نام پر نام

رکھیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سے کسی نے **عرض** کی: حضور! میرے بھتیجا پیدا ہوا ہے، اس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرما دیں۔ **ارشاد** فرمایا: تاریخی نام سے کیا فائدہ؟ نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔ میرے اور بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام ''محمد'' رکھا، یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہو جائے۔ حامد رضا خاں کا نام محمد ہے اور ان کی ولادت 1292ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے عدد بھی بانوے ہیں۔ ایک دِقّت (یعنی دشواری) تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسماءِ حُسنٰی سے ایک یا دو جن کے اعداد موافقِ عددِ نامِ قاری (یعنی پڑھنے والے کے نام کے اعداد کے مطابق) ہوں عددِ نام دوچند (یعنی دُگنے) کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ وہ قاری کو اسمِ اعظم کا فائدہ دیتے ہیں، تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہو جائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس 1329ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسماءِ حسنٰی 2658 بار پڑھے جائیں گے اور محمد نام ہوتا تو ایک سو چوراسی (184) بار، دونوں میں کس قدر فرق ہوا! (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قرآن سے نام نکالنا

بعض لوگ قرآنِ مجید سے بچوں کا نام نکالتے ہیں، اگر وہ نام قرآنِ پاک میں کسی نبی یا نیک و صالح آدمی کا ہے تب تو کوئی حرج نہیں لیکن بعض اوقات وہ قرآنِ پاک سے کوئی ایسا لفظ نام کے لئے منتخب کر لیتے ہیں جسے معنوی خرابی کی وجہ سے نام

کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً پاکستان کے ایک دیہات میں ایک عورت جو ذرا قرآن کریم پڑھنا جانتی تھی اس کے یہاں یکے بعد دیگرے تین بیٹیاں پیدا ہوئیں اس نے خود کو پڑھا لکھا سمجھتے ہوئے بچیوں کے نام تجویز کرنے کے لئے قرآن کریم سے سورہ کوثر کا اِنتخاب کیا چنانچہ بڑی بچی کا نام **کوثَر** رکھا دوسری کا نام **وَانْحَر** تجویز کیا اور تیسری کا نام **اَبْتَــر** مقرر کیا۔ کوثر کے معنی تو بحیثیت نام کسی حد تک دُرست بھی ہیں لیکن وَانْحَر کا معنی ہے ''اور تم قربانی کرو'' جبکہ آخری لفظ اَبْتَـر کے معنی ہیں: ''خیر سے محروم رہنے والا'' جو کسی بھی طرح نام رکھنے کے لئے مناسب نہیں مگر جہالت کا کیا علاج؟ اسی طرح ایک بچی کا نام رکھا گیا مُـذَبْـذَبِیْـن۔ پوچھا گیا: یہ کیا نام ہے؟ جواب ملا: قرآن شریف میں ہے، حالانکہ مُذَبْذَبِیْن کا لفظ اُن لوگوں کیلئے استعمال ہوا جو کفر وایمان کے بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ خالص مؤمن اور نہ کھلے کافر ہیں۔ (خزائن العرفان، ص۱۹٦) دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مجھے کسی نے فون پر بتایا کہ اس نے اپنی بیٹی کا نام قرآن سے نکال کر رکھا ہے۔ جب نام پوچھا تو کہا: ''زانیہ'' (نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ) اسی طرح ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام ''خَنّاس'' رکھا۔ (وَالعیاذُ باللّٰہ)

بہرحال ایسے لوگوں کو بطورِ اِصلاح کچھ کہا جائے تو سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم سے رکھے ہوئے ناموں پر اِعتراض کیا جارہا ہے حالانکہ قرآن کریم سے نام تجویز کرنے کے بھی کچھ اصول ہیں ورنہ تو قرآن میں حِمار (گدھا)، کَلْب (کتا)،

خِنزیر(سُور)، بقرہ(گائے)،فرعون(خدائی کا دعویٰ کرنے والا مشہور بادشاہ)، ہامان(مشہور کافر)وغیرہ کے الفاظ بھی آئے ہیں تو کیا ان کے معنی اور نسبت جاننے کے بعد بھی کوئی ان الفاظ کو اپنے بچے یا بچی کا نام رکھنے کے لئے استعمال کرنے پر تیار ہو گا؟ یقیناً نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک شخص کے نام پر نام رکھنے کی برکت

حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: مَا مِنْ قَوْمٍ یَكُوْنُ فِیْهِمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَیَمُوْتُ فَیَخْلُفُ فِیْهِمْ بِمَوْلُوْدٍ فَیُسَمُّوْنَهٗ بِاِسْمِهٖ اِلَّا خَلَفَهُمُ اللّٰهُ بِالْحُسْنٰی یعنی: جس قوم میں کوئی نیک شخص انتقال کر جائے، اس کے انتقال کے بعد اس قوم میں کوئی بچہ پیدا ہو، اور وہ اُسی بزرگ شخصیت کے نام پر اس بچہ کا نام رکھیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس اچھا نام رکھنے کے سبب ان لوگوں کیلئے اس بچے میں بھی وہی نیک صفات پیدا فرما دیگا۔ (ابن عساکر، ۴۳/۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرے والوں (یعنی نیک لوگوں) سے طلب کرو۔

(المسند الفردوس، ۲/۵۸، حدیث: ۲۳۲۹)

نبیوں کے نام پر نام رکھو

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام وتابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اَسلاف رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم سے رُوحانی تعلق قائم ہوجائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے مَوسُوم ہونے کی بَرَکت سے بچے کی زندگی پر مَدَنی اثرات مُرتّب ہوں گے۔تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اَنبیا (علیہم السلام) کے نام پر نام رکھو اور **اللہ** عزوجل کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبد اللّٰہ وعبدالرحمٰن ہیں اور سچے نام حارِث اور ہَمَام ہیں اور ''حَرْب'' و ''مُرَّہ'' بُرے نام ہیں۔''

(ابو داوٗد،کتاب الادب،باب فی تغییر الاسماء،۳۷۴/۴،حدیث:۴۹۵۰)

حضرت علّامہ عبدالرؤف مُناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب اسلئے دلائی گئی کیونکہ یہ حضرات انسانوں کے سردار ہیں، ان کے اخلاق سب سے بہتر، ان کے اعمال تمام اعمال سے اچھے اور ان کے نام تمام ناموں سے افضل ہیں لہٰذا ان کے نام پر نام رکھنا شرف وسعادت کا باعث ہے۔(فیض القدیر،۳/ ۳۲۴)

مُفَسِّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: حارِث کے معنی ہیں کماؤ۔حَرْث کہتے ہیں کمائی کو۔ ''ہَمام''

کے معنی ہیں قصد واِرادہ کرنے والا ھَمّ کہتے ہیں ارادہ کو۔کوئی شخص کمائی یا اِرادہ سے خالی نہیں ہوتا لہٰذا یہ نام بہت سچے ہیں، نام مطابق کام کے ہیں۔(مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:)حَرب کے معنی ہیں جنگ وخونریزی،مُرَّہ کے معنی ہیں جھگڑالو یا کڑوی طبیعت کا آدمی۔مُرَّہ شیطان کا نام بھی ہے۔(مراۃ المناجیح،۶/۴۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

محبوبانِ خدا کے ناموں پر نام رکھنا مستحب ہے

فی زمانہ یہ رَواج بھی زور پکڑ چکا ہے کہ اپنے بچوں کا نام رکھنے کے لئے ناولوں ، ٹی وی ڈراموں اور فلموں کے اداکاروں کے نام بھی چُن لئے جاتے ہیں، حالانکہ مستحب یہ ہے کہ **اللّٰہ** والوں کے نام پر نام رکھا جائے ،چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: حدیث سے ثابت کہ محبوبانِ خدا انبیاء واَولیاء علیہم الصلوۃ والثناء کے اَسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔[1] (فتاویٰ رضویہ،۲۴/۶۸۵) بہارِ شریعت میں ہے:انبیائے کرام علیھم الصلاۃ والسلام کے اَسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین وبزرگانِ دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ ان کی بَرَکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔(بہارِ شریعت،۳/۳۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

مدینہ

[1]: مثلاً مُحَرِّم: حرام کرنے والا

نواسوں کا نام حسن اور حسین رکھا

حدیث میں ہے سیِّدُ نا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت پر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ! تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ مولیٰ علی (کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے عَرْض کی: حَرْب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حَسَن ہے۔ پھر سیِّدُ نا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ! تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ مولیٰ علی (کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے عَرْض کی: حَرْب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حُسَین ہے، پھر امام مُحسِن کی ولادت پر وہی فرمایا مولیٰ علی (کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے وہی عَرْض کی۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ مُحْسِن ہے پھر فرمایا: میں نے اپنے بیٹوں کے نام داوٗد (علیہ الصلوۃ والسلام) کے بیٹوں پر رکھے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، مسند علی ابن ابی طالب، ۱/۲۱۱، ۲۱۲، حدیث: ۷۶۹ و اسد الغابۃ، ۵/۷۷، رقم: ٤٦٨٨)

شَبَّر شُبَیْر مُشْبِر حَسَن حُسَیْن مُحْسِن ان سے ہم وزن وہم معنٰی ہیں، اس سے مولیٰ علی کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم کو تنبیہ ہوئی کہ اولاد کے نام اَخیار کے ناموں پر رکھنے چاہئیں لہٰذا ان کے بعد اپنے صاحبزادوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمان، عباس وغیرہا رکھے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۹/۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے شہزادے کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا

حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات میرے ہاں بیٹا ہوا ہے، میں نے اپنے باپ (یعنی خلیلُ اللّٰہ حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے نام پر اس کا نام ابراہیم (رضی اللہ تعالٰی عنہ) رکھا ہے۔

(مسلم،کتاب الفضائل،باب رحمته صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان ۔الخ ص۱۲۶٦،حدیث:۲۳۱۵)

جبکہ حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی، میں اسے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے پاس لایا، آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس کا نام ابراہیم رکھا، اسے کھجور چبا کر گھٹی دی، اس کے لیے بَرَکت کی دعا کی اور میرے حوالے کر دیا۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔

(بخاری،کتاب العقیقة،باب تسمیة المولود غداة یولد لمن لم یعق وتحنیکه ، ۳/٥٤٦ حدیث:٥٤٦٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلاصۂ کتاب

۞ بچے کا اچھا نام رکھنا چاہئے ۞ میدانِ محشر میں دنیا میں رکھے گئے نام سے پکارا جائے گا ۞ ساتویں دن نام رکھنا بہتر ہے پہلے بھی رکھا جا سکتا ہے ۞ نام

رکھنا والد کی ذمہ داری ہے ❁ بچے کا نام منتخب کرتے وَقْت شرعی اَحکام کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے ❁ نام رکھنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں ❁ کچھ نام ایسے ہیں جن کا رکھنا افضل، کچھ کا رکھنا جائز، کچھ نام نامناسب اور کچھ ناجائز ہیں ❁ اگر کسی مدنی مُنّے کا نام ''عبد'' سے شروع کرنا ہو تو سب سے افضل نام عبدُاللہ اور عبدالرحمٰن ہیں ❁ محمد نام بڑا پیارا ہے یہ نام رکھنے کے بڑے فوائد و ثمرات ہیں ❁ محمد بخش، احمد بخش، غلامِ نبی وغیرہ نام رکھنا جائز ہے ❁ محمد نبی، احمد نبی، نبیُّ الزَّمان، محمد رسول، احمد رسول، محمد رسول نام رکھنا جائز نہیں ❁ مُعیز الدین کے معنی ہیں ''دین کو پناہ دینے والا'' اور اپنا نام ایسا رکھنا سخت عظیم تزکیہ نفس و خود ستائی ہے اور وہ حرام ہے (فتاویٰ رضویہ، ۲۴ / ۶۷۱) ❁ طٰہٰ، یٰسٓ نام بھی نہ رکھے جائیں ❁ غَفُوْرُ الدِّین (نام) بھی سخت قَبیح و شَنیع ہے ❁ ناموں کی ایک قسم کفار سے مُخْتَصّ ہے جیسے جِرْجِس، پُطْرُس اور یُوحَنّا وغیرہ اِس نَوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں ❁ بُرے نام کو بدل دینا چاہئے ❁ اپنے گھر، محلے، دکان اور فیکٹری وغیرہ کا نام بھی اچھا رکھنا چاہئے ❁ ایسے نام نہیں رکھنے چاہئیں جن میں خود ستائی بہت نمایاں ہوتی ہو ❁ نیکوں کے نام پر نام رکھنا باعث بَرَکت ہے ❁ حتی المقدور بزرگانِ دین سے نام رکھوانا چاہئے ❁ لوگوں کے بُرے نام رکھنا جائز نہیں ہے ❁ کنیت رکھنا سنّت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں اور بچیوں کے لئے 538 پیارے پیارے نام

بچوں کے لئے 391 پیارے پیارے نام

''عبد'' کی اضافت کے ساتھ 59 رحمت بھرے نام

عَبْدُ اللّٰه	(اللّٰہ کا بندہ)
عَبْدُ الرَّحْمٰن	(''بہت مہربان'' کا بندہ)
عَبْدُالْاَحَد	(واحد و یکتا کا بندہ)
عَبْدُالْبَارِی	(بنانے والے کا بندہ)
عَبْدُالْبَاسِط	(کُشادَگی والے کا بندہ)
عَبْدُالْبَاقِی	(ہمیشہ رہنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْبَصِیْر	(دیکھنے والے کا بندہ)
عَبْدُالتَّوَّاب	(توبہ قبول کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْجَبَّار	(عظمت والے کا بندہ)
عَبْدُالْجَلِیْل	(بزرگی والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَسِیْب	(کافی ہونے والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَفِیْظ	(حفاظت کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَقّ	(خدائی کے لائق کا بندہ)
عَبْدُالْحَکَم	(فیصلہ کرنے والے کا بندہ)

عَبْدُالْحَکِیْم	(حکمت والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَلِیْم	(حِلْم (یعنی ضبط وتحمل) والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَمِیْد	(خوبیوں والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَیّ	(ہمیشہ زندہ رہنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْخَالِق	(پیدا کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالرَّافِع	(بلند کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الرَّحِیْم	(''رحمت والے'' کا بندہ)
عَبْدُالرَّزَّاق	(رِزْق دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالرَّشِیْد	(سیدھی تدبیر والے کا بندہ)
عَبْدُالرَّءُ وْف	(نہایت مہربان کا بندہ)
عَبْدُالسَّلَام	(سلامتی دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالسَّمِیْع	(سننے والے کا بندہ)
عَبْدُالشَّکُوْر	(قدر فرمانے والے کا بندہ)
عَبْدُالصَّبُوْر	(بُردبار (یعنی باوجود قدرتِ کاملہ کے گناہوں پر جلدی سزا نہ دینے والے) کا بندہ)
عَبْدُالصَّمَد	(بے نیاز کا بندہ)
عَبْدُالْعَزِیْز	(عزت والے کا بندہ)
عَبْدُالْعَظِیْم	(عَظَمت والے کا بندہ)
عَبْدُالْعَلِیْم	(عِلْم والے کا بندہ)
عَبْدُالْغَفَّار	(بہت بخشنے والے کا بندہ)

عَبْدُالْغَفُوْر	(بخشنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْغَنِی	(ہر چیز سے بے پروا کا بندہ)
عَبْدُالْفَتَّاح	(بہترین فیصلہ کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْقَادِر	(قدرت والے کا بندہ)
عَبْدُالْقُدُّوس	(ہر عیب سے پاک کا بندہ)
عَبْدُالْقَوِی	(قُوَّت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالْکَبِیْر	(سب سے بڑے کا بندہ)
عَبْدُالْکَرِیْم	(بہت کرم فرمانے والے کا بندہ)
عَبْدُاللَطِیْف	(لُطْف وکرم کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَاجِد	(بُزُرگی والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَتِیْن	(قُوَّت والے کا بندہ)
عَبْدُالْمُجِیْب	(دعائیں قبول کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَجِیْد	(عزت والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَلِک	(بادشاہ کا بندہ)
عَبْدُالْمُؤْمِن	(اَمْن دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالنَّافِع	(نفع دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالنُّوْر	(نور والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَاجِد	(قدرت والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَاحِد	(ذات وصفات میں یکتا کا بندہ)

عَبْدُالْوَارِث	(وارِث (یعنی ہمیشہ باقی رہنے والے) کا بندہ)
عَبْدُالْوَاسِع	(وسعت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَدُوْد	(بہت دوست رکھنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَكِيْل	(کارساز (یعنی کام بنانے والے) کا بندہ)
عَبْدُالْوَلِی	(حمایتی کا بندہ)
عَبْدُالْوَهَّاب	(بہت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالْهَادِی	(ہدایت دینے والے کا بندہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا نامِ اقدس

عَرض : حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا نامِ اقدس کیا ہے؟

ارشاد : حضور کے عَلَمِ ذات (ذاتی نام) دو ہیں: کتبِ سابقہ میں **احمد** ہے اور قرآنِ کریم میں **محمد** ہے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے اسماء صفات (یعنی صفاتی نام) بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی (عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی) نے **پانچ سو** جمع فرمائے۔ (المواھب اللدنیہ، الفصل الاول فی ذکر اسمائہ الشریفۃ ......الخ، ۱/۳۶۶ ملخصًا) سیرتِ شامی میں **تین سو** اور اضافہ کئے اور میں نے **چھ سو** اور ملائے۔ کل **چودہ سو** ہوئے اور حضور کے اسما ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جداگانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عَرض : یہ کثرتِ اسماء کثرتِ صفات پر دلالت کرتی ہے؟

ارشاد : ہاں۔ (ملفوظاتِ اعلٰی حضرت، ص ۹۲)

شاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے 119 برکت والے نام

اَحْسَن	(وہ ذات جس میں اچھی صفات جمع ہوں)
اَحْشَم	(زیادہ وقار واطمینان والا)
اَزْھَر	(سفید رنگت والا)
اَعْظَم	(بَرتر)
اَکرَم	(بہت مہربان، بہت سخی)
اَمَان	(پناہ، حفاظت)
اَمْجَد	(بزرگی اور شرف والا)
اَمِین	(امانت دار)
بَدْر	(مکمل چاند)
بُرْھَان	(حجت، دلیل جس میں شک شبہ نہ ہو)
بَشِیر	(خوشخبری دینے والا)
جَوَّاد	(سخی)[1]
حَاتِم	(فیصلہ کرنے والا)
حَامِد	(حمد کرنے والا)
حَبِیب	(پیارا)
حَسِیب	(کافی، عزت وشرف والی ہستی)
حَکِیم	(صاحبِ حکمت)
حَلِیم	(بردبار، برداشت والا)

[1]: سخی وہ جو خود کھائے اوروں کو بھی کھلائے، جوّاد وہ جو خود نہ کھائے اوروں کو کھلائے اسی لئے رب عزوجل کو سخی نہیں کہتے جوّاد کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۱۹۹)

حَمَّاد	(کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے والا)
حَنِیف	(اسلام پر ثابت قدم)
دَامِغ	(باطل کی سرکوبی کرنے والا)
رَاغِب	(مائل، خواہش مند)
رَحِیم	(رحم والا)
رَشِید	(سیدھا، استقامت والا)
رَفِیق	(بہت زیادہ مہربانی فرمانے والا)
رَءُوف	(نرم دل)
زَاهِد	(دنیا سے بے رغبت)
زَاهِر	(چمکدار رنگت والا، روشن چہرے والا)
زَیْن	(صورت وسیرت دونوں اعتبار سے کامل وخوبصورت)
سَاجِد	(سجدہ کرنے والا)
سَخِی	(سخاوت کرنے والا)
سَدِیْد	(درست کرنے والا)
سِرَاج	(سورج)
سَعِید	(سعادت مند، خوش نصیب)
سُلْطان	(بادشاہ، حجت، قوی دلیل)
سَیْف	(تلوار)
شَاکِر	(شکر ادا کرنے والا)

شَاهِد	(گواہی دینے والا)
شَرِيف	(بلند مرتبہ)
شَفِيع	(شفاعت کرنے والا)
شَفِيق	(مہربان، ہمدرد)
شَهِير	(شہرت والا)
صَابِر	(صبر کرنے والا)
صَادِق	(سچا)
ضِيَاء	(روشنی، چمک)
طَاهِر	(پاک)
طَبِيب	(بیماروں کا علاج کرنے والا)
طَيِّب	(پاک)
ظَاهِر	(واضح اور روشن)
عَابِد	(عبادت گزار)
عَادِل	(عدل کرنے والا)
عَارِف	(پہچاننے والا)
عَاقِب	(سب سے آخر میں آنے والا، جانشین)
عَزِيز	(غالب)
عَظِيم	(بزرگی اور عظمت والا)
عِمَاد	(ستون، قابلِ اعتماد سردار، سختیوں میں لوگ جس کی طرف بھاگ کر آئیں)

غِیَاث	(کثیر بارش)
فَاتِح	(کھولنے والا، شروع کرنے والا)
فَاضِل	(کامل عِلْم والا، کثیر فضیلت والا)
قَاسِم	(تقسیم کرنے والا)
قَمَر	(چاند)
قَوِی	(قوت والا)
کَامِل	(مکمل)
کَرِیم	(سخی)
کَفِیل	(کفالت کرنے والا)
کَوْکَب	(روشن تارا)
لَبِیْب	(عقلمند، دانا)
مَاجِد	(قابل احترام، معزز آدمی)
مَامُوْن	(جس کے پاس امانت رکھنے پر اعتماد ہو)
مُبَارَک	(باعث برکت، نیک، سعید)
مُبَشِّر	(خوشخبری سنانے والا)
مُبِیْن	(روشن، ظاہر)
مَتِیْن	(مضبوط)
مُجَاھِد	(جہاد کرنے والا)
مُجْتَبٰی	(منتخب شدہ)

مُجِیْب	(جواب دینے والا، حاجت روائی کرنے والا)
مَحْفُوْظ	(وہ شخصیت جس کی حفاظت کی گئی)
مُحَمَّد	(جس کی تعریف کی جائے)
مَحْمُوْد	(تعریف کے قابل)
مُخْتَار	(چُنا ہوا، منتخب)
مُدَّثِّر	(چادر اوڑھنے والا)
مُرْتَضٰی	(برگزیدہ، بُزُرگی والا)
مُزَّمِّل	(کمبل پوش)
مُسْتَجِیْب	(اطاعت کرنے والا)
مُسْتَقِیْم	(سیدھے راستے پر چلنے والا)
مَسْعُوْد	(سعادت مند)
مَشْهُوْد	(گواہی دیا گیا)
مِصْبَاح	(چراغ)
مُصَدِّق	(تصدیق کرنے والا)
مُصْطَفٰی	(چُنا ہوا)
مُطِیْع	(اطاعت گزار)
مُظَفَّر	(وہ ہستی جسے دشمنوں پر فتح عطا کی گئی ہو)
مُعَظَّم	(بزرگ، واجب التعظیم)
مُعَلِّم	(سکھانے والا)

مُعِین	(مددگار)
مُقْتَصِد	(درمیانی چال چلنے والا)
مُکَرَّم	(عزت والا)
مُنْصِف	(انصاف کرنے والا)
مَنْصُور	(مدد یافتہ، نصرت یافتہ)
مُنِیْب	(حُکْم ماننے والا)
مُنِیر	(روشن کرنے والا)
نَاسِک	(عبادت کرنے والا)
نَاشِر	(کسی چیز کے لپیٹ لینے کے بعد اسے ظاہر کرنے والا)
نَاصِب	(دین کے اَحکام کو بیان کرنے والا)
ناصِح	(نصیحت کرنے والا)
ناصِر	(مدد کرنے والا)
نَجْم	(ستارہ)
نَجِیْب	(اچھے نسب والا، پسندیدہ)
نَجِیْد	(راہنما، ماہر)
نَذِیر	(ڈرانے والا)
نَقِیْب	(سردار، کفالت کرنے والا)
نُوْر	(روشنی)
هُمَام	(باعظمت بادشاہ)

وَاجِد	(عالم، غنی)
وَاسِط	(درمیانہ)
وَاسِع	(کثرت سے دینے والا)
وَاعِد	(وعدہ کرنے والا)
وَسِیْم	(حسین چہرے والا، خوبصورت)
وَلِی	(اللّٰہ کا دوست)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

25 انبیائے کرام علیہم السلام کے عَظَمت والے نام

صَدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے ہمارے حضور سیّد عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم تک اللّٰہ تعالٰی نے بہت سے نبی بھیجے، بعض کا صریح ذکر قرآنِ مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ٤٨)

مُحَمَّد	(جس کی بہت تعریف کی جائے)
آدَم	(مٹی سے پیدا ہونے والے)
اِبراھیم	(مہربان باپ)
اِدرِیس	(درس دینے والا)
اِسحاق	(بہت مسکرانے والا)
اِسماعیل	(اللّٰہ تعالٰی کی اطاعت کرنے والا)
اِلیاس	(نہ بھاگنے والا بہادر شخص)

اَیُّوب	(فرمانبردار)
دَانِیال	(فیصلۂ الٰہی)
داوٗد	(محبوبِ الٰہی)
ذُوالْکِفْل	(ذِمہ لینے والا)
زَکَرِیَّا	(اللہ کا ذکر کرنے والا)
سُلَیمان	(بے عیب شخص)
شُعَیب	(چھوٹی جماعت)
صالِح	(نیک، باعمل)
عُزَیر	(مددگار)
عیسٰی	(شریفُ النفس)
لُوط	(دلی محبت، چھپا ہوا)
مُوسٰی	(وہ بچہ جسے درخت اور پانی کے درمیان ڈالا گیا ہو کیونکہ قبطی زبان میں پانی کو ''مُو'' اور درخت کو ''سَا'' کہتے ہیں)
نُوح	(خوفِ خدا سے بکثرت رونے والا)
ھارُون	(ہر دلعزیز اور محبوب)
ھُود	(توبہ کر کے حق کی طرف رجوع کرنے والا)
یَحیٰی	(زندگی والا)
یَعقُوب	(تعاقب کرنے والا)
یُوسُف	(نہایت خوبصورت)

یُونُس	(اُنس والے، مچھلی والے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شاہِ انام صلی اللہ علیہ وسلم کے 3شہزادوں کے مبارک نام

قاسِم	(تقسیم کرنے والا)
عبداللّٰہ	(اللہ کا بندہ)
اِبراھیم	(مہربان باپ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے 5 نواسوں کے مقدس نام

عبدُاللّٰہ	(اللہ کا بندہ)
حَسَن	(اچھا)
حُسَین	(خوبصورت)
مُحسِن	(بھلائی کرنے والا)
علی	(بلند)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عَشَرۂ مُبَشَّرَہ (یعنی جنّت کی خصوصی بشارت پانے والے دس صحابہ کرام) کے پیارے پیارے نام

ابو بکر	(اَوْلَوِیَّت والے (یعنی افضلیت والے))

عُمَر	(زندگی)
عثمان	(کوشش کرنے والا)
علی	(بلند)
طَلْحَه	(خالی پیٹ)
زُبَیر	(طاقتور)
عبدالرحمٰن	(بہت مہربانی کرنے والے کا بندہ)
سَعْد	(خوش نصیب)
سَعِیْد	(مبارک)
ابو عُبَیده	(چھوٹی کنیز والا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحابۂ کرام علیھم الرضوان کے 135 پاکیزہ نام

اَخْرَم	(وہ ٹیلہ جو کسی نشیب میں اتر تا ہو)
اَزْھَر	(چمکدار وصاف رنگ والا)
اَسَد	(شیر)
اَسْعَد	(بہت کامیاب)
اَسْلَم	(زیادہ سلامتی والا)
اُسَیْد	(چھوٹا شیر)
اَشْرَف	(زیادہ شرافت والا)

اَنَس	(جس سے اُنس حاصل کیا جاتا ہو، اُلفت، سکون قلب)
اَنِیُس	(مانوس، اُنسیت (یعنی محبت) دینے والا)
بَدْر	(چودھویں رات کا مکمّل چاند)
بِلال	(پانی، ہر وہ چیز جس سے حلق کو تر کیا جائے)
ثابِت	(مستقل مزاج)
ثُمَامَه	(بھری شاخوں والا ایک پودا)
ثَوْبَان	(توبہ کرنے والا)
جابِر	(زور والا)
جُبَیْر	(زبردست)
جَعْفَر	(بہت وسیع نہر)
حابِس	(روکنے والا)
حاتِم	(بلند حوصلہ، سخی، فیصلہ کرنے والا)
حاجِب	(حفاظت کرنے والا)
حارِث	(کمانے والا)
حازِم	(دور اندیش، تیز نظر والا)
حاطِب	(درخت کاٹ کر لکڑیاں جمع کرنے والا)
حُبَاب	(محبوب، دوست)
حِبَّان	(نورانی چہرہ والا)
حُذَیْفَه	(بے عیب)

حُرّ	(خالص، ہر قسم کی آمیزش سے پاک، آزاد، شریف)
حَسَّان	(بہت حسین وجمیل)
حَکِیم	(دانا، طبیب، ہوشیار)
حَمَّاد	(بہت زیادہ تعریف کرنے والا)
حُمْرَان	(سرخ رنگ والا)
حَمزَہ	(شیر)
حُمَیْد	(بزرگ)
حَنْظَلَہ	(ایک درخت کا نام)
حُنَیْف	(شر سے خیر کی طرف مائل ہونے والا، سیدھا جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہ ہو)
خالِد	(دیرپا)
خَبَّاب	(تیز تیز چلنے والا)
خُبَیْب	(گہرا گڑھا)
خُفَاف	(ہوشیار و ذہین)
خَلَّاد	(مکان میں طویل عرصہ اقامت اختیار کرنے والا)
دَارِم	(جس کی ہڈی کو گوشت نے ڈھک دیا ہو)
دَیْلَم	(معاملہ فہم اور بصیرت رکھنے والا شخص)
ذَابِل	(دُبلا پتلا)
ذَکْوَان	(ہوشیار اور ذہین)
راشِد	(ہدایت یافتہ)

زَارِع	(کاشت کار)
زَاھِر	(روشن)
زُبَیر	(جاندار، طاقتور آدمی)
زِیَاد	(اضافہ، بڑھوتری، کثرت)
زَید	(اضافہ، بڑھوتری، کثرت)
سَارِیَه	(رات میں چلنے والا)
سَالِف	(فضل وکمال یا عمر میں بڑھا ہوا)
سالِم	(آفت وامراض سے چھٹکارا پانے والا)
سائِب	(کھلے دل سے سخاوت کرنے والا)
سُفیان	(جلدی پرواز کرنے والا)
سَلْمان	(فرمانبردار، ہر عیب سے پاک)
سُلَیم	(بے عیب، صحیح وسالم، صاف ستھرا، آفات سے بچا ہوا)
سِمَاک	(بلند چیز)
سَمْعَان	(مطیع وفرمانبردار)
سُمَیر	(رات کو ساتھی سے باتیں کرنے والا، قصہ کہانی کہنا)
سِنَان	(نیزہ)
سَھْل	(نرم مزاج، آسان)
سُھَیل	(نرم برتاؤ کرنے والا)
سَیف	(تلوار)

شُجَاع	(بہادر)
شَدَّاد	(بہت قوت رکھنے والا بہادر شخص)
شُرَیح	(گوشت کے پتلے ٹکڑے کرنے والا، محفوظ، جس کا سینہ کھول دیا گیا ہو، واضح)
شَرِیک	(حصہ دار)
شَمْعُون	(مطیع وفرمانبردار)
شَیْبَان	(سفید، ٹھنڈا، برف)
صُبَیح	(روشن چہرے والا)
صَفْوَان	(چکنا پتھر، چکنی چٹان)
ضَمْضَم	(دلیر)
طارِق	(روشن ستارہ)
طُفَیل	(وسیلہ)
ظُهَیر	(مددگار)
عاصِم	(محافظ، بچانے والا)
عاقِل	(عقل والا، ہوشیار)
عَبَّاد	(بندہ، عبادت گزار)
عَبَّاس	(وہ شیر جسے دیکھ کر دوسرے شیر بھاگ جاتے ہوں)
عَتِیق	(شریف، آزاد)
عُرْوَه	(شیر، قابل اعتماد)
عَفَّان	(بہت زیادہ پاکدامن)

عُقَیل	(دانا، ذہین آدمی)
عَمَّار	(تحمل مزاج، باوقار)
عُمَیر	(لبریز)
غَسَّان	(دل کی گہرائی)
فُضَیل	(فضیلت والا)
قارِب	(چھوٹی کشتی)
قَتَادَہ	(ایک درخت)
قُطْبَہ	(سردار)
کَثِیر	(بہت، وافر، زیادہ)
کَوْکَب	(روشن ستارہ، قوم کا سردار)
کَہْمَس	(شیر)
لاحِب	(کھلا اور واضح راستہ)
لاحِق	(ملنے والا)
لَبِید	(مکان میں قیام کرنے والا)
لُقمَان	(بڑا دانا آدمی، نہایت تجربہ کار آدمی)
ماتِع	(بہت عمدہ چیز)
مَازِن	(بارش برسانے والا بادل)
مالِک	(ملکیت رکھنے والا)
مِدْلَاج	(جو رات میں چلنے یا سفر کرنے کا عادی ہو)

مَرْزُوق	(خوشحال)
مَسعُود	(خوش نصیب،کامیاب)
مُصعب	(برداشت کرنے والا)
مُطَرِّف	(کنارے والا)
مَظْهَر	(منظر،شکل،ظاہر ہونے کا مقام)
مُعَاذ	(پناہ کی جگہ)
مُعَاوِیه	(آواز کھینچنے والا)
مَعقِل	(پناہ گاہ)
مُعَوِّذ	(پناہ کی دعا دینے والا)
مُغِیث	(فریاد سننے والا)
مِقْدَاد	(ایک چیز کو دو حصوں میں تقسیم کرنے والا)
مِقْدَام	(بہادر،لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا)
مَکْحُول	(جس کی آنکھوں میں سُرمہ لگا ہو)
مُنِیب	(خدا کی طرف رجوع کرنے والا)
مُنذِر	(ڈرانے والا)
مُنْکَدِر	(جھپٹنے والا)
مِنهَال	(انتہائی سخی)
مُوْنِس	(دوست،غمخوار)
مَیْمُون	(بابرکت،خوش بخت)

ناعِم	(خوش حال زندگی بسر کرنے والا)
نافِع	(نفع دینے والا)
نَصِیب	(حصہ)
نُعمَان	(نعمتیں پانے والا)
نُعَیم	(صاحبِ نعمت)
نَوفَل	(فیاض، سخی، دریادل)
واسِع	(وسعت دینے والا)
واقِد	(آگ روشن کرنے والا)
وائِل	(پناہ میں آنے والا)
ھِلال	(پہلی تاریخ کا چاند)
یاسِر	(آسانی ونرمی)
یامِین	(بابرکت)
یَسَار	(دولت مند، امیر کبیر)
یَمَان	(برکت والا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین کے 27 مبارک نام

اَرسَلان	(شیر۔ حضرت سیدنا محمد بن ارسلان مصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کے والد جو خود بھی بہت بڑے بزرگ تھے، مزارِ مبارک مصر میں ہے)

تَقِیّ	(پرہیزگار۔اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہ علیہ کے دادا کے سگے بھائی امام العلماء مولانا تقی علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن)
جَمال	(حُسن ۔اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہ علیہ کے خلیفہ شیخ محمد جمال رَحمَۃُ اللّٰہ علیہ جو عرب کے باشندے تھے)
جُنَید	(چھوٹا لشکر۔مشہور ولی اللہ حضرتِ سیِّدُ نا جنید بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی)
جِیوَن	(زندگی، حیات، وجود۔نورُ الانوار اورتفسیراتِ احمدیہ کے مصنف جو مُلّا جیون کے نام سے مشہور ہیں، اصل نام شیخ احمد بن ابی سعید رَحمَۃُ اللّٰہ علیہ ہے)
حاکِم	(سردار۔حدیث کی مشہور کتاب اَلْمُسْتَدْرَك عَلَى الصَّحِيْحَيْن کے مؤلف حضرت سیدنا محمد بن عبداللہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ جو امام حاکم کے نام سے مشہور ہیں)
حَشمَت	(بزرگی، شان وشوکت۔شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن)
خلیل	(سچا دوست۔مشہور سنی عالم خلیلِ ملت مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
دِیْدَار	(جلوہ، نظارہ۔خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ اَلْوَرِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
رَزِین	(باوقار، بردبار، سنجیدہ۔جلیل القدر محدث حافظ رَزِین عَبْدَرِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
رَیحان	(گلاب کے علاوہ تمام پھولوں کو ریحان کہتے ہیں۔ریحانِ ملت مولانا محمد ریحان رضا خان علیہ رحمۃُ الحنّان)

زَمِیْل	(ردیف، پچھلا سوار۔تابعی بزرگ حضرت سیدنا زَمِیْل بن عباس رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ)
سَرفَراز	(معزز۔خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سرفراز احمد رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ)
شریف	(بزرگ، عالی خاندان۔خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
شَہْباز	(شاہین۔مشہور صوفی بزرگ شہباز قلندر رَحمۃُ اللہ علیہ)
عَدْنَان	(حضرتِ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جدِ اعلیٰ کا نام)
عِرْفَان	(شناخت، پہچان۔خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا عرفان احمد بیسل پوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
عطاء	(بخشش، انعام۔مشہور تابعی بزرگ حضرت سیدنا عطاء بن یسار عَلَیْہِ رَحمَۃُاللہ الغفّار)
عَقِیل	(دانا، ذکی۔شام کے ایک باکرامت ولیُّ اللہ حضرتِ سیِّدُنا عقیل رَحمۃُ اللہ علیہ)
عِمْرَان	(حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السلام کے نانا کا نام)
ظَفَر	(کامیابی۔خلیفۂ اعلیٰ حضرت مَلِکُ العلماء حضرت علامہ مولانا ظفر الدین قادری رضوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
مُجَاهِد	(اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں لڑنے والا۔مشہور تابعی بزرگ حضرت سیدنا امام مُجَاهِد علیہ رَحمَۃُ اللہ الواحِد)
مَعرُوف	(مشہور ولی اللہ حضرت سیدنا معروف کرخی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)

نَقِی	(پاک، صاف، خالص۔اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہ علیہ کے والد مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن)
ھاشِم	(روٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنے والا۔سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پردادا ہاشم بن عبدِ مناف جن کا اصلی نام عَمْرو تھا)
وارِث	(مددگار، حمایتی۔مشہور صوفی بزرگ حضرتِ سیِّدُ نا وارث شاہ رَحمۃُ اللہ علیہ)
وَھب	(عطا و بخشش۔ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نانا کا نام)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نسبتوں والے 8 متفرق نام

آصف	(حضرت سیِّد نا سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا نام، مجازاً اہر لائق وزیر)
اُحُد	(ایک عاشقِ رسول پہاڑ کا نام)
اَیّاز	(محمود بادشاہ کے ایک ذہین اور نیک غلام کا نام)
حُنَین	(سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک غلام کا نام، مکۂ معظّمہ اور طائف کے درمیان ایک وادی کا نام جہاں غزوۂ حنین واقع ہوا)
ذُوالفِقار	(مہروں والی تلوار۔حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم کی تلوار کا نام)
رَمَضان	(ہجری سال کا نواں مہینہ، نزولِ قرآن کا مہینہ)
رَیّان	(جنت کے ایک دروازے کا نام جس میں سے روزہ دار داخل ہونگے)
عَرَفات	(مکہ پاک میں واقع ایک میدان جہاں حاجی ۹ ذوالحجہ کو وقوف کرتے ہیں)

بچیوں کے لئے 150 بابرکت پیارے نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی امی جان کا مبارک نام

آمِنَہ	(مطمئن اور بے خوف)

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضاعی ماؤں (یعنی جنہوں نے سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو دودھ پلایا تھا) کے مبارک نام[1]

اُمِّ اَیْمَن	(برکت وقُوّت والی، ان کا اصل نام بَرَکت تھا)
ثُوَیْبَہ	(رجوع کرنے والی، لَوٹنے والی)
حَلِیْمَہ	(بردبار، متحمل مزاج خاتون)

11 اُمہات المؤمنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنھن کے مقدس نام

خَدِیجَہ	(وَقْت سے پہلے پیدا ہونے والی بچی)
سَوْدَہ	(سیاہ رنگت والی)
عائشہ	(خوشحال)
حَفْصَہ	(خوبصورت)
اُمِّ سَلَمَہ	(اعتراف کرنے والی کی ماں)
اُمِّ حَبِیبَہ	(محبوب ہستی کی ماں)

مدینہ

[1] سیِّدِ عالَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو جتنی بیبیوں نے دودھ پلایا سب اسلام لائیں۔ (السیرۃ الحلبیۃ، ۱/۱۲۸، فتاوی رضویہ، ۳۰/۲۹۶)

زَینب[1]	(ایک حسین خوشبودار پودا)
زَینب[2]	(ایک حسین خوشبودار پودا)
مَیمُونَه	(بَرَکت والی)
جُوَیرِیَه	(چھوٹی لڑکی)
صَفِیَّه	(چُنی ہوئی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 4 شہزادیوں کے مبارک نام

زَیْنَب	(ایک حسین مہک دار پودے)
رُقَیَّه	(ترقی کرنے والی)
اُمِّ کُلثوم	(پُرگوشت چہرے والی کی ماں)
فاطِمه	(آتشِ جہنم سے چھڑانے والی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 3 مقدس کنیزوں کے نام

مارِیه	(گوری اور چمک دمک والی)
رَیحانه	(ایک خوشبودار پودا)
نَفِیسَه	(پاک وصاف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1]: بنتِ جَحْش۔ [2]: بنتِ خُزَیْمَه

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نواسیوں کے نام

اُمَامَه	(ارادہ کرنے والی)
رُقَیَّه	(ترقی کرنے والی)
اُمِّ کُلثُوم	(پُرگوشت چہرے والی کی ماں)
زینب	(ایک حسین مہک دار پودا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

59 صحابیات رضی اللہ تعالٰی عنھن کے نام

آسِیَه	(ستون)
اُثَیْلَه	(شرف اور بزرگی والی)
اَرْوٰی	(حسین وجمیل)
اَسْمَاء	(نشانی، علامت)
اُمَیْمَه	(پتھر)
اُمَیَّه	(چھوٹی سی کنیز)
اَنَیْسَه	(رہنمائی کرنے والی، مہربانی کرنے والی)
اَیْمَن	(سیدھی، داہنی)
بَرِیْرَه	(ایک درخت کا پھل)
بُسْرَه	(کونپل)
بَشِیْرَه	(خوشخبری دینے والی)

بُهَيَّه	(جمال)
جَمِيلَه	(حسین، خوبصورت)
حَبِيبَه	(پیاری)
حَرْمَلَه	(چھوٹی پوشاک)
حَسَنَه	(نعمت)
حَكِيْمَه	(عقلمند خاتون)
حَمْنَه	(طائف کے انگوروں کی ایک قسم جو سیاہ سرخی مائل ہوتے ہیں)
خالِده	(دیر تک رہنے والی)
خَوْلَه	(ہرنی، خوبصورت)
خَيْرَه	(اعلیٰ اور ممتاز خاتون)
دَقْرَه	(کثیر نباتات والا خوشنما باغ)
رَبَاب	(سفید بادل)
رُزَيْنَه	(عقلمند اور پارسا خاتون)
رُفَيْدَه	(مددگار خاتون، عطیہ)
رُقَيْقَه	(نرم دل)
رَمْلَه	(زمین کا بلند حصہ)
رُمَيْثَه	(زرخیز زمین)
رُمَيْصَاء	(ایک ستارے کا نام)
زُرَيْنَه	(سنہری)

سَائِرَہ	(سیر کرنے والی)
سُبَیْعَہ	(سات)
سَرَّاء	(خوش حالی، عمدہ زمین)
سُعْدٰی	(مبارک، خوش بختی)
سُعَیْدَہ	(خوش بخت خاتون)
سُکَیْنَہ	(وقار، طمانیت، سکون)
سَلْمٰی	(آفات وغیرہ سے محفوظ، نجات پانے والی)
سُمَیَّہ	(علامت)
سُنْبُل	(ایک قسم کی خوشبودار گھاس)
سِیما	(نشان والی، علامت والی)
شِفَاء	(تندرستی، صحت)
عاتِکہ	(بہت خوشبو ملنے والی)
عَفْرَاء	(کم رفتار)
عَقِیلہ	(عقل والی، سمجھدار)
عَطِیَّہ	(انعام دی ہوئی چیز)
فارِعہ	(لمبے بالوں والی)
قِرْصَافہ	(تیز رفتار چیز، گھومنے والی چیز)
فُرَیْعَہ	(طویل قد والی، لمبے بالوں والی، پہاڑ کا بلند حصہ)
قُرَّۃُ العین	(آنکھوں کی ٹھنڈک)

کَبْشَہ	(حفاظت کا کام انجام دینے والی)
کرِیمہ	(معزز خاتون)
لُبابہ	(ہر چیز کا خالص اور بہترین حصہ)
لُبنٰی	(خوشبودار، خوبصورت خاتون)
مُطِیْعَہ	(فرمانبردار خاتون)
مُعاذَہ	(پناہ گاہ)
مُلَیْکَہ	(ملکہ)
نَسِیْبَہ	(حسب ونسب میں مشہور شریف خاتون)
ھُجَیْمَہ	(مشکیزے کا دودھ جو ابھی پورا نہ جما ہو، موتی)
یُسَیْرَہ	(آسان، سیدھی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

49 دیگر بزرگ خواتین کے نام

اَنِیْقَہ	(خوش آیند، خوب۔ ایک قول کے مطابق حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی والدہ محترمہ حضرت امِّ سلیم انصاریہ کا نام مبارک)
بَرْدَہ	(کنیز، باندی، ایک تابعی بزرگ حضرتِ سیدنا جعفر بن بُرقان رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی والدہ کا نام)
بِلْقِیس	(ملکہ سباء کا نام، اسلام قبول کرنے کے بعد حضرتِ سیدنا سلیمٰن علیہ السلام کی زوجہ بنیں)

تَحِیَّه	(سلام،سلامی،تحیۃ بنت سلمان ،عالمہ خاتون جنہیں لاکھ سے زائد احادیث یاد تھیں)
جَبلَه	(قوم کی سردار، عالمہ، ثابت قدم،ایک تابعی بزرگ حضرتِ سیدنا صَفّح رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی کا نام)
حَنِیْفَه	(مذہبی عقیدے کی پختہ، دین میں سچی۔''بی بی حنیفہ''نویں صدی ہجری کی شہرہ آفاق، عالمہ، محدثہ، جن کو امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے اپنے شیوخ میں شمار کیا ہے)
حَمَّادَه	(حمد کرنے والی، شکر کرنے والی، حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی کا نام)
حَوَّاء	(زندگی، حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلام کی زوجۂ محترمہ کا نام)
رَابِعَه	(چوتھی ،شفقت کرنے والی، رضائے الٰہی پر راضی رہنے والی۔ایک مشہور ولیّہ خاتون حضرتِ سیّدَتُنا رابعہ بصریہ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہا)
رَئِیْسَهُ	(دولت مند۔راویہ حدیث جن سے حضرت سیِّدنا سعد بن علی زنجانی شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی روایت کرتے ہیں)
زُبْدَه	(کسی چیز کا بہترین حصہ، برگزیدہ، مشہور بزرگ حضرت سیدنا بشر حافی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کی بہن کا نام)
زَجْلَه	(لوگوں کی آواز،شور، زجلہ بنت منظور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی آزاد کردہ کنیز کا نام)
زِیْنَت	(خوبصورتی ، سجاوٹ۔راویہ حدیث حضرتِ سیِّدَتُنا زینت بنت ابی

	طُلَیْق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا)
سَارَہ	(سردار، شریف، معزز، حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام)
سَارِیَہ	(رات میں چلنے والی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کی سہیلی تھیں)
سِدْرَہ	(بیری کا درخت، حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہو کا نام)
سَفِیْنَہ	(ناؤ، کشتی، راویہ حدیث حضرت سفینہ بنت شیبہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہا)
سُکَیْنَہ	(سکون، اطمینان، حضرت سیّدتنا سُکَیْنَہ بنت حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما)
سَکِینہ	(سکون، اطمینان، مشہور صندوق ''تابوتِ سکینہ'' کا نام جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے، اس صندوق میں مقدس تبرکات موجود تھے اور اس کے طفیل بنی اسرائیل کو فتوحات حاصل ہوتی تھیں)
سَنِیّہ	(روشن، بلند رتبہ، خوبصورت۔ حضرتِ سیدتنا اُمّ خالد رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب جو حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے انہیں ایک حلہ پہنا کر عطا فرمایا تھا)
شَمْسَہ	(روشن دان۔ ایک تابعیہ خاتون رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہا جو حضرتِ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ہاتھ پر اسلام لائیں)
سُوَیْدَہ	(سردار، سانولی، صحابی رسول حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بیٹی کا نام)
شَعْوانہ	(گھنے بکھرے ہوئے بال، ایک بزرگ خاتون رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کا نام)
صُغْریٰ	(چھوٹی۔ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صاحبزادی کا نام)
صَفُوْرَہ	(حضرتِ سیدنا شعیب عَلَیْہِ السَّلام کی بیٹی اور حضرتِ سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام

	کی زوجہ کا نام)
طافِیه	(خوشۂ انگور میں نمایاں اور ابھرا ہوا دانہ، ایک عابدہ خاتون رحمة اللہ تعالٰی علیہا کا نام)
طَیِّبه	(عمدہ، پاک۔ حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ اَشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ محترمہ کا نام طیبہ بنت وھب رضی اللہ تعالٰی عنہا تھا)
عَاتِکه	(شریف عورت، خوشبودار، قبیلہ بنی سلیم سے تعلق رکھنے والی تین پاکیزہ بیبیوں کے نام جنہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو بچپن میں دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی تھی)
عَاطِفَه	(مہربانی کرنے والی۔ حضرتِ سیدنا ذُوالنون مِصری رحمةُ اللہ تعالٰی علیہ کی بہن جو کہ نہایت صابرہ، زاہدہ، اور عبادت گزار خاتون تھیں)
عَالِیَه	(ہر چیز کا بلند حصہ، حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پوتی کا نام)
عَبْدَه	(بندی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پوتی کا نام)
عَجْرَدَه	(تیز وسخت، ہلکی پھلکی، بصرہ کی ایک عبادت گزار خاتون رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام)
عَزِیزه	(محبوب، قریبی رشتہ دار، دوست۔ راویہ حدیث حضرتِ سیِّدَتنا عزیزہ رحمة اللہ تعالٰی علیہا)
غُزَیَّه(غَزِیَّة)	(ارادہ کرنے والی، حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بیٹی کا نام)
عَالِیَه	(بلند، بزرگ۔ راویہ حدیث حضرتِ سیدتنا عالیہ بنت اَیْفَعْ بن شَرَاحِیْل رضی اللہ تعالٰی عنہا، یہ حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتی ہیں)

فَسِیْلَه	(کھجور کی قلم، حضرت سیدنا واثِلَة بن اَسْقَع رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بیٹی کا نام)
قُرَیْبَه	(قرابت والی، خوشنودی حاصل کرنے والی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پوتی کا نام)
ماجِدَه	(قابل تعظیم، سخی، بہت عمدہ، قبیلۂ قریش سے تعلق رکھنے والی ایک عبادت گزار خاتون)
مَرْجَانَه	(مونگا، موتی، ایک سبزی کا نام، حضرت سیدنا علقمہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی والدہ کا نام، تابعیہ ہیں)
مَرْیَم	(عبادت گزار خاتون، حضرتِ سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی والدہ محترمہ کا نام)
مُنِیْبَه	(توبہ کرنے والی، فرمانبردار خاتون، بصرہ کی ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
مُنِیفه	(حسین وخوش قامت عورت، منیفۃ بنت ابی طارق، بحرین کی ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
مُنْیَه	(تمنا، خواہش، صحابیِ رسول حضرتِ سیدنا اَبُو بَرْزَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پوتی کا نام)
مُوَافِقه	(مناسبت والی، ملی ہوئی، ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
نُدْبَه	(فصیح کلام کرنے والی، صحابیِ رسول حضرتِ سیدنا خُفَاف بن نُدْبَة رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ کا نام)
وَجِیهَه	(خوبصورت۔ ام المؤمنین حضرتِ سیّدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی آزاد کردہ کنیز کا نام)
هَالَه	(چاند کے چاروں اطراف کا روشن دائرہ۔ سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ

	رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ کا نام)
ھَاجِرَہ	(نہایت گرم دوپہر کا وقت۔حضرتِ سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلام کی والدہ کا نام)
یاسْمِین	(چنبیلی کا پھول۔ایک بزرگ اور راویہ حدیث حضرتِ سیدتنا اُمّ عبداللہ یاسمین بنت سالم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کا نام)

تقریباً 16 متفرق زنانہ نام

اِرَم	(ایک قول کے مطابق جنت کا نام)
اَقْصٰی	(بہت دور۔ملک شام میں حضرتِ سیدنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلام کی بنائی ہوئی مسجد بیت المقدس کا نام)
بَتُوْل	(سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
تَسْنِیم	(جنت کی ایک نہر کا نام)
حِرَا	(مکہ مکرمہ کی پہاڑیوں میں موجود غار کا نام)
حَرَمَیْن	(مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ دونوں کو حرمین کہتے ہیں)
حَرِیم	(گھر کی چار دیواری، خانہ کعبہ کی بیرونی دیوار، مکان، گھر)
حُمَیْرَا	(سرخ رنگ کی۔اُمّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
زَھْرَاء	(روشن اور سفید چہرے والی۔بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
زَیْتُوْن	(ایک مشہور درخت کا نام جسکا ذکر قرآن پاک میں ہے)
سَعْدِیَہ	(شیراز کے مضافات میں وہ مقام جہاں شیخ سعدی شیرازی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا مزار ہے)
صِدّیقہ	(نہایت سچی۔حضرتِ سیدتنا عائشہ صِدّیقہ، حضرتِ سیدتنا مریم رضی اللہ

	تعالٰی عنہما کا لقب)
طاہِرَہ	(پاک۔ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
طُوبٰی	(خوش خبری۔ایک قول کے مطابق جنت کا نام، دوسرے قول کے مطابق جنت میں ایک درخت کا نام)
عَذْرا	(کنواری، حضرتِ سیدتنا مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
کَوْثَر	(بہشت کی ایک نہر، جنت کا حوض، قرآنِ پاک کی ایک سورت کا نام)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کنیتیں

مَدَنی آقا احمد مجتبٰی، محمد مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم	اَبُوالْقَاسِم، اَبُو اِبْرَاھِیم
حضرتِ سَیِّدُ نا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُوالْبَشَر، اَبُومحمد
حضرتِ سَیِّدُ نا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلا	اَبُوالْاَضْیَاف
حضرتِ سَیِّدُ نا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُوسُلَیْمَان
حضرتِ سَیِّدُ نا اسحاق عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُویَعْقُوْب
حضرتِ سَیِّدُ نا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُویُوْسُف
حضرتِ سَیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُوالْعَبَّاس

71 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان کی کنیتیں

حضرتِ سَیِّدُ نا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوبَکْر

حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوحَفْص
حضرتِ سیِّدُ نا عثمان بن عَفَّان رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللّٰہ، اَبُو عبدِالرحمن، اَبُو عَمْرو
حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجہَہُ الکرِیم	اَبُوالْحَسَن، اَبُو تُرَاب
حضرتِ سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَیْدُاللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُ نا زُبیر بن عَوَّام رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُ نا سعد بن ابی وَقَّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُواِسْحَاق
حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالْاَعْوَر
حضرتِ سیِّدُ نا عامر بن جَرَّاح رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعُبَیدَہ
حضرتِ سیِّدُ نا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومحمد،اَبُو زید،اَبُو یزید، اَبُو خارِجَة
حضرتِ سیِّدُ نا اسلم راعی رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُو سَلْمٰی
حضرتِ سیِّدُ نا اُسَیْد بن حُضَیْر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُو یَحیی،اَبُو عیسٰی،اَبُوعَتِیك، اَبُوحُضَیر،اَبُو عَمْرو
حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوحَمزة

حضرتِ سیِّدُ نا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعَمْرو، اَبُو عَمَّارَة
حضرتِ سیِّدُ نا جابر بن عبد اللہ بن حَرام رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللّٰہ، اَبُوعبدِالرحمن
حضرتِ سیِّدُ نا عَبَّاس بن عبدالمُطَّلِب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالْفَضْل
حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُو بَکْر، اَبُو خُبَیْب
حضرتِ سیِّدُ نا عثمان بن حُنَیف رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعَمْرو، اَبُوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُوعبدِالرحمن
حضرتِ سیِّدُ نا اَرْقَم بن ابواَرْقَم رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُ نا اَشْعَث بن قَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُ نا اُنْجَشَة رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومارِیَة
حضرتِ سیِّدُ نا جابر بن سَمُرَة رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللّٰہ، اَبُوخالد
حضرتِ سیِّدُ نا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللّٰہ، اَبُوعبدِالرحمن، اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُ نا جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالمَساکِین
حضرتِ سیِّدُ نا حَکِیم بن حِزَام رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوخالد
حضرتِ سیِّدُ نا سُراقہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُفْیان
حضرتِ سیِّدُ نا سَمُرَہ بن جُنْدُب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُلَیمان

حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُلَیمان
حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُواُحَیْحَہ
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن جعفر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما	اَبُوھاشم
حضرتِ سیِّدُنا فَضْل بن عَبَّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُوالعباس،اَبُوعبدِ اللّٰہ،اَبُو محمد
حضرتِ سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسَار رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُوعلی،اَبُو عبد اللّٰہ،اَبُویَسار
حضرتِ سیِّدُنا مِقْدَاد بن اَسْوَد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُواَسْوَد
حضرتِ سیِّدُنا نُعمان بن بَشِیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا تَمِیم دَارِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُورُقَیَّۃ
حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمَۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُوعُثْمان
حضرتِ سیِّدُنا عثمان (والدِ صدیقِ اکبر) رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما	اَبُوقَحافَہ
حضرتِ سیِّدُنا نُفَیع بن حَارِث رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُوبَکْرَۃ
حضرتِ سیِّدُنا اسلم یا ابراہیم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُورافِع
حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُوسعید (خُدری)
حضرتِ سیِّدُنا صَخْر بن حَرْب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُفیان
حضرتِ سیِّدُنا زید بن سَہْل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	اَبُوطَلْحَہ (انصاری)

حضرتِ سیِّدُنا حارث بن رِبْعی رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوقَتَادَہ
حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن صَخْر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوھُرَیْرَہ
حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوحَمْزَہ
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسْر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوبُسْر،اَبُوصَفْوان
حضرتِ سیِّدُنا صُدَی بن عَجْلان رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُواُمامہ (باھلی)
حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُونُجَیْد
حضرتِ سیِّدُنا خالد بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُواَیُّوب(انصاری)
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن قَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومُوْسٰی (اشعری)
حضرتِ سیِّدُنا عُوَیمِر بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُودَرْدَاء
حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عَبَسہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُونَجِیح
حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُونَجِیح
حضرتِ سیِّدُنا رافع بن خَدِیْج رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا اُہْبان بن صَیفِی غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومُسْلِم
حضرتِ سیِّدُنا جُنْدَرہ بن خَیْشَنَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوقِرصافہ
حضرتِ سیِّدُنا حَسَّان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالْوَلِید
حضرتِ سیِّدُنا حَکِیْم بن حِزام رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوخالد

حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالْمُنْذِر، اَبُوالطُّفَیْل
حضرتِ سیِّدُنا جُرْہُم بن ناشِب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوثَعْلَبَہ
حضرتِ سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبداللہ
حضرتِ سیِّدُنا مِقْدَاد بن اَسْوَد رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومَعْبَد، اَبُوالْاَسْوَد
حضرتِ سیِّدُنا حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا حسین بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُوعبداللہ
حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبداللہ
حضرتِ سیِّدُنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُویزید
حضرتِ سیِّدُنا جُنْدُب بن جُنَادَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوذَر (غِفاری)
حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبداللہ

13 صحابیات رضی اللہ تعالٰی عنہن کی کنیتیں

ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا خَدِیْجَۃُ الْکُبْریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ ھِنْد
ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سَوْدَہ بنت زَمْعہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الْاَسْوَد
ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ عَبْدِاللہ
ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زَیْنَب بنت جَحْش رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الْحَکَم
ام المؤمنین حضرت سیدتنا زَیْنَب بنت خُزَیمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الْمَسَاکِیْن

ام المؤمنین حضرت سیّدَتُنا رَمْلَہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ حَبِیبَۃ
حضرت سیّدَتُنا ہند بنت اَبی اُمیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ سَلَمَۃ
حضرت سیّدَتُنا حَمْنَہ بنت جَحْش رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ حَبِیبَۃ
حضرت سیّدَتُنا خَیْرَہ بنت ابی حَدْرَد رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الدَّرْدَاء
حضرت سیّدَتُنا فاطمہ بنت حَمْزَۃ بن عبدالمُطّلِب رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الفَضْل
حضرت سیّدَتُنا فاطمہ بنت خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ جَمِیل
حضرت سیّدَتُنا فاخِتہ بنت ابی طَالِب رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ هَانِی
حضرت سیّدَتُنا نُسَیْبَہ بنت کعب رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ عَمَّارَۃ

دیگر 65 بزرگانِ دین کی کنیتیں

حضرتِ سیّدُنا امام زَیْنُ العابِدِین (علی بن حسین) رضی اللہ تعالٰی عنہما	ابومحمد، ابوالحَسَن، ابوالقاسم، ابوبکر
حضرتِ سیّدُنا امام محمد باقر رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابوجعفر
حضرتِ سیّدُنا امام جعفر صادق رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابوعبداللہ، ابواسماعیل
حضرتِ سیّدُنا امام موسیٰ کاظم رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابوالحَسَن، ابوابراهیم
حضرتِ سیّدُنا امام علی رضا رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابوالحَسَن، ابومحمد
حضرتِ سیّدُنا شیخ معروف کَرخی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	ابومَحْفُوظ

حضرتِ سیِّدُنا سرُّ الدّین (سرِّی سَقَطی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالحَسَن
حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الہادی	ابوالقاسم
حضرتِ سیِّدُنا جعفر (ابوبکر شبلی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوبکر
حضور غوثُ الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابومحمد
حضرتِ سیِّدُنا آلِ محمد مارَ ہر وی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالبَرَکات
حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم	ابواسحاق
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری	ابوعبدِ اللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا امام مُسْلِم بن حَجّاج علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الرزّاق	ابوالحُسَین
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن عیسٰی ترمِذی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو عیسٰی
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن یزید ابن ماجہ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ابو عبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا امام سلیمان بن اشعث سِجِستانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابو داؤد
حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن شُعَیب نَسائی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو عبدالرحمن
حضرتِ سیِّدُنا اِمام قاضی عِیاض مالِکی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالفَضل
حضرتِ سیِّدُنا امام یحیٰی بن شَرَف نَوَوِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوزَکَرِیّا
حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن ثابت امام اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم	ابوحَنِیفَہ
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن اِدْرِیس شافِعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابوعبدِاللّٰہ

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ابوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا مالک بن اَنَس (امام مالک) علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الواحِد	ابوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا امام یعقوب بن ابراہیم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الکریم	ابویُوسُف
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الصمد	ابوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن محمد طَحاوِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوجَعْفَر
حضرتِ سیِّدُنا رُفَیع بن مِہْران عَلَیْہ رَحمَۃُ اللّٰہ المنّان	ابوالعالِیَہ
حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوعِمْران
حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد	ابومحمد
حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عمرو (امام اَوْزاعی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوعَمْرو
حضرتِ سیِّدُناعبد اللّٰہ بن ثَوْب رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ابومُسْلِم (خَوْلانی)
حضرتِ سیِّدُنا عبدالمَلِک رَقاشی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی	ابوقِلابہ
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن علی رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابوبَکْر (جَصَّاص)
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن حُسَیْن (امام بیہقی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوبَکْر
حضرتِ سیِّدُنا حسن بَصْری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوسَعِید
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن علی (خطیب بغدادی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	ابوبَکْر
حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن نُصَیر طائی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوسُلَیْمان

حضرتِ سیِّدُنا علی بن عمر (امام دار قُطْنی) عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابوالحَسَن
حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مسلم (امام زُہری) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوبَکْر
حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ بن عمر علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکبر	ابو عُمَر
حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن سعید ثوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ابومحمد
حضرتِ سیِّدُنا محمد بن محمد (امام جَزَری) عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابوالخَیْر
حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زُبیر بن عَوَّام علیہ رَحمۃُ اللّٰہ السلام	ابوعبداللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحمۃُ المجید	ابوحَفْص
حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مبارک علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکبر	ابوعبدِالرحمن
حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عِیاض علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الرزّاق	ابوعلی
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد (امام قُدُوری) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالحُسَیْن
حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی (محمد بن حَنَفِیَّہ) رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ابوالقاسِم
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن حسین (امام کَرخی) عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابوالحَسَن
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرِین علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ المُبِین	ابوبکر
حضرتِ سیِّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ابوعبداللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا یحیی بن مَعِین علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ المُبِین	ابوزَکَرِیَّا

قطبِ زمانہ علامہ سید محمد بن سلیمان جزولی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو عبداللہ
اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	ابو محمد
امام المحدثین حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ رَحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ	ابو محمد
محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو الفَضْل
فقیہِ اعظم حضرت مولانا محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو یوسف
سلطان الواعظین حضرت مولانا محمد بشیر علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القدیر	ابو النُّور
استاذ العلماء حضرت مولانا سید احمد علیہ رَحْمَۃُ اللہ الصمد	ابو البَرَکات
شارح قصیدہ بردہ حضرت مولانا سید محمد احمد قادری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو الحَسَنات
امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	ابو بِلال
شہزادۂ امیرِ اہلسنت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ	ابو اُسَیْد
شہزادۂ امیرِ اہلسنت حاجی بلال رضا عطاری دامت برکاتہم العالیہ	ابو ہِلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

18 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے القابات

حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	صِدِّیْق (ہمیشہ تصدیق کرنے والا)
حضرتِ سَیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	فَارُوْق (باطل سے حق کو ممتاز کرنے والا)
حضرتِ سَیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ذُوالنُّوْرَیْن (دونوروں والا)

حضرتِ سَیِّدُنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَسَدُ اللّٰہِ (اللہ کا شیر)
حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ	سَیْفُ اللّٰہِ (اللہ کی تلوار)
حضرتِ سَیِّدُنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالٰی عنہ	صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دار)
حضرتِ سَیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَمِیْنٌ (دیانت دار)
حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ	البَحْر والحِبْر (بہت بڑا عالم)
حضرتِ سَیِّدُنا خُزَیْمہ بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ	ذُوالشَّھَادَتَیْن (دو گواہیوں والے)
حضرتِ سَیِّدُنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ	حُسَّامٌ (تیز تلوار)
حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ	ذُو الْاُذُنَیْن (دو کانوں والے)
حضرتِ سَیِّدُنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ	ذُو الْجَنَاحَیْنِ (دو بازوؤں والے)
حضرات حسن و حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما	رَیْحَانَتَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو پھول)
حضرتِ سَیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ	سَابِقُ الْحَبَشَۃِ (حبشہ کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)
حضرتِ سَیِّدُنا صُہَیب رضی اللہ تعالٰی عنہ	سَابِقُ الرُّوْمِ (روم کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)
حضرتِ سَیِّدُنا سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ	سَابِقُ الْفُرَسِ (فارس کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)

حضرتِ سَیِّدُ ناعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ	صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ (حضور علیہ السلام کے مبارک نعلین اٹھانے والے)

9 تابعین و محدثین کے القابات

حضرتِ سَیِّدُ ناسعید بن مسیّب رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	اَفْضَلُ التَّابِعِیْن (تابعین میں سب سے زیادہ فضیلت والے)
حضرتِ سَیِّدُ نا اُویس قرنی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	خَیْرُ التَّابِعِیْن (تابعین میں سب سے زیادہ بھلائی والے)
حضرتِ سَیِّدُ نا ذکوان رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	طَاؤُس (خوبصورت چہرے والا)
حضرتِ سَیِّدُ نا محمد بن حسن بصری رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	مَحْبُوْب (دوست)
حضرتِ سَیِّدُ ناعمر بن عبدالعزیز علیہ رَحْمَۃُ اللہ القدیر	عُمر ثانی (دوسرے عمر)
امام ابوزکریا یحیٰی بن شرف الدین نووی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	مُحْیُ الدِّیْن (دین کو زندہ کرنے والے)
حضرت علامہ عبدالرحمٰن سیوطی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الغَنِی	جَلَالُ الدِّیْن (دین کا جلال)
حضرتِ سَیِّدُ ناامام محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی	حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل)
حضرت علامہ ملاعلی قاری علیہ رحمۃ اللہِ الوالی	نُوْرُ الدِّیْن (دین کی روشنی)

9 مشہور بزرگانِ دین کے القابات

حضرت سیِّدُ ناعبدالقادر جیلانی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	غوثِ اعظم (بڑا مددگار)
حضرت سیِّدُ نا داتا علی ہجویری رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	گَنج بَخْش (بہت بڑا فیاض)
حضرت سیِّدُ نا بابا فرید الدین رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	گَنج شَکَر (شکر کا خزانہ)

حضرت سیِّدُ نا خواجہ معین الدین اجمیری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القو	غریب نواز (غریبوں کی جھولیاں بھرنے والے)
حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	بَدْرُ الدِّیْن (دین کو روشن کرنے والا)
حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ اللّٰہ شاہ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	غازِی (کافروں سے لڑنے والا مسلمان)
شاہ آل رسول مارہروی رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	خَاتَمُ الاَکَابِر (بزرگوں کی نشانی)
حضرت علامہ مولانا آل احمد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد	اچھے میاں (اچھے آدمی)
حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	قُطبِ مَدِیْنہ (مدینے کے قطب (مسلمانوں کے عقیدے میں وہ ولی جسکے سپرد کسی علاقہ یا بستی کا انتظام ہو)

پاک وھند کے 31مشھور علماء کرام کے القابات

حضرت علامہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	شَیْخِ مُحَقِّق (تحقیق کرنے والے بزرگ)
حضرت علامہ مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	رَئِیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن (عِلْم کلام کے ماہر)
امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	اَعلٰی حضرت (سب سے بڑی بارگاہ)
مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	اُستاد زَمَنْ (اپنے وقت کے استاد)
سید علی حسین اشرفی میاں علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	شَیْخُ الْمَشَائِخ (بزرگوں کے بزرگ)
حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	مفتی اَعْظَمْ ھند (ہند کے سب سے بڑے مفتی)
حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الغنی	صَدْرُ الشَّرِیْعَہ (دین کے مسائل کے جاننے والوں میں بلند مقام رکھنے والے)
حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	مَلِکُ الْعُلَمَاء (علماء کا بادشاہ)

حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	غَزَالِیِ زَمَان (اپنے زمانے کے امام غزالی)
حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	حَکِیْمُ الْاُمَّت (امت کی اصلاح کرنے والے)
حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	صَدْرُالْاَفَاضِل (جید عالم)
حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	اَمِیرِ مِلَّت (دین کے امیر)
حضرت پیر سید محمد میاں مارہروی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	تاجُ العُلَماء (علماء کا سردار)
حضرت مولانا سید محمد کچھوچھوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	مُحَدِّثِ اَعْظَمِ ہِنْد (ہند کے سب سے زیادہ احادیث کو زبانی کرنے والے)
علامہ مولانا سراج احمد خانپوری رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	سِرَاجُ الْفُقَہَاء (علم فقہ جاننے والوں کی چمک)
حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	شیر بیشہ اہلسنّت
حضرت علامہ مولانا سید محمد احمد قادری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری	غازی ملت (قوم کے غازی)
حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز مبارک پوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	حافِظِ مِلَّتْ (دین کے نگہبان)
حضرت علامہ مولانا سردار احمد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد	محدث اعظم پاکستان (پاکستان کے سب سے بڑے حدیث جاننے والے)
حضرت علامہ مولانا شریف الحق علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد	شارح بخاری/ فقیہ اعظم (بخاری کی شرح کرنے والے، سب سے بڑے فقیہ)
حضرت علامہ مولانا ریحان رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	ریحانِ ملت (ملت کے پھول)
حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	شَیْخُ الْقُرآن (قرآن کے عالم)
حضرت علامہ مفتی خلیل احمد برکاتی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی	خَلِیْلِ مِلَّت (ملت کے دوست)
حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	شَرْفِ مِلَّت (قوم کی عزت)

حضرت علامہ مولانا عمر نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	تَاجُ الْعُلَمَاء (عِلْم والوں کے تاج)
حضرت علامہ مولانا ارشد القادری علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی	رَئِیسُ التَّحْرِیر (تحریر کے بادشاہ)
حضرتِ علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	خطیب پاکستان (پاکستان کے نامور خطیب)
حضرت علامہ مولانا فیض احمد اُویسی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	فیض ملت (قوم کو فیض دینے والے)
حضرت علامہ مفتی عبدُ الرّحیم بستوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	اُسْتَاذُ الْفُقَهَاء (عِلْم فقہ جاننے والوں کے استاد)
حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ	امیرِ اہلِ سنت (سنیوں کا امیر، رہنما)
مفتی فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی	مفتیِ دعوتِ اسلامی (دعوت اسلامی کے مفتی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چار چیزیں سردار بنا دیتی ہیں

شہاب الدین حضرت سیدنا محمد بن احمد ابوالفتح اَبْشِیْھِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی ''اَلْمُسْتَطْرَف'' میں نقل فرماتے ہیں: چار چیزیں انسان کو سردار بنا دیتی ہیں: اَلْعِلْمُ وَالْاَدَبُ وَالصِّدْقُ وَالْاَمَانَةُ یعنی علم، ادب، سچائی اور امانت۔

(المستطرف، ١/ ٤٢)

ماٰخذ و مراجع

قرآن مجید	کلام الٰہی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تفسیر صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث، بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الادب المفرد	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	تاشقند ایران، ۱۳۹۰ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۵ھ
التیسیر بشرح جامع الصغیر	علامہ عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض ۱۴۰۸ھ
مسند الفردوس	الحافظ شیرویہ بن شہر دار الدیلمی، متوفی ۱۱۷۶ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند البزار	امام ابو بکر احمد عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ۱۴۲۲ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	الامام مجد الدین المبارک بن محمد الجزری، متوفی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۲۰۱۱ھ
الاذکار	الامام یحییٰ بن شرف النووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ

شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ٥١٦ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤٢٤ھ
سبل الہدیٰ والرشاد	محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ٩٤٢ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤١٤ھ
مشکل الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفّٰی ٣٢١ھ	دار الکتب العلمیہ ١٤١٥ھ
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ١١٢٦ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٢ھ
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ٩٧٥ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤١٩ھ
المنتقی شرح موطا امام مالک	الامام القاضی سلیمان بن خلف الباجی، متوفی ٤٩٤ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٠ھ
شرح البخاری للسفیری	شمس الدین محمد بن عمر بن احمد سفیری متوفّٰی ٩٥٦ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٥ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ٨٥٥ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٨ھ
نزھۃ القاری	علامہ مفتی شریف الحق امجدی، متوفی ١٤٢٠ھ	فرید بک اسٹال لاہور ١٤٢١ھ
فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ٨٥٢ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٠ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ١٠١٤ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرء ُوف مناوی، متوفی ١٠٣١ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٢ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ١٠٥٢ھ	کوئٹہ ١٣٣٢ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان، متوفی ١٣٩١ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
شرح العلامۃ الزرقانی	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ١١٢٢ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ١٤١٧ھ
مجمع الانہر	عبد الرحمٰن بن محمد بن سلیمان کلیبو لی، متوفی ١٠٧٨ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ١٤١٩ھ
دُرِّ مختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ١٠٨٨ھ	دار المعرفہ، بیروت ١٤٢٠ھ
رَدُّ المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ١٢٥٢ھ	دار المعرفہ، بیروت ١٤٢٠ھ
فتاوی رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ١٤١٨ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینۃ کراچی
جہان مفتی اعظم	علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی، علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی، مولانا مقبول احمد سالک مصباحی،	رضا اکیڈمی ممبئی
الملفوظ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)	شہزادہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ١٤٠٢ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینۃ کراچی
فتاوٰی مصطفویہ	شہزادہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ١٤٠٢ھ	شبیر برادرز اردو بازار لاہور ١٤٢١ھ
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینۃ کراچی
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابو عمر یوسف عبد اللہ قرطبی، متوفی ٤٦٣ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٢ھ
اسد الغابۃ	عز الدین ابو الحسن علی بن محمد الجزری، متوفی ٦٣٠ھ	دار احیاء التراث العربی ١٤١٧ھ

الاصابۃ	الامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی ۸۵۲ ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۵ ھ
الطبقات الکبری	محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البصری المعروف بابن سعد، متوفی ۲۳۰ ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ ھ
وفاء الوفاء	نور الدین علی بن احمد سمہودی، متوفی ۹۱۱ ھ	دار احیاء التراث، بیروت
الکامل فی ضعفاء الرجال	الامام ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی، متوفی ۳۶۵ ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ ھ
تاریخ دمشق	الامام ابو القاسم علی بن حسن الشافعی المعروف بابن عساکر، المتوفی ۵۷۱ ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ ھ
المواہب اللدنیہ	الشیخ احمد بن محمد القسطلانی، متوفی ۹۲۳ ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۶ ھ
سیرت رسول عربی	پروفیسر علامہ نور بخش توکلی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلما مولانا ظفر الدین بہاری متوفی ۱۳۸۲ ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تاریخ مشائخ قادریہ	ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم	کتب خانہ امجدیہ
کتاب التعریفات	السید الشریف علی بن محمد بن علی السید الزین ابی الحسن الحسینی الجرجانی الحنفی، متوفی ۸۱۶ ھ	دار المنار

عالم جاہل کو پہچانتا ہے مگر جاہل عالم کو نہیں

حضرت سیدنا امام عبد الرء ُوف مَنَاوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی ''فیض القدیر'' میں نقل فرماتے ہیں: اَلْعَالِمُ یَعْرِفُ الْجَاهِلَ لِاَنَّهٗ كَانَ جَاهِلاً وَالْجَاهِلُ لَا یَعْرِفُ الْعَالِمَ لِاَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ عَالِمًا یعنی عالم جاہل کو پہچانتا ہے کیونکہ (حصولِ علم سے پہلے) وہ بھی جاہل تھا لیکن جاہل عالم کو نہیں پہچانتا کیونکہ وہ کبھی عالم نہیں رہا۔

(فیض القدیر، ۳/۱۱)

فہرس

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے بعض رسائل



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنَّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافِلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ











MC 1286


ISBN 978-969-631-382-3
0101940



فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net